وہابی اہلِ حدیث نہیں

بجواب

ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟

مولانا شبیر احمد رضوی

اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

وہابی اہل حدیث نہیں

بجواب

ہم اہل حدیث کیوں ہیں

مولانا شبیر احمد رضوی

اویسی بک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیپلز کالونی گوجرانوالہ

صیم قادری

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ط

ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟

مولانا شبیر احمد رضوی
فاضل جامعہ نعمانیہ رضویہ سیالکوٹ

میثم قادری

ضابطہ

نام کتاب — وہابی اہلِ حدیث نہیں

صفحات — ۱۱۲

مصنف — مولانا شبیر احمد رضوی

ناشر

کمپوزنگ — حماد کمپیوٹر گرافکس، چودھری پلازہ مجاہد روڈ، سیالکوٹ

مطبع

ہدیہ

انتساب

شیخ الحدیث اُستاذ العلماء

حضرت علامہ مولانا حافظ غلام حیدر خادمی صاحب،

خطیب و شیخ الحدیث جامعہ نعمانیہ رضویہ سیالکوٹ

و

مناظرِ اسلام برادرِ محترم

حضرت علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی،

خطیب جامع مسجد شہیدیہ قلعہ دیدارِ مصطفیٰ

(قلعہ دیدار سنگھ) گوجرانوالہ

کے نام

نذرانۂ عقیدت

سیّدی مرشدی پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، پاسبانِ مسلکِ رضا

علامہ مولانا حاجی ابوداؤد محمد صادق صاحب گوجرانوالہ

دامت برکاتہم العالیہ

و

برادرِ اکبر پیرِ طریقت

حضرت علامہ مولانا قاری فاروق الٰہی صاحب

نقشبندی مجددی، فاضل جامعہ نعمانیہ رضویہ سیالکوٹ

وسجادہ نشین آستانہ عالیہ سیہووال چونڈہ سیالکوٹ

فہرست مندرجات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۹۸	نجد قرن الشیطان کی تحقیق	۱۰۶
۹۹	گزارش رضوی	۱۰۷
۱۰۰	اثری صاحب کی تضاد بیانی	۱۰۷
۱۰۱	لطیفہ	۱۰۸
۱۰۲	اثری صاحب کی دلیل	۱۰۹
۱۰۳	اہلِ اسلام فیصلہ کریں	۱۰۹
۱۰۴	دوسری حدیث	۱۱۰
۱۰۵	ضروری وضاحت	۱۱۰
۱۰۶	دُعا رضوی	۱۱۰

مناظرِ اسلام علامہ کاشف اقبال مدنی، شاہکوٹ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

نحمده و نصلی و نسلم علیٰ رسوله الکریم اما بعد

حق مذہب صرف اور صرف اہلِ سُنت و جماعت ہے ان کے سوا تمام فرقے باطل پرست اور ناری ہیں۔ حضور سرورِ کائنات ﷺ کے صحابہ کرام سے لے کر تمام محدثین کرام فقہائے کرام اولیاء کرام الغرض پوری اُمت مسلمہ مذہب حق اہلِ سُنت و جماعت پر کاربند رہی ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت کے تہتر فرقے ہوں گے ان میں ایک جنتی باقی سب جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ ناجی گروہ کون سا ہے تو حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ میرے اور میرے صحابہ کرام کے طریقے پر ہوگا۔ وفی روایۃ اور وہ جماعت ہے۔ الفاظ کے اختلاف کے ساتھ یہ روایت متعدد کُتب حدیث میں وجود ہے۔ حلیۃ الاولیاج ۹ ص ۲۴۲، جامع ترمذی ج ۲ ص ۹۳، مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۱، سُنن ابوداوَد ج ۲ ص ۲۷۵، تاریخ واسط ج ۱ ص ۱۹۶، سُنن ابن ماجہ س ۲۹۲، جامع البیان ج ۲ ص ۲۲، مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۵۶، میزان الاعتدال ج ۴ ص ۱۰۹، مسند ابی یعلی ص ۴۰، ۷، مسند امام احمد ج ۴ ص ۱۰۲، ج ۳ ص ۱۴۵، احادیث المختار ج ۷ ص ۹۰، ۸، ۲۷، لسان المیزان ج ۳ ص ۲۹۱، السنۃ الابن ابی عاصم ج ۱ ص ۳۲، السنۃ للموزی ج ۱ ص ۲۱، مستدرک ج ۱ ص ۱۰۲، س ۲۲۹، ۲۳۰، تاریخ مدینہ دمشق ج ۳۳ ص ۳۷۰، کتاب الابانۃ ج ۱ ص ۴-۶-۱۰، کتاب الاعتقاد اھل السنۃ ج ۱ ص ۸۹، المعجم الکبیر للطبری ج ۱۹ ص ۳۷۶، ج ۸ ص ۱۵۲، مفتاح الجنۃ ج ۱ ص ۵۸، مسند الشامیین ج ۲ ص ۱۰۸، تفسیر قرطبی ج ۴ ص ۱۶۰، ج ۱۲ ص ۱۳۲، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۴۷، ج ۲ ص ۴۶۶، ج ۴ ص ۵۳۸، المعجم الاوسط ج ۸ ص ۲۴، ج ۵ ص ۳۷، ۷۰، المعجم الصغیر ج ۱ ص ۲۵۶، کتاب الاعتقاد ج ۱ ص ۲۳۴، الفردوس ج ۳ ص ۶۴، فیض القدیر ج ۲ ص ۲۰۔ حجۃ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمۃ نے نقل کیا ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نجات پانے

والا گروہ اہلِ سُنت و جماعت ہے۔ احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۲۵، تنبیہ الغافلین ص ۳۱۰، الملل و النحل ج ۱ ص ۱۳۰، پھر حضور سیدِ عالم ﷺ آیتِ کریمہ یوم تبیض وجوہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ روزِ قیامت اہلِ سُنت کے چہرے چمکتے ہوں گے۔ تفسیر دُرِ منثور ج ۲ ص ۶۲، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس آیت کریمہ کی یہی تفسیر بیان کی۔ تفسیر دُر منثور ج ۲ ص ۶۲، تفسیر مظہری ج ۲ ص ۱۱۶، تسیع زاد المسیر ج ۱ ص ۴۳۶، تفسیر خازن ج ۱ ص ۵۶۲، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۶۰۔

وہابیہ دیوبندیہ کے امام ابن تیمیہ نے فتاویٰ میں تفسیر نبوی کو اور مولوی عبدالغفور اثری نے اصلی اہلِ سُنت میں یہ تمام روایات بالا نقل کی ہیں۔ فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۳ ص ۳۷۰، اصلی اہلِ سُنت ص ۶۲۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حسنین کریمین جنتی جوانوں کے سردار اور اہلِ سُنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ تاریخ کامل ابن اثیر ج ۴ ص ۶۲، مزید ارشاد فرمایا کہ جو شخص اہلِ بیت کی محبت میں فوت ہوا وہ اہلِ سُنت کے عقیدہ پر فوت ہوا۔ نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۲۲، تفسیر روح البیان ج ۴ ص ۵۳۴، جامع الاخبار للشیعی ص ۶۷، کشف الغمہ شیعی ج ۱ ص ۱۰۷، امام زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ (ظاہری) میں تمام لوگ مسلمان اہلِ سُنت و جماعت تھے۔ منتخب کنز العمال ج ۵ ص ۴۲۰، اس کے علاوہ بے شمار دلائل حقانیت اہلِ سُنت کے محفوظ ہیں ہمیں اختصار مانع ہے۔ اس بات کا اقرار کہ اہلِ سُنت کے مذہب پر تمام مسلمان ہمیشہ سے کاربند رہے خود وہابی اکابر کو بھی ہے۔ وہابیہ کے مجدد نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ حال ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ ہے کہ جب سے یہاں اسلام آیا ہے چونکہ اکثر لوگ بادشاہوں کے طریقہ اور مذہب کو پسند کرتے ہیں اس وقت سے آج تک لوگ حنفی مذہب پر قائم رہے، ترجمان وہابیہ ص ۱۰، وہابیہ کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ امرتسر میں...... اسی سال پہلے قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے، شمع توحید ص ۵۳۔ مگر ستیاناس ہو انگریز منحوس کا جس کے ایماء پر وہابی

ٹولہ پیدا ہوا جس نے انبیاء واولیاء کی گستاخی میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ لوگوں کے دلوں سے محبتِ رسول نکالنے کی سعی مذموم کی مگر علمائے اہلِ سُنت نے ان کا خوب تعاقب فرما کر اہلِ اسلام کے ایمان کی چوکیداری کا حق ادا کر دیا۔ لوگ وہابیت کے خطرناک عزائم سے باخبر ہونا شروع ہوئے تو انہوں نے پینترا بدلا اور اپنی سرکار انگریز کو درخواست دے کر اپنا نام اہلِ حدیث الاٹ کرایا۔ اس کا اقرار خود نواب صدیق حسن نے ترجمان وہابیہ ص ۶۲، عبدالمجید خادم سوہدروی نے سیرت ثنائی حاشیہ ص ۴۵۲، علی حسن صدیقی بن نواب صدیق نے مآثر صدیقی ج ۳ ص ۱۶۲، ثناء اللہ امرتسری نے اپنے اخبار اہلِ حدیث امرتسر میں کیا ہے۔ گویا یوں سمجھئے کہ اہلِ سُنت نام تو خود حضورِ اکرم ﷺ نے عطا فرمایا اور وہابیوں کو اہلِ حدیث نام ان کی سرکار انگریز نے دیا مگر اب وہابی اپنے اس نام کو نام نہاد احادیث سے ثابت کرنے کی سعی مذموم کرتے ہیں۔ جس طرح مولوی عبدالغفور اثری نے ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ لکھ کر لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ یہ بات پیشِ نظر رہے کہ ان کے پاس اپنے موقف پر کوئی بھی صحیح روایت نہیں ہے پھر اہلِ حدیث یا اصحاب الحدیث کے الفاظ کو وہابیوں کا اپنے اوپر منطبق کرنا ان کی نری خباثت ہے اس لیے کہ اس سے مراد تو محدثین اور حفاظ حدیث ہیں جس طرح اہلِ قرآن سے مراد حفاظ قرآن ہیں نہ کہ منکرینِ حدیث، جس طرح احادیث میں اہلِ قرآن کا لفظ آنے سے منکرینِ حدیث کی حقانیت ثابت نہ ہوتی، اسی طرح اہلِ حدیث یا اصحاب الحدیث کے الفاظ سے غیر مقلد یا وہابی کی حقانیت ثابت نہیں ہوتی۔

قرآن مجید میں ربوہ کا لفظ آنے سے مراد قادیانیوں کا ربوہ نہیں ہوسکتا تو اہلِ حدیث کے الفاظ سے وہابی ہونا کہاں ثابت ہوگیا۔ کوئی وہابی کسی جاہل کے لیے یہی الفاظ دکھا سکتا ہے۔ پھر یہ روایات صحیح بھی نہیں ہیں۔ ان کے دلائل کا حال ملاحظہ کر لیجئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کرتے ہیں اس کو امام خطیب بغدادی نے ھٰذا حدیث موضوع کہا۔ تاریخ بغداد ج ۳ ص ۱۴۰، امام سبکی لکھتے ہیں کہ اس روایت کا ایک راوی محمد بن یوسف ہے جس کو

خطیب نے کذاب کہا ہے اور ہمارے استاد امام ذہبی نے فرمایا کہ وہ جھوٹی حدیثیں بناتا تھا۔ اس نے طبرانی کے ذمے ایک جھوٹی حدیث لگائی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ شاید وہ یہی حدیث ہے۔ طبقات الشافعیہ الکبریٰ ج ا ص ۹۳۔ امام ذہبی نے خطیب بغدادی کا اس راوی کو کذاب کہنا اور اس روایت کو خود باطل قرار دیا ہے۔ میزان الاعتدال ج ۴ ص ۷۳۔ امام ابن حجر عسقلانی نے خطیب بغدادی کا اس کو کذاب کہنا اور اس روایت کو موضوع کہنا نقل کیا اور خود اس روایت کو باطل قرار دیا ہے۔ لسان المیزان ج ۵ ص ۴۳۶۔ محدث جلیل ملا علی قاری اور امام سیوطی نے بھی اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ موضوعات کبیر ص ۴۶۰، الالی المصنوعہ ج ا ص ۱۹۸۔

وہابی امام قاضی شوکانی نے بھی اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔ الفوائد المجموعہ ص ۲۹۱۔ خود وہابی مولوی داؤد ارشد سبیل الرسول ﷺ میں اس روایت کی تحقیق میں لکھتے ہیں کہ اس کی سند میں محمد بن یوسف الرقی راوی کذاب ہے۔ خطیب علامہ ذہبی حافظ ابن حجر، ابن جوزی اور شوکانی نے اس روایت کو باطل اور من گھڑت قرار دیا ہے۔ حاشیہ سبیل الرسول ص ۲۱۹۔

پھر حضرت ابن عباس و حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے خلفاء والی روایت نقل کرتے ہیں۔ اس روایت کو امام زیلعی نے نصب الرایہ میں اور امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں ھذا باطل: یہ روایت باطل ہے قرار دیا ہے۔ نصب الرایہ ج ا ص ۳۴۸، میزان الاعتدال ج ا ص ۱۲۷۔ امام ہیثمی اس روایت کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس کی سند میں احمد بن عیسیٰ راوی ہے اس کو امام دارقطنی نے کذاب کہا ہے۔ مجمع الزوائد ج ا ص ۱۳۱۔ امام ابن حجر عسقلانی نے بھی اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے، لسان المیزان ج ا ص ۲۴۱۔

وہابیہ کے محدث ناصر الدین البانی نے اس روایت کو باطل قرار دیا اور اس کی تمام اسناد پر جرح کر کے موضوع و باطل ثابت کیا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ ج ۳ ص ۲۴۷۔ پھر بعض وہابی اس موضوع پر حضرت ابو سعید خدری ﷺ کا ایک قول پیش کیا کرتے ہیں۔

اس میں ایک راوی ابو ہارون العیدی ہے جس کے متعلق لکھا ہے۔ اکذب من فرعون: یہ فرعون سے بھی زیادہ جھوٹا تھا، میزان الاعتدال ج ۳ ص ۱۷۴۔ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ امام شعبہ نے اس کو ضعیف قرار دیا۔ امام بخاری نے کہا کہ یحییٰ القطان نے اس کو ترک کر دیا۔ امام احمد نے کہا کہ یہ کچھ نہیں۔ امام ابن معین کے ہاں محدثین کے نزدیک اس کی حدیث کی تصدیق نہ کی جائے گی۔ امام ابوزرعہ نے کہا کہ ضعیف الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم نے کہا کہ ضعیف۔ امام نسائی نے کہا کہ یہ متروک الحدیث ہے، یہ ثقہ نہیں اس کی حدیث نہ لکھی جائے گی۔ جوزجانی نے کہا کذاب اور مفتری تھا۔ ابواحمد حاکم نے کہا کہ متروک الحدیث ہے۔ اس کے علاوہ متعدد محدثین نے اس کو کذاب اور ضعیف و متروک قرار دیا ہے۔ تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۴۱۲-۳۔ اس پر بڑی سخت جرح محدثین کرام نے کی ہے، مزید دیکھئے۔ امام حماد نے اسے جھوٹا قرار دیا، امام شعبہ فرماتے ہیں کہ ابو ہارون سے روایت کرنے کی بجائے مجھے گردن کٹوانا زیادہ محبوب ہے۔ دارقطنی نے کہا کہ یہ شیعہ ہے، صالح بن محمد نے کہا کہ یہ فرعون سے بھی زیادہ جھوٹا ہے۔ جوزجانی نے کہا کہ یہ بہت جھوٹا اور حدیثیں گھڑنے والا ہے، حاشیہ شرح السنۃ ص ۶۳، تاریخ ابن معین ج ۲ ص ۴۲۴، التاریخ الکبیر ج ۲-۳ ص ۴۹۹، الجرح والتعدیل ج ۱-۳ ص ۳۶۳، المجروحین ج ۲ ص ۱۷۷، کتاب الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۳ ص ۳۱۳، میزان الاعتدال ج ۳ ص ۱۷۴۔

خود وہابی مولوی داؤد ارشد نے بھی اس کا کذب ہونا نقل کیا ہے، سبیل الرسول حاشیہ ص ۲۰۸، پھر ابوبکر بن ابوداؤد کا ایک خواب حضرت ابوہریرہ ﷺ کی زیارت کا بھی وہابی نقل کرتے ہیں مگر یہ بات قابلِ غور ہے کہ مذکور ابوبکر ابن داؤد ہے اس کو خود اس کے باپ امام ابوداؤد اور محدث ابراہیم الصبانی نے کذاب قرار دیا ہے، میزان الاعتدال ج ۲ ص ۴۲۳۔ علامہ کوثری اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ ناجس تھا اور فرقہ مجسمہ سے متعلق تھا اور خبیث تھا، تانیب الخطیب ص ۶/۰۔ پھر اس طرح کے کذاب راویوں کی روایات سے وہابی مولویوں جیسے کذاب ہی

استدلال کر سکتے ہیں۔ یہ تھے وہابیوں کے دلائل اور اُن کا حال۔

مولوی عبدالغفور اثری کی مذکورہ کتاب ''ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟'' کا تفصیلی جواب عزیز القدر فاضل نوجوان حضرت مولانا شبیر احمد رضوی صاحب سلمہ المولیٰ ورسولہ نے لکھا ہے۔ راقم الحروف نے اس کو چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھا تو اسے علماء وعوام دونوں کے لیے مفید پایا ہے۔ اثری مذکور کے دلائل خود ساختہ کا مولانا موصوف نے پوسٹ مارٹم کر کے ثابت کر دیا ہے کہ اثری کے دلائل خود ساختہ کی کیا حقیقت ہے۔ مولانا موصوف اثری مذکور کی دیگر کتب کے رد کا بھی جذبۂ صادقہ رکھتے ہیں۔ راقم الحروف فقیر کو یہ سُن کر بے حد خوشی ہوئی۔ آج جس طرح وہابیت کا طوفان بدتمیزی زوروں پر ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے نوجوان علماء علمی زیور سے آراستہ ہو کر اس طوفانِ بدتمیزی کے آگے بند باندھیں۔ اے کاش ہمارے علماء و مشائخ وقتِ حاضر کی اس ضرورت کی طرف متوجہ ہوں تا کہ عوام الناس بدعقیدگی کی خباثت سے اپنے ایمان کو محفوظ رکھ سکیں۔

مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے عزیز القدر مولانا شبیر احمد رضوی صاحب زید مجدہ کی اس سعی محمود کو قبول فرما کر ذریعۂ نجات بنائے اور اہلِ سُنت کے نوجوان علماء کو یہی جذبۂ صادقہ عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سیّد المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

کتبہٗ: محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر اسلام

سمندری ضلع فیصل آباد

۲۶ ذوالحج ۱۴۲۸ھ

عالمِ باعمل حضرت علامہ مولانا محمد اقبال عطاری صاحب

فاضل جامعہ رضویہ سیالکوٹ

الصلوٰۃ و سلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ نُوْرِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَ اَوْلَادِهٖ وَخُلَفَائِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

امّا بعد

محترم و مکرم میرے فاضل دوست مناظرِ اسلام حضرت علامہ مولانا شبیر احمد رضوی (بورک فی علمہ و عملہ) حلیم الطبع، ملنسار، باکردار شخصیت کے حامل اور متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کی زیر نظر کتاب الموسوم بہ ''وہابی اہلحدیث کیوں'' یہ غیر مقلد مولوی اثری صاحب کی کتاب ''ہم اہلحدیث کیوں ہیں؟'' کا مدلل و مستند رد ہے۔ غیر مقلد اور دیو بندیوں وہابیوں نے مسلکِ حق اہلِ سُنت و جماعت کے علماء اور ان کے عقائد کو مشرکانہ اور یہودیانہ عقائد قرار دیتے ہوئے اس مذہب مہذب کے خلاف کئی ایک کتابیں اور رسائل شائع کیے اور آئے دن اپنی تقاریر میں مسلکِ حق اہلِ سُنت و جماعت کے عقائد اور ان کے اکابرین کے خلاف زہر اُگلتے رہتے ہیں۔ جن کی تردید (REVERSAL) علماءِ حق اپنے اپنے مقام اور انداز سے کرتے رہتے ہیں۔ ان کی کتابوں کے جوابات بھی الحمدللہ شائع ہوئے ہیں۔

اسی کی ایک کڑی مولانا موصوف ہیں کہ جنہوں نے حقانیت اہلِ سُنت و جماعت کو اظہر من الشمس کیا ہے۔ اور غیر مقلد مولوی عبد الغفور اثری صاحب کی اس کتاب ''ہم اہلحدیث کیوں ہیں؟'' کے ایک ایک لفظ کی تردید کی ہے۔ اور اس بات کو واضح طور پر ثابت کیا ہے کہ

''اہلحدیث'' کا لقب خودساختہ اور غلط قیاس آرائیوں کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ قیاس کرنا ان کے نزدیک شیطانی عمل ہے جیسا کہ ان کے امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا قول ہے کہ: ''اَوَّلُ مَنْ قَاسَ اِبْلِیْسُ'' ترجمہ: سب سے پہلے ابلیس نے قیاس کیا تھا۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد ا صفحہ ۱۱۸، مطبوعہ: اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور) لیکن پھر بھی یہ حضرات اپنی بُری خصلتوں سے بعض نہیں آتے۔ ان کے قول وفعل میں تضاد ہے۔ اور یہ ان کی عادت دائمہ ہے۔

میرے فاضل دوست حضرت علامہ مولانا شبیر احمد رضوی مدظلہ العالی نے وہابی مولوی عبدالغفور اثری صاحب کی مزید کئی کتابوں کا رد کیا جو کہ عنقریب منظرِ عام پر آرہی ہیں۔ اللہ عزوجل مولانا موصوف کو مزید تحریر، تقریر اور مسلکِ حق کا دفاع کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے علم، عمر اور عمل کے اندر مزید برکتیں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی ﷺ

فقط

سگِ غوث ورضا وعطار

محمد اقبال عطاری

خطیب جامعہ مسجد رحیم پورہ اگوکی سیالکوٹ

پرنسپل جامعہ صفیہ عطاریہ للبنات، پکی کوٹلی سیالکوٹ

0300-7159620

0301-6300026

۲۶ نومبر ۲۰۰۷ء

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

عرضِ اوّل

اہلِ سُنت اور وہابیوں کے درمیان عقائد کا اختلاف ہے۔ جس کا دور ہونا ناممکن تو نہیں لیکن مشکل ضرور ہے۔ وہ اس لیے کہ وہابیوں نے کبھی بھی ضد اور عناد کو چھوڑا نہیں جب تک ضد وعناد کو نہ چھوڑا جائے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا ویسے تو وہابی حضرات اس بات کے کافی چیمپئن ہیں لیکن ہمارے سیالکوٹ کے مولوی عبدالغفور صاحب اثری اس بات میں کافی مہارت اور سند یافتہ ہیں کہ ہر بات کو اُلٹا کر کے پیش کرو۔ ساری کتابیں جو اثری صاحب کی ہیں اُن میں کوئی نئی بات نہیں وہی باتیں ہیں جو اثری صاحب کے بزرگ عرصے سے کہہ رہے ہیں خاص کر ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ اِس کی بہترین مثال ہے۔ یہی باتیں مولوی حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی نے اپنی کتاب ''سبیل الرسول'' (ﷺ) وغیرہ میں لکھی ہیں بلکہ ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ کا اکثر حصہ کتاب سے چُرایا گیا ہے۔ اور مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ''تاریخ اہلِ حدیث'' میں یہی کچھ کہا ہے۔ بہر حال ہماری بلا سے اثری صاحب حکیم صاحب سے کچھ چُرائیں یا ابراہیم میر صاحب سے یا اپنے اُستاد مولوی سرفراز صاحب سے بہر حال اِس میں علمی مواد تو بالکل نہ تھا کہ اِس کا ضرور جواب دیا جاتا لیکن فریقِ ثانی کی طرف سے اِس بات پر زور تھا کہ شاید اِس کا جواب نہیں دیا جا رہا یہ لاجواب ہے۔ اِس لیے مجبوراً صرف دفاع کے طور پر یہ جواب لکھا گیا ہے۔ اور جو موضوع کی باتیں ہیں اُن کا جواب دیا گیا ہے اور لچر باتوں کی طرف دھیان نہیں دیا گیا اور اثری صاحب کی طرح بات بات پر بیہودی نہیں کہا گیا اور نہ ہی ایسی زبان پڑھے لکھے حضرات کی شایانِ شان ہے۔

آخر میں اپنے محسنین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کے تعاون سے رضوی نے کتاب ھذا مرتب کی۔ خصوصاً مناظرِ اسلام محققِ اہلِ سُنت مصنف کتب کثیرہ علامہ حافظ غلام مرتضیٰ ساقی صاحب خطیب جامع مسجد شہیدیہ قلعہ دیدار مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) گوجرانوالہ اور برادرِ اصغر عاشقِ رسول مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مولانا محمد اقبال قادری عطاری فاضل جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ ہر دو حضرات نے بڑے اچھے طریقے سے تعاون فرمایا ۔اپنے اساتذہ کرام (مدظلہم) کا بھی نہایت تہِ دل سے شکر گزار ہوں خصوصاً استاذی و استاذ العلماء حضرت علامہ قاری محمد اعظم چشتی صاحب کہ آپ نے اُس وقت سہارا دیا اور تعاون فرمایا جب رضوی کو تعاون اور سہارے کی اشد ضرورت تھی ویسے تو آپ میں ہر خوبی موجود ہے خصوصاً بہترین خطیب و مقرر ہیں۔

ہیں اور بھی دُنیا میں سُخن ور بہت اچھے

کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں اور

بہر حال اللہ تعالیٰ میرے تمام محسنین کو سلامت باکرامت رکھے۔آخر میں اُستادِ محترم شیخ الحدیث فخر المدرسین علامہ حافظ غلام حیدر خادمی صاحب مدظلہ خطیب و شیخ الحدیث جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ کا تہِ دل سے مشکور ہوں جن کی نظرِ عنایت سے بندہ حقیر رضوی کو دینِ متین کی خدمت کی توفیق ملی ۔اللہ تعالیٰ قبلہ شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کو سلامت باقیامت رکھے۔آمین!

ساتھ اپنے نہایت ہی محسن برادرِ اکبر محترم المقام مناظرِ اسلام مصنف کتب کثیرہ خصوصاً علمی محاسبہ کہ جس تصنیف سے غیر مقلدین وہابیہ آج تک لاجواب ہیں اور انشاء اللہ مولیٰ قیامت تک لاجواب رہیں گے ۔حضرت علامہ مولانا کاشف اقبال مدنی صاحب شاہکوٹ جنہوں نے دورانِ تصنیف علمی مشوروں سے نوازا اللہ تعالیٰ آپ کو مزید علمِ دین کی خدمت

کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نظرِ بد سے محفوظ رکھے۔ آمین!

اے اللہ میری دینی خدمت کو قبول فرما کر میرے لیے میرے والدین کے لیے ذریعہ نجات کا سامان بنا دے۔ آمین!

شبیر احمد رضوی

خطیب جامع مسجد نورِ مدینہ میانہ پورہ محمدی پھاٹک سیالکوٹ

فاضل جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ

۲۳ ذیقعدہ ۱۴۲۸ھ ۴ دسمبر ۲۰۰۷ء

موبائل نمبر: 0321-7188590

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

ابتدائیہ

اصل موضوع شروع کرنے سے پہلے ایک بات کی وضاحت کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ اگر اس بات کو غور سے پڑھ لیا تو انشاء اللہ اصل موضوع کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ وہابی حضرات بعض جگہ سے اصحاب الحدیث، اہلِ حدیث، اہلِ اثر وغیرہ الفاظ سے اپنے اہلِ حدیث ہونے پر استدلال کرتے ہیں لیکن یہ قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے۔ اس لیے کہ اصحاب الحدیث، اہلِ اثر اور اہلِ حدیث اور محدث وغیرہ الفاظ ہر اس کے لیے بولے جاتے ہیں جو طلب حدیث اس کی معرفت اور حفظ وغیرہ کے لیے کوشش وسعی کرتا ہے۔ اگر اس سے ہر ایرا غیرہ آدمی مراد ہے جیسا کہ اثری صاحب کا باطل و بے بنیاد دعویٰ اور اُلٹی سوچ ہے تو پھر بعض جگہ پر اہلِ حدیث لفظ ہے بعض جگہ پر اصحاب الحدیث ہے اور بعض مقام پر اہلِ اثر کے الفاظ ہیں تو ان میں سے صرف اہلِ حدیث نام ہی کیوں چُنا گیا۔ اصحاب حدیث اور اہلِ اثر الفاظ کیوں اچھے نہیں لگے اور یہ نام کیوں نہیں رکھا گیا اگر یہ کہا جائے کہ سب کا معنی ایک ہے اس لیے اہلِ حدیث نام رکھا گیا تو پھر بھی جان نہیں چھوٹتی۔ اس لیے کہ جب سب کا معنی ایک ہے تو پھر اصحابِ حدیث وغیرہ الفاظ میں کیا خرابی نظر آئی؟ یہ صرف اس لیے کہ پہلے تو یہ لوگ وہابی کے نام سے مشہور ہوئے لیکن جب اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے اور بُرے عقیدے کی وجہ سے سب لوگ اس نام سے نفرت کرنے لگے تو امرتسری و بٹالوی گٹھ جوڑ سے اہلِ سُنت کے مقابلہ میں اہلِ حدیث کا نام انگریزوں سے درخواست کے ذریعے منظور ہوا۔ بہر حال ان الفاظ سے وہابی بے نماز،

داڑھی منڈے، ہر اُلٹے پلٹے کام کرنے والے مراد نہیں بلکہ اس سے حدیث کی افہام و تفہیم کے لیے سعی کرنے والے حافظ حدیث اور محدثین مراد ہیں جیسا کہ

اصحاب الحدیث سے مراد

امام عبدالوہاب ابن احمد شعرانی " اپنی کتاب المیزان الکبریٰ جلد ا صفحہ ۱۵ پر حضرت امیر المومنین عمر ابن خطاب ﷺ کے متعلق نقل فرماتے ہیں۔

وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ يَقُولُ سَيَاتِی قَوْمٌ يَجدلُوْنَكُمبِشُبْهَاتِ الْقُرْآنِ فَخُذُوْهُمْ بِالسُّنَنِ فَاِنَّ اَصْحَابَ السُّنَنِ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّقَالَ الْخَطَابِیُّ وَ اَصْحَابُ السُّنَنِ هُمْ حُفَّاظُ الْحَدِيْثِ

(المیزان الکبریٰ جلد ا صفحہ ۱۵)

ترجمہ: "حضرت عمر ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو متشابہات قرآن میں تمہارے ساتھ جھگڑا کریں گے پس تم سُنت کے ساتھ ان کی تردید کرنا۔ بلاشبہ اصحابِ سُنن زیادہ جانتے ہیں کتاب اللہ کو امام خطابی نے فرمایا کہ اصحابِ سُنن سے مراد حفاظ الحدیث ہیں۔"

اثری صاحب نے اپنی کتاب "اصلی اہلِ سُنت" میں حفاظ الحدیث کا ترجمہ اہلِ حدیث کیا ہے ملاحظہ ہو "اصلی اہلِ سُنت" صفحہ ۷۰۔

پتہ چلا کہ اہلِ حدیث حفاظ الحدیث محدثین و طالب حدیث کے لیے بولا جاتا ہے۔ بلکہ اثری صاحب کے اُستاد محترم مولوی سرفراز صاحب گکھڑوی نے اپنی "کتاب طائفہ منصورہ" صفحہ ۴۴ پر اہلِ حدیث، اصحاب الحدیث وغیرہ الفاظ کے متعلق لکھا ہے۔

جن جن کتابوں میں لفظ اہلِ حدیث یا محدث یا اہلِ اثر یا اصحاب الحدیث وغیرہ آیا ہے ہر وہ شخص یا وہ جماعت مراد ہے جو حدیث کی حفظ و معرفت اور روایت و درایت میں کوشاں رہی

ہو۔ فقہی طور پر اس کا مسلک خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو حنفی ہو یا شافعی ہو یا مالکی ہو یا حنبلی ہو۔
(طائفہ منصورہ صفحہ ۴۴)

صرف نام رکھنے سے کوئی جنتی نہیں ہو سکتا۔ جب تک عقائد ان جیسے نہ ہوں۔ باقی صحابہ کرام ﷺ کو اہلِ حدیث کا نام دے کر وہی نام اپنے لیے ثابت کرنا اور عقائد صحابہ کرام ﷺ کے خلاف ہوں تو کیا اس سے اثری صاحب اپنے آپ کو طائفہ منصورہ ثابت کر سکیں گے؟ اثری صاحب خود اپنی کتاب ''اصلی اہلِ سُنت'' کے صفحہ ۶۹ پر لکھتے ہیں: عقیدہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام ﷺ کے عقیدہ کے مطابق اور نہ ہی عمل تو وہ اہلِ سُنت والجماعت نہیں ہو سکتے وہ بلاشبہ بدعتی ہے۔ (اصلی اہلِ سُنت صفحہ ۶۹)

عقائد و اعمال جب ان کے مطابق نہیں ہیں تو نام رکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ویسے ایک گروہ اپنے آپ کو اہلِ قرآن بھی کہلاتا ہے حالانکہ حدیث شریف میں اہلِ قرآن کے الفاظ بھی مذکور ہیں ملاحظہ ہو ترمذی شریف جلد ا صفحہ ۱۴۴۔ تو کیا ان کو صحیح ثابت کیا جائے گا۔ نہیں ہر گز نہیں کیوں؟ اس لیے کہ ان کے عقائد ٹھیک نہیں۔ اسی طرح موجودہ وہابیوں کے عقائد درست و صحیح نہیں۔ اس لیے ان کا اپنے آپ کو اہلِ حدیث کہلانا ان کو کوئی فائدہ نہیں دیتا ہے۔ صحابہ کرام ﷺ کے عقائد دیکھنے ہوں تو مناظرِ اہلِ سُنت محققِ دوراں حضرت مولانا علامہ حافظ مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب مدظلہ کی تصنیف لاجواب صحابہ کرام ﷺ اور مسلک اہلِ سُنت کا مطالعہ فرمائیں۔ انشاء اللہ خوب تسلی و تشفی ہو گی اور صحیح معنوں میں صحابہ کرام ﷺ کے عقائد کا پتہ چلے گا۔

اب ہم مولوی عبدالغفور اثری صاحب خطیب سیالکوٹ کی کتاب ''ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟'' کا جواب و تحقیقی جائزہ پیش کرتے ہیں۔ سب سے پہلے اثری صاحب ہم اہلِ حدیث

---

(۱) اس جگہ پر والجماعت لکھنا غلط ہے و جماعت ہے اثری صاحب نے والجماعت لکھا ہے!

کیوں ہیں؟ کے صفحہ ۷ پر عرضِ مؤلف کے نام سے تالیف کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

بچارے اثری صاحب نے عرضِ مؤلف میں ابتداہی چوری سے کی۔

قلم کار تالیف کی غرض بھی چوری کی لکھنے وہ مصنف ومؤلف اور پھر اپنی کتابوں کے آخر میں اشتہار بھی علمی وتحقیقی کتابوں کا دے رہا ہے۔ اثری صاحب کی کتابوں کے آخر میں یہ اشتہار بھی ہوتا ہے کہ مولانا عبدالغفور اثری کی علمی وتحقیقی تالیفات واہ سُبحان اللہ۔ تقریباً ساری کتابوں کا عرضِ مؤلف وباعثِ تالیف چوری کا اور تو اور وہابیوں کے شیخ الحدیث مولوی جانباز صاحب حنفیت اور مرزائیت کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں۔ جناب مولانا عبدالغفور صاحب اثری نے زیرِ نظر رسالہ مرتب کیا جس میں انہوں نے بڑی محنت اور تحقیق سے...... متعدد ٹھوس حوالجات سے ثابت کیا ہے۔ (حنفیت اور مرزائیت صفحہ ۲۹)

وہ پنجابی مثل مشہور ہے۔ اکھوں لبے ناں تے ناں نوراں بی بی۔ واہ سبحان اللہ!

منہ میں جو آتا ہے فی الفور کہے دیتے ہیں
بات کہنے کی نہیں اور کہے دیتے ہیں

بہر حال اثری صاحب ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں۔

اثری صاحب کا عرضِ مؤلف

واضح ہو کہ بریلوی رضا خانی مولوی صاحبان نے اہلِ حدیث سے عوام کو متنفر و بیزار کرنے کی غرض سے تقریراً اور تحریراً یہ ایک زبردست مکروہ متعصبانہ پروپیگنڈا جاری کر رکھا ہے اور تاہنوز جاری بلکہ اب تیز تر ہے۔ (ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۷)

اُصلی اہلِ سُنت صفحہ ۸ پر یہی تحریر ہے عرضِ مؤلف ہی کے تحت اور حنفیت اور مرزائیت کے صفحہ ۳۱ میں باعثِ تالیف کے عنوان سے اور احقاقِ حق بجواب کھلا خط کے صفحہ ۲ پر عرضِ حال کے عنوان کے تحت یہی الفاظ لکھے ہیں۔

یاد رہے کہ یہ الفاظ اثری صاحب نے طائفہ منصورہ مولوی سرفراز صاحب گکھڑوی صاحب کی تالیف سے جوانہوں نے پیش لفظ کے تحت لکھے ہیں، چُرائے ہیں ایسے چُرائے ہیں کہ ان کو اپنی متعدد کتابوں کے عرضِ مؤلف، عرضِ حال اور باعثِ تالیف کے نام سے لکھا ہے بلکہ اثری صاحب نے حنفیت اور مرزائیت کے باعثِ تالیف کے عنوان سے یہ الفاظ تو چُرائے ہی ہیں کچھ اور اضافہ بھی فرمایا ہے۔ لیجئے ملاحظہ فرمائیں۔ گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں پیش لفظ کے تحت۔

اس لیے ضرورت محسوس ہوئی کہ صرف مدافعت کے طور پر ہم بھی قلمِ حقیقت کو ذرا جنبش دیں اور ان کے تعصب وعناد کو طشت ازبام کر کے عوام کو اصل حقیقت سے آگاہ کر دیں اور غیر مقلدین حضرات کے سامنے اصلیت کو الم نشرح کرتے ہوئے یہ کہہ دیں۔

(طائفہ منصورہ صفحہ ۹)

اور اثری صاحب باعثِ تالیف کے تحت لکھتے ہیں۔

اس لیے ضرورت محسوس ہوئی کہ صرف مدافعت کے طور پر ہم بھی قلمِ حقیقت کو ذرا جنبش دیں..... بریلوی رضا خانی حضرات کے تعصب وعناد کو طشت ازبام کر کے عوام کو اصل حقیقت سے آگاہ کر دیں اور اپنے کرم فرماؤں کے سامنے اصلیت کو الم نشرح کرتے ہوئے کہہ دیں۔

(حنفیت اور مرزائیت صفحہ ۳۱)

کیوں جی اثری صاحب باعثِ تالیف تو آپ اپنا لکھ نہ سکے لگے میرے بزرگوں کو بُرا کہنے اور ان کے مُنہ لگنے۔ بار بار مخاطب مناظر اسلام شیخ الدلائل مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کرنے۔ ویسے آپ کو مشورہ کس نے دیا تھا مصنف بننے کا؟ میرے خیال میں یہ جانباز صاحب کا مشورہ ہو سکتا ہے کیونکہ وہی حنفیت اور

مرزائیت میں پیش لفظ کے تحت لکھتے ہیں۔ عاجز کی خواہش پر مولانا عبدالغفور صاحب اثری

نے زیر نظر رسالہ مرتب کیا۔ (حنفیت اور مرزائیت صفحہ ۲۹)

جانباز صاحب تو جانتے ہوں گے اثری صاحب میں صلاحیت نہیں لیکن ان کو اپنے گھر کا پتا تھا کہ اثری صاحب میں اِدھر اُدھر مُنہ مارنے کی عادت ہے تو خیر سے یہ کام اثری کر ہی لیں گے جو کہ اثری صاحب نے عاجز صاحب کو مایوس نہیں فرمایا۔ اپنا اعمالنامہ سیاہ کر ہی ڈالا ہے۔

ہم اس کے علاوہ اثری صاحب کی متعدد ہیرا پھیریاں بھی دکھا سکتے ہیں اور اس کتاب میں بھی کچھ ہم پیش کریں گے۔

عبارات اسی طرح دائیں بائیں سے چُرا کر پھر اس پر ہوائی فائرنگ کر کے نمبر بنا لیتے ہیں لیکن اثری صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ اپنے جاہل حواریوں میں تو نمبر بنا سکتے ہیں لیکن رضوی اور اس کے بزرگوں کے سامنے اس کی دال گلنے والی نہیں۔

جانتا ہوں سب میں مجھے غافل نہ جانیے

تمہاری اِک اِک بات میری نظر نظر میں ہے

لقب اہلِ حدیث کی وجہ تسمیہ

لقب اہلِ حدیث کی وجہ تسمیہ کا عنوان قائم کر کے اثری صاحب لکھتے ہیں: اہلِ حدیث دو لفظوں سے مرکب ہے اہل اور حدیث۔ حدیث کا لغوی معنی ہے بات لیکن جمہور محدثین کی اصطلاح میں نبی کریم ﷺ کے قول و فعل اور اس امر کو جو آپ ﷺ کے سامنے ہوا اور آپ نے منع نہ کیا بلکہ سکوت فرما کر اسے جائز رکھا حدیث کہا جاتا ہے جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی (۱۰۵۲) نے لکھا ہے۔

اَعْلَمْ اَنَّ الْحَدِیْثَ یُطْلَقُ فِی اصْطِلَاحِ جُمْهُوْرِ الْمُحَدِّثِیْنَ عَلٰی قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ فِعْلِهٖ وَ تَقْرِیْرِهٖ وَ مَعْنَی التَّقْرِیْرِ اَنَّهٗ فَعَلَ اَحَدٌ اَوْ قَالَ شَیْئًا فِیْ حَضْرَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ لَمْ یُنْکِرْهُ وَ لَمْ

یَنْھَہُ بَلْ سَکَتَ وَ قَرَّرَ (ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۹)

اس کے بعد اثری صاحب لکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں نبی اکرم ﷺ کی پاک باتوں کو حدیث کہا گیا۔ اثری صاحب یہ تو آپ بھی لکھ آئے ہیں جمہور محدثین نے نبی اکرم ﷺ کی بات مبارک کو حدیث کہا ہے پھر آگے آپ نے قرآن پاک کو بھی حدیث ثابت کرنے کی سعی فرمائی ہے۔ اثری صاحب قرآن پاک کو آپ نے لغوی طور پر حدیث قرار دیا ہے یا اصطلاحی طور پر اور اصطلاحی طور پر اس کو حدیث قرار دیا تو یہ آپ اوپر لکھ آئے ہیں کہ جمہور محدثین نے اصطلاحی طور پر نبی اکرم ﷺ کے قول وفعل وغیرہ کو حدیث کہا ہے۔ جمہور محدثین قول وفعل مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اصطلاحی طور پر حدیث قرار دیں۔ لیکن اثری صاحب نے اپنا کام نکالنے کے لیے قرآن پاک کو بھی قرار دیا ہے۔ اور یہ آیتیں بطور دلیل پیش کی ہیں۔ اثری صاحب لکھتے ہیں۔

کتاب اللہ قرآن یا حدیث

پہلی آیت بطور دلیل یہ پیش کی ہے۔

(۱) اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ۔ (سورۃ الزمرہ: ۲۳)

ترجمہ اثری: اللہ تعالیٰ نے بہترین نازل کی۔

(۲) وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا (سورۃ النساء ۸۷)

ترجمہ اثری: اور اللہ تعالیٰ کی بات سے بڑھ کر سچی بات کس کی ہو سکتی ہے۔

(۳) فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَفْسَکَ عَلٰی اٰثَارِھِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِھٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا۔ (سورہ الکہف ۶)

ترجمہ اثری: اے محمد ﷺ! شاید آپ ان لوگوں کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کھو دینے والے ہیں۔ اگر یہ اس پر ایمان نہ لائے۔ (ہم اہلِ کیوں ہیں؟ صفحہ ۱۱)

یہ تینوں آیات قرآنی پیش کرنے کے بعد اثری صاحب لکھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان کو بھی حدیث کہا گیا اور رب تعالیٰ کے فرمان کو بھی حدیث کہا گیا لحاظہ ہم اہلِ ہوئے۔

ہم سب سے پہلے اثری صاحب کو یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ قرآن پاک لغوی طور پر حدیث ہے یا اصطلاحی طور پر اگر اصطلاحی طور پر کہیں تو یہ اثری صاحب کی ذاتی رائے ہے۔ جمہور محدثین مصطفیٰ ﷺ ہی کو حدیث قرار دیتے ہیں اور اگر لغوی طور پر حدیث قرار دیں تو اثری صاحب اس کے علاوہ بھی قرآن پاک میں اور لوگوں کی بات کو بھی حدیث قرا۔ دیا ہے پھر ان لوگوں کی باتوں کو حدیث کیوں نہیں قرار دیا۔ وہ آیتیں ہم پیش کرنے سے پہلے ایک سوال کرتے ہیں کہ اثری صاحب نے تین آیتیں پیش کی ہیں۔ لیکن دو کا ترجمہ جو حدیث عربی زبان میں استعمال ہوا ہے اس کا حدیث ہی کیا ہے اور ایک جگہ پر حدیث کا ترجمہ بات کر دیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اثری صاحب کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

کفار مشرکین کے متعلق رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

مشرکین کفار کے ساتھ بیٹھنا

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ (النساء: ۱۴۰)

ترجمہ: اور بے شک اللہ تعالیٰ تم پر کتاب میں اُتار چکا کہ جب تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو سُنو کہ ان کا انکار کیا جاتا ہے اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہو تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں۔

قرآن پاک میں دوسروں کی بات کے لیے بھی حدیث لفظ استعمال ہوا۔

آگے سُنیے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے لیے کیا ارشاد فرمایا۔

حدیثِ موسیٰ

هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى (سورۃ النزعت آیت:۱۵)

ترجمہ: کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی۔

هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ (۔الطارق:۱۷)

ترجمہ: کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی۔

بہر حال مذکورہ بالا آیتوں سے پتہ چلا کہ حدیث کا لغوی معنی ہے بات اور اسی وجہ سے دوسروں کی بات کو بھی حدیث کہا گیا لیکن اثری صاحب اپنا مطلب سیدھا کرنے کے لیے صرف قرآن پاک کو ہی حدیث قرار دے رہے ہیں۔ دوسروں کی بات کے لیے بھی وہی لفظ استعمال ہو رہا ہے۔

اب ہمارا سوال اثری صاحب پر یہ ہے کہ آپ نے لغوی طور پر اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کو حدیث قرار دیا۔ کیوں کہ آپ نے یہ لکھا ہے کہ اصطلاحی طور پر حدیث نبی اکرم ﷺ کے قول وفعل کو کہتے ہیں لغوی طور پر اگر کہا جائے تو مذکورہ بالا آیتوں میں حدیث لفظ استعمال ہوا ہے۔ کیا اثری صاحب ان کو بھی حدیث قرار دیں گے۔ کیوں کہ قرآن پاک نے ان کو حدیث قرار دیا ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے۔ یہاں پر اثری صاحب نے قرآن مجید کو حدیث قرار دیا ہے لیکن آگے اپنی کتاب میں جہاں بھی کتاب اللہ کا ذکر آیا ہے وہاں ہی اثری صاحب نے اس کا ترجمہ قرآن مجید ہی کیا ہے تو جب اثری صاحب پہلے قرآن مجید کو حدیث قرار دے رہے ہیں تو اب اس کا ترجمہ حدیث اللہ کیوں نہیں کرتے؟

صفحہ ۲۱ پر لکھتے ہیں قرآن مجید اور حدیث نبوی دونوں حق ہیں۔

صفحہ ۲۲ پر لکھتے ہیں جس دین کو مکمل و اکمل کہا گیا وہ بنیادی طور پر صرف دو چیزوں پر مشتمل

ہے۔وہ چیزیں قرآن مجید اور حدیث شریف ہے۔

صفحہ ۲۳ پر لکھتے ہیں جو شخص دینِ اسلام جو قرآن وحدیث پر مشتمل ہے کے سوا کوئی اور دین چاہے پس ہرگز نہ قبول کیا جائے گا۔

صفحہ ۵۳ پر لکھتے ہیں فتوح الغیب کی ایک عبارت کا ترجمہ کرتے ہوئے کہ صرف قرآن و حدیث کو اپنا امام بنا اور ان دونوں کو غور وتدبر سے پڑھا کر۔

صفحہ ۵۳ پر ہی یہی لکھتے ہیں۔سلامتی صرف قرآن وحدیث پر عمل کرنے میں ہے۔

اس طرح متعدد عبارات ہم اثری صاحب کی پیش کر سکتے ہیں کلام اللہ کا ترجمہ قرآن مجید ہی کیا ہے اثری صاحب قرآن پاک کو آپ حدیث قرار دے رہے ہیں تو پھر باقی ساری کتاب میں اس کا ترجمہ قرآن کیوں کیا ہے، حدیث کیوں نہیں کیا؟

دوسری بات یہ کہ جب آپ قرآن کو حدیث قرار دے رہے ہیں اور اپنی من مانی کا ترجمہ کر رہے ہیں تو پھر جب باقی ساری کتاب میں قرآن وحدیث لفظ استعمال کر رہے ہیں تو اس حدیث سے مراد کیا ہے۔آیا رب کا پاک کلام ہے یا حدیثِ رسول ﷺ ہے۔کیوں کہ آپ کے نزدیک قرآن پاک بھی حدیث ہے اور نبی اکرم ﷺ کا فرمان بھی حدیث ہے۔آپ خود ارشاد فرما رہے ہیں کہ جمہور محدثین کے نزدیک نبی کریم ﷺ کے قول وفعل کو حدیث کہتے ہیں باقی اگر آپ ارشاد فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث قرار دیا ہے تو اثری صاحب یہ بتائیں کہ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نے کتاب بھی کہا ہے اور قرآن بھی کہا ہے۔جیسے کہ

کتاب لفظ قرآن کے لیے

اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں کتاب بھی کہا ہے جیسے ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ اور نبی اکرم ﷺ نے قرآن مجید کو کتاب اللہ بھی کہا ہے جیسا کہ اثری صاحب نے اپنی کتاب صفحہ ۲۲ پر حدیث پاک کو نقل کیا ہے۔

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوا اَبَدًا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

''اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان جو کتاب اللہ اور اس کے نبی کی سنت کو چھوڑا ہے اگر تم اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔''

اب قرآن پاک کو کتاب اللہ تعالیٰ نے قرار دیا ہے اور پیارے مصطفیٰ ﷺ نے قرار دیا ہے تو کیا اثری صاحب اپنے آپ کو اہلِ کتاب کہلانا پسند فرمائیں گے اگر نہیں تو کیوں؟ اگر ہاں کہیں تو کیا اپنی مسجد کے سامنے جامع مسجد اہلِ کتاب لکھیں گے اگر نہیں تو کیوں؟

دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام کو قرآن قرار دیا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔

سورہ یوسف میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ۔

ترجمہ: ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں اس لیے کہ ہم نے تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھیجی اگرچہ بے شک اس سے پہلے تمہیں خبر نہ تھی۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ حشر میں ارشاد فرمایا۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ۔

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اُتارتے تو ضرور تُو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خف سے اور یہ مثالیں لوگوں کے لیے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں۔

دیکھ رہے ہیں اثری صاحب کہ رب تعالیٰ نے اپنے کلام کو قرآن کہا ہے اور ترمذی جلد ا

صفحہ ۱۴۴ میں اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب دانائے غیوب ﷺ نے صحابہ کو خطاب فرماتے ہوئے یا اہل القرآن بھی کہا تو اثری صاحب اپنے آپ اہلِ قرآن کیوں نہیں کہلواتے۔

بات ساری یہ ہے کہ اہلِ سُنت کے مقابلے میں اہلِ حدیث کہلوائے حالانکہ کتاب اللہ اور سُنت کا حکم اللہ تعالیٰ اور پیارے محبوب ﷺ نے دیا ہے بلکہ اثری صاحب نے اپنی ایک دوسری کتاب میں جس کا نام ''اصلی اہلِ سُنت'' ہے اپنے آپ کو اصلی اہلِ سُنت لکھا ہے۔

اثری صاحب سے سوال

آپ اپنے آپ کو کہتے ہیں اصلی اہلِ سُنت اور اہلِ حدیث اور مسلم اور وہابی وغیرہ۔ جیسا کہ آپ ہم اہلِ حدیث کے صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں کہ ہم مسلم بھی ہیں اہلِ حدیث بھی جیسا کہ عیسائی مسلم بھی ہیں اور اہلِ انجیل بھی (واہ سبحان اللہ کیا نسبت ہے) وہابی کے متعلق کہتے ہیں۔

وہابی کا معنی رحمٰن والا۔ کچھ اور بھی سمجھا ہے شیطان والا

تو آپ اگر اصلی اہلِ سُنت ہیں تو اصلی نام چھوڑ کر دوسرے نام کیوں رکھتے ہیں (اہلِ حدیث، مسلم، وہابی وغیرہ) اگر آپ اصلی اہلِ سُنت ہیں تو اپنی مسجدوں کے سامنے اہلِ سُنت کیوں نہیں لکھتے اور صرف اہلِ سُنت نہیں لکھتے تو اصلی اہلِ سُنت ہی لکھ لو۔ پتا چلا کہ یہ صرف ڈھول کی آواز ہے جو اندر سے بالکل خالی ہے۔

آمدم برسرِ مطلب

پتا چلا کہ اہلِ سُنت رضوی اور اس کے بزرگ اور عوام اہلِ سُنت ہی ہیں جو ڈنکے کی چوٹ پر اپنے آپ کو اہلِ سُنت قرار دیتے ہیں۔ اس کی تفصیل کے لیے مناظرِ اہلِ سُنت شیخ الدلائل حضرت مولانا علامہ ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمۃ کی کتاب ''فرقہ ناجیہ'' اور شیر اہلِ

سُنت مناظرِ اسلام علامہ مولانا حافظ غلام مرتضٰی ساقی صاحب مدظلہٗ کی کتاب ''لاجواب اہلِ جنت اہلِ سُنت'' کا مطالعہ فرمائیں۔انشاءاللہ حق واضح ہوجائے گا۔

اثری صاحب کی ایک غیر مقلدانہ سوچ

اثری صاحب صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔ عیسائیوں کے متعلق:

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ

یعنی اہلِ انجیل کو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی فیصلہ کرنا چاہیے۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۱۳)

مزید اثری صاحب فائدہ جلیلہ کے تحت لکھتے ہیں اس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے کہ مسلمان اپنی کتاب کی طرف بھی منسوب ہو سکتے ہیں جیسے عیسائیوں کو مسلمان ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں اہلِ انجیل کے لقب سے نوازا ہے۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۱۳)

اثری صاحب روزِ روشن بھی مفت میں ہوجاتا ہے آپ کا۔اگر آپ نے یہ استدلال کیا ہی ہے کہ وہ اہلِ انجیل اور ہم اہلِ حدیث تو اثری صاحب آپ ہم کو یہ بتائیں کہ جو اپنے آپ کو اہلِ قرآن کہلاتے ہیں انہوں نے کیا جرم کیا ہے وہ کیوں سچے نہیں (فی زمانہ اہلِ قرآن کہلانے والے حدیث کے منکر ہیں : رضوی) آپ تو فرما رہے ہیں کہ مسلمان اپنی کتاب کی طرف منسوب ہوسکتے ہیں پھر وہ بھی تو کتاب کی طرف منسوب ہیں۔

دوسرے نمبر پر آپ عیسائیوں کو مسلمان مان رہے ہیں کیوں؟ جیسا کہ صفحہ ۱۳ پر آپ لکھ رہے ہیں کہ ہم مسلم بھی ہیں اور اہلِ حدیث بھی جیسے عیسائی مسلم بھی ہیں اور اہلِ انجیل بھی۔

اثری صاحب ایک طرف تو آپ اہلِ سُنت و جماعت کلمہ گو مسلمانوں کو مشرک بدعتی

کہتے ہوئے نہیں تھکتے دوسری طرف عیسائیوں کو لکھ رہے ہو کہ عیسائی مسلم بھی ہیں اور اہلِ انجیل بھی۔

اثری صاحب اس کی کیا وجہ ہے کہ عیسائیوں کو آپ نے لکھا کہ وہ مسلم بھی ہیں، مسلمانوں کو مشرک کیوں کہتے ہو۔

اثری صاحب کا غیر مقلدانہ معنیٰ

اثری صاحب لکھتے ہیں کہ مسلم کا معنی ہے فرمانبردار اور اہلِ حدیث کا معنی بھی یہی ہے۔ (کس دلیل سے یہ نہ پوچھو: رضوی) (ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۱۳)

اثری صاحب آپ جہاں چاہتے ہیں مرزا قادیانی غیر مقلد کی طرح غیر مقلد ہو جاتے ہو اور اپنی مرضی کے معنی کرنے شروع کر دیتے ہو۔ شریعت بھی کوئی چیز ہے کہ نہیں لغت کے اعتبار سے معنی کیا ہے کہ اصطلاح کے اعتبار سے۔ میرے خیال میں اپنے ذہن بے مہار کے اعتبار سے کیا ہے۔

آپ ہی اپنی بے شرمیوں پر غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

وہابیوں سے ایک اہم سوال خصوصاً اثری صاحب سے

یہ وہ سوال ہے جو میرے آقائے نعمت سیدی و مرشدی امیرِ شریعت پاسبانِ مسلک اعلیٰ حضرت علامہ مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب مدظلہٗ نے اپنی کتاب بے مثال میں وہابیوں نجدیوں سے فرمایا جو آج تک لاجواب ہے۔

کسی غیر مقلد کو جواب دینے کی ہمت و جُرأت نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک کسی کو ہو سکتی ہے۔ انشاء اللہ!

ہمارا تمام اہلِ حدیث وہابی مدعی عمل بالحدیث سے سوال ہے کہ تم کونسی حدیث پر عامل ہو ؟لغوی پر یا اصطلاحی پر؟ اگر لغوی حدیث پر عامل ہو تو چاہیے کہ ہر ناول گو قصہ گو اہلِ حدیث ہو کہ وہ حدیث یعنی باتیں کرتا ہے۔ ہر سچی جھوٹی بات پر عمل کرتا ہے۔

اگر اصطلاحی حدیث پر عامل ہو تو پھر سوال ہوگا کہ ہر حدیث پر عامل ہو یا بعض پر؟

اگر بعض پر عامل ہو تو تمہارے اہلِ حدیث کہلانے کی کیا خصوصیت ہے؟ جبکہ حضور ﷺ کی بعض احادیث پر ہر شخص عامل ہے اس لحاظ سے تمہیں اہلِ حدیث ہونے کی اجارہ داری کیوں حاصل ہے، دوسروں کو اہلِ حدیث کیوں نہیں مانتے۔

اگر تمام احادیث پر عمل کے دعویدار ہو تو یہ ناممکن ہے اس لیے کہ بعض احادیث منسوخ ہیں۔ بعض میں حضور ﷺ کے وہ خصوصی اعمال شریفہ بیان ہوئے ہیں جن پر تمہارا عمل ہے نہ ہو سکتا ہے جیسے منبر پر نماز پڑھنا، اونٹ پر طواف کرنا، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لیے سجدہ دراز فرمانا، حضرت امامہ بنت ابی العاص کو کندھے پر بٹھا کر نماز پڑھنا، نو بیویاں نکاح میں لانا، بغیر مہر نکاح ہونا، ازواج میں عدل و مہر واجب نہ ہونا، اقامتِ نماز کے بعد آ کر امام بننا اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا امام ہو کر مقتدی بن جانا، وراثت کا جاری نہ ہونا، آپ کے جنازہ مبارکہ میں کسی کا امام نہ ہونا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ کے الفاظ سے کلمہ پڑھنا وغیرہا کتنے ہی اعمال شریفہ کا احادیث میں ذکر ہے جن پر نام نہاد اہلِ حدیث کا عمل نہیں ہے۔

(تحقیق اہلِ حدیث اور خانہ تلاشی صفحہ ۴۱ تا ۴۲)

کیوں جی اثری صاحب اس سوال کا جواب دینا آپ پسند فرمائیں گے لیکن اثری صاحب کو اس سوال کا جواب دینا اچھا نہیں لگے گا اور نہ ہی وہ ان سوالوں کا جواب دے سکے گے۔ کیوں کہ اثری صاحب بچارے اِدھر اُدھر سے مُنہ مار کے مصنف بننے کا شوق پورا کر لیتے ہیں۔

اب ہم اثری صاحب کی پیش کردہ حدیثوں کا دیانت دارانہ جائزہ پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی دلیل اور اس کا جائزہ

اثری صاحب صفحہ ۲۸ پر حدیثیں نقل فرماتے ہیں جن میں علماء طلباء کی شان بیان ہوئی ہے لیکن اثری صاحب اندھا دھند اپنے لیے ان کو ثابت کر رہے ہیں لیکن ہم قارئین کرام سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ نہایت سنجیدگی سے انصاف کریں کیوں کہ اثری صاحب کو انصاف کی عادت اور توفیق نہیں اور اگر واقعی وہ منصف مزاج ہوتے تو عبارتوں کے اندر ہیرا پھیریاں نہ کرتے۔ بہر حال وہ جو ہو ہی غیر مقلد اس سے گلہ ہی کیا۔ بہر حال دیکھیں پہلی دلیل:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عَنْہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عِلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ یَحُیْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ مَعَھُمْ الْمَحَابِرُ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لَھُمْ اَنْتُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْث طَالَ مَا کُنْتُمْ تَکْتُبُوْنَ الصَّلٰوۃ عَلٰی نَبِیٍ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْطَلِقُوْا اِلَی الْجَنَّۃِ۔

ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن جب اہلِ حدیث اس حال میں آئیں گے کہ ان کے ساتھ (قلمیں اور دواتیں بھی) ہوں گی (جن سے وہ احادیث لکھا کرتے تھے) تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا۔ تم اہلِ حدیث ہو جو لمبی مدت نبی کریم ﷺ پر درود لکھتے رہے (لہٰذا اب) تم جنت کی طرف روانہ ہو جاؤ۔

یہ ہے اثری صاحب کی پہلی دلیل جو انہوں نے سب سے پہلی حدیث کے تحت نقل فرمائی ہے ظاہر ہے جو دلیل پہلے پیش کی جاتی ہے وہ سب سے زیادہ قوی و مضبوط و وزنی ہوتی ہے۔

پہلی بات

اثری صاحب بچارے اتنے بدنصیب نکلے کہ حضرت انس ؓ نام نامی۔ اسم گرامی لکھا

لیکن اس میں رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ کیوں کہ اگر یہاں پر لکھتے تو کیسے پتا چلتا کہ حضرت غیر مقلد ہیں۔

دوسری بات

دوسری بات یہ ہے محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی شان میں حدیث شریف لیکن غیر مقلد جی کو اپنا مطلب سیدھا کرنے کی فکر ہے کیوں کہ میرا یہ غیر مقلد ہمسایہ جھوٹ بولنے میں دوسرے وہابیوں سے آگے ہے ویسے بھی دوسرے وہابیوں نے اسے اسی کام کے لیے رکھ چھوڑا ہے کہ خوب جھوٹ بولو اور اپنا نامہ اعمال سیاہ کرو اور .... کے لیے اپنی رہ سیدھی کرو۔ اصحاب الحدیث اس حال میں آئیں گے۔ دواتیں بھی ہوں گی اور قلمیں بھی تو صاحب اس سے ہر وہابی مراد ہے یا محدثین وغیرہ ساتھ صاحب لفظ بھی کا اضافہ کر کے یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ اس میں عام وہابی بھی شامل ہو جائیں لیکن اثری جی کو معلوم ہونا چاہیے کہ دُنیا میں رہنے والے لوگ عقل سے غیر مقلد نہیں جو غور نہ کریں کہ یہاں حکم کیا ہو رہا ہے ان کے ساتھ قلمیں اور دواتیں ہوں گی تو اس سے مراد محدثین ہیں یا ہرا یرا غیرہ وہابی یا جس بچارے کو قلم اور دوات لکھنا نہ آئے وہ مراد ہیں کیوں کہ ایسے بے شمار وہابی اس وقت موجود ہیں۔

تیسری بات

یہ ہے کہ اس حدیث شریف میں آخری لفظ قابلِ غور ہیں کہ تم جنت میں چلے جاؤ۔ کیوں اس لیے کہ تم لمبی مدت تک نبی کریم ﷺ پر درود لکھتے رہے ہو۔ کیوں جی صاحب اس سے وہابی نجدی مراد ہیں یا محدثین کرام؟

بہر حال ہم قارئین کرام کی عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کرتے ہیں وہ خود غور کر کے فیصلہ فرمائیں کیوں کہ اثری صاحب بے چارے کو حق بات سمجھنے کی توفیق نہیں۔ اگر عام وہابی مراد

ہیں جو اپنے آپ کو اہلِ حدیث کہلواتے ہیں تو حکم تو یہ ہوگا تم درود لکھتے رہے ہو ظاہر ہے اس سے درود لکھنے اور احادیث لکھنے والے علماء محدثین مراد ہیں اس سے موجودہ نام نہاد اہلِ حدیث (وہابی) مراد نہیں۔

خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور اثری صاحب کی دلیل

اثری صاحب شرف اصحاب الحدیث سے امام ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن بشیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک خواب نقل کر کے اس سے اپنے آپ کو ناجی گروہ ثابت کرنے کی سعی فرماتے ہیں حالانکہ جس کتاب سے یہ مواد لیا گیا ہے یہ کتاب حدیث شریف سُننے اور یاد کرنے والوں کی فضیلت کے بیان میں ہے جیسا کہ امام احمد بن علی خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ نے اپنی شرف اصحاب الحدیث کے صفحہ ۳ پر واضح طور پر اس کی وضاحت کردی ہے۔

لیکن اثری صاحب کو یہ سب چیزیں نظر نہیں آتیں وہ خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ کی کتاب شرف اصحاب الحدیث کا حوالہ دیتے ہیں لیکن آپ نے یہ کتاب کس موضوع پر تصنیف کی اس کو نظر انداز کررہے ہیں۔

اثری صاحب کی دوسری دلیل اور اس کا حال

اثری صاحب اپنی کتاب ''ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟'' کے صفحہ ۱۴ پر رقم طراز ہیں کہ امام ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن بشیر فرماتے ہیں۔

رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمنام فَقُلْتُ مِنَ الْفِرْقَۃُ النَّاجِیَۃُ مِنْ ثَلَاثٍ وَّ سَبْعِیْنَ فِرْقَۃً ؟ قَالَ اَنْتُمْ یَا اَصْحَابَ الْحَدِیْثِ

ترجمہ: یعنی مَیں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو مَیں نے عرض کیا، تہتر گروہوں میں سے نجات پانے والا کونسا گروہ ہے؟ و آپ نے فرمایا کہ تم ہی تو اے اہلِ

حدیث۔ (کتاب مذکور صفحہ ۱۴)

واہ اثری صاحب اسی کو کہتے ہیں تحقیق۔ایک طرف تو آپ اپنی کتاب ''ندائے یا محمد'' (ﷺ) کی تحقیق صفحہ ۱۲۹ پر بے ادبی کرتے ہوئے لکھتے ہو کہ:

بے ادبی کی انتہا

آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں قیامت تک کے لیے آرام فرما ہیں اور باہر تشریف لانے کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔(ندائے یا محمد (ﷺ) صفحہ ۱۲۹)

موضوع کی طرف آنے سے پہلے ہم اثری صاحب سے ایک سوال کرتے ہیں کہ اثری صاحب ایسے الفاظ کیا نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی شان میں گستاخی ہیں کہ نہیں۔اثری جی خدا تعالیٰ سے ڈریئے لکھتے وقت قلم کو اتنا غیر مقلد نہ کردیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب ﷺ کی شان میں گستاخی و بے ادبی ہو۔اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب ﷺ کے مراتب ودرجات میں تو کوئی کمی نہیں کیوں کہ:

تُو کسی کے گھٹانے سے گھٹا نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

لیکن اثری جی آپ اسفل السافلین ضرور پہنچ جائیں گے۔بہر حال اثری صاحب کا کہا ہوا شعر موقع کی مناسبت سے اثری صاحب کو واپس کرتے ہیں۔

شرم و حیا اگر کہیں بکتی ہوتی
تو ہم خرید لیتے ان غیر مقلدوں کے لیے

صحیح بات یہ ہے جس کی تربیت ہی ایسی ہو ان سے اچھی اُمید کہاں بلکہ اثری صاحب اپنی کتاب ''ندائے یا محمد'' (ﷺ) کی تحقیق کے صفحہ ۱۲۹ پر ہی ایک شعر لکھتے ہیں کہ:

بہار کے موسم بہار ہی اُبلتی ہے

مزہ تو جب ہے خزاں میں بہار پیدا ہو

بہر حال اثری صاحب ایک طرف تو آپ لکھ رہے ہیں کہ آپ کا باہر تشریف لانے کا کوئی پروگرام نہیں ہے معاذ اللہ! اور دوسری طرف آپ یہ لکھ رہے ہیں نبی اکرم ﷺ امام محمد ابن عبد اللہ علیہ الرحمۃ کو زیارت کروانے ان کے پاس تشریف لے آئے۔ پھر آپ نے ان کو سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم ہی تو ہوا ے اہلِ حدیث۔

اثری صاحب نبی کریم ﷺ کو کس نے بتا دیا کہ امام محمد بن عبد اللہ علیہ الرحمۃ اہلِ حدیث ہیں بقول تمہارے تو آپ کو کل کی خبر نہیں، دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ اپنے ساتھ کیا ہو گا خبر نہیں۔ معاذ اللہ تعالیٰ تو آپ کو کیسے پتہ چل گیا کہ سچے بھی اصحاب الحدیث ہیں اور امام محمد ابن عبد اللہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ کیا وہ کہاں ہیں اور ابھی سوئے ہوئے ہیں تو میں ان کے خواب میں جاؤں اگر اسی خواب کو ہی سامنے رکھا جائے تو پھر بھی مسلک اعلیٰ حضرت امام اہلِ سُنت مولانا الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن ہی واضح اور حق ثابت ہوتا ہے۔

مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے

ہم نیک و بد جناب کو سمجھائے جاتے ہیں

بہر حال اس خواب میں آپ نے امام محمد ابن عبد اللہ علیہ الرحمۃ کو ارشاد فرمایا آپ بہت بڑے صاحبِ علم اور محقق و محدث ہیں تو آپ ہی کو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم ہی تو ہوا ے اصحاب الحدیث، اصحاب الحدیث لفظ محدثین طالب حدیث اور حدیث کی افہام و تفہیم کرنے والے کو بولا جاتا ہے۔ آپ چونکہ بہت بڑے محدث تھے اس لیے آپ کو فرمایا گیا یا اصحاب الحدیث یعنی اے محدثین و طلباء حدیث کے ساتھ تعلق رکھنے والے۔

اثری صاحب کی تیسری دلیل اور اس کا مفہوم

اثری صاحب اپنی تحریفی کتاب ''ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟'' کے صفحہ ۱۵ پر اہلِ حدیث

رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ہیں کے تحت شرف اصحاب الحدیث سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں (وہ کتاب جو محدثین اور طالب حدیث کی فضیلت میں ہے)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى الْخُلَفَاءِ مِنِّيْ وَمِنْ أَصْحَابِيْ وَمِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ هُمْ حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَالْأَحَادِيْثِ عَنِّيْ وَعَنْهُمْ فِي اللّٰهِ وَلِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک انہوں نے فرمایا۔ خبردار! کیا میں تم کو بتادوں کہ میرے اور میرے اصحاب اور مجھ سے پہلے انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کے جانشین اور خلیفہ کون لوگ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن مجید اور میری احادیث کو محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اس کے دین کی خاطر حاصل کریں گے۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۱۵)

رضوی تبصرہ

ویسے تو حدیث شریف کا مفہوم واضح اور صاف ہے کہ ہر کسی کو یہ پتا چل رہا ہے کہ سے مراد علماء ومحدثین وغیرہ ہیں کیوں کہ آخری الفاظ قابلِ غور ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن مجید اور میری احادیث کو محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اس کے دین کی خاطر حاصل کریں گے۔ لیکن اثری صاحب عقل وشعور سے ہی غیر مقلد ہیں اور پر سُرخی دی ہے اہلِ حدیث (وہابی) رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ہیں نیچے حدیث شریف اور اس کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں کہ اس سے نام نہاد اہلِ حدیث وہابی مراد ہیں یا کہ علماء ومحدثین؟

ایک پُر لُطف بات

اثری صاحب جیسا کہ آپ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "میں تم کو بتادوں کہ میرے اور میرے اصحاب ؓ اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جانشین اور خلیفہ کون لوگ ہیں۔" تو صحابہ ؓ میں سے کسی نے بھی یہ الفاظ نہیں کہے کہ یارسول اللہ ﷺ ہمیں صرف توحید ہی کی باتیں سُنائیں ہمیں کسی اور کی معرفت کی ضرورت نہیں بلکہ خود نبی کریم ﷺ نے یہ جو علماء و محدثین کی شان میں بیان ارشاد فرمایا۔ ایک طرف تو اولیاء اللہ کی سیرت کی کانفرنس کرنے سے چڑتے ہیں اور دوسری طرف عام جاہلوں پر بھی اتنی اعلیٰ باتیں چسپاں کردیتے ہیں۔ شاید اثری صاحب کچھ لب کشائی فرمائیں۔

چوتھی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی دُعا

اثری صاحب شرف اصحاب الحدیث کے حوالے سے چوتھی حدیث شریف نقل کرتے ہیں اور اوپر عنوان قائم کرتے ہیں اہلِ حدیث کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دُعاء رحمت اور نیچے حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں اور اثری صاحب کی تحقیق کی داد دیں۔ اثری صاحب آپ تو دوسروں کو ذراسی بات پر کہنا شروع کردیتے ہیں ان کو ایسی تحقیق پر ماتم کرنا چاہیے، آپ اپنی تحقیق بھی ملاحظہ فرمائیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِب یَقُوْلُ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اَرْحَمْ خُلَفَائِیْ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ مَنْ خُلَفَآءُ کَ قَالَ الَّذِیْنَ یَأْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ یَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِیْ وَسُنَّتِیْ وَ یُعَلِّمُوْنَھَا النَّاس۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی ؓ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے تو آپ نے دُعا فرمائی۔ اے اللہ تعالیٰ میرے

خلیفوں پر رحم فرما۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے خلیفہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث وسُنن روایت کریں گے اور لوگوں کو بھی سکھائیں گے۔ (ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۱۶).

ویسے تو یہ حدیث شریف صاف اور واضح ہے کہ یہ کون لوگ ہیں لیکن اثری صاحب جیسے بدنصیب لوگوں کو اُلٹی چال چلنے کی عادت ہوتی ہے اوپر عنوان قائم کیا ہے۔ اہلِ حدیث کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دُعاء رحمت موجودہ نام نہاد اہلِ حدیث (وہابیوں) کے لیے دُعاء رحمت ہے یہ صرف اثری صاحب کا باطل اور بے بنیاد عقیدہ ہے حالانکہ حدیث میں یہ واضح الفاظ موجود ہیں کہ میری حدیثوں کو اور میری سُنت کو روایت کریں گے اس سے مراد علماء ومحدثین ہیں نہ کہ ہرا ایرا غیرہ نتھو خیرا وہابی جاہل۔

ویسے اثری صاحب خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر بتائیں کہ اس سے مراد وہابی لوگ ہیں کہ علماء ومحدثین مراد ہیں جو احادیث وسُنت نبوی ﷺ روایت کرتے ہیں۔

دوسرا سوال اثری صاحب سے یہ ہے کہ اوپر آپ سُرخی یہ دے رہے ہیں اہلِ حدیث کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دُعاء رحمت۔ اگر احادیث کو روایت کرنے سے اہلِ حدیث (وہابی) مراد ہیں تو میری سُنت کو روایت کریں گے کے الفاظ سے پھر کیا اہلِ سُنت مُراد نہیں ہیں؟ اور پھر ترجمہ بھی اپنی مرضی کا کیا ہے۔ سیدھا سا ترجمہ یہ تھا میری احادیث اور میری سُنت روایت کریں گے لیکن اثری صاحب نے ''میری احادیث وسُنن روایت کریں گے''، کیا ہے تاکہ عوام الناس کو اصل بات کی سمجھ ہی نہ آئے۔ تیسرا سوال اثری صاحب سے یہ ہے کہ کتنے وہابی اس وقت احادیث وسُنت کو روایت کرتے ہیں بلکہ کتنے وہابی مولوی ہین جو احادیث وسُنت کو روایت کرتے ہیں بلکہ میرے قریب ہی وہابیوں کی دو تین مساجد ہیں لیکن ان میں سے کسی کو بھی عربی عبارت پڑھنی نہیں آتی۔ یہ آپ کے مولویوں کی حالت ہے بلکہ اثری صاحب جتنے

آپ محقق و عالم ہیں وہ بھی لوگ اچھی طرح جانتے ہیں۔اثری صاحب ایک دن خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے خدا تعالیٰ کو کیا جواب دو گے۔

دمِ آخر کھلے گا راز سعدی
یہ جینا کتنا مہنگا پڑا ہے

بہر حال اثری صاحب جانیں اور ان کا کام لیکن عوام الناس کو خود ہی فیصلہ کرنا چاہیے کہ اس سے ہرگز موجودہ نام نہاد اہلِ حدیث (وہابی) مراد نہیں بلکہ اس سے وہ محدثین کرام مراد ہیں جو احادیث و سُنت نبوی ﷺ روایت کرتے ہیں۔

اثری صاحب کی پانچویں دلیل

اثری صاحب جامع بیان العلم وفضلہ سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ:

عَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلٰی خُلَفَآئِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا وَمَنْ خُلَفَاؤُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؟ قَالَ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ سُنَّتِیْ وَ یُعَلِّمُوْنَھَا عِبَادَ اللّٰہِ

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ میرے خلفاء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ لوگ جو میری سُنت سے محبت کریں گے اور اسے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو سکھائیں گے۔
(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۱۶)

کیوں قارئین کرام! اس کا تعلق کچھ بھی وہابیوں سے ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ لوگ میری سُنت سے محبت کریں گے اور اسے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو سکھائیں گے۔

کیوں جی اثری صاحب! آپ سُنت سے محبت کرتے ہیں اگر کرتے ہیں تو اثری

صاحب آپ اپنے آپ کو اہلِ سُنت کیوں نہیں بولتے اور لکھتے اور اگر سُنت سے محبت ہے تو اہلِ سُنت کو بدعتی اور مشرک کیوں کہتے ہو اور اگر اہلِ سُنت ہو تو ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ کتاب لکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

دوسرا سوال اثری صاحب سے یہ ہے کہ کتنے وہابی اس وقت ہیں جو دوسروں کو سُنتیں سکھاتے ہیں۔ بے شمار تو وہ ہیں جنہیں ناظرہ قرآن پاک پڑھنا نہیں آتا تو کیا وہ بھی اس حدیث کے مصداق ہیں کیوں اثری صاحب کچھ تو بولیں شرما کیوں رہے ہیں۔

اگر ہاں میں جواب دو کہ ہر جاہل وہابی بھی اس میں شامل ہے تو حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ لوگ میری سُنت سے محبت کریں اور دوسروں کو سکھائیں گے۔ جو خود نہیں جانتے وہ دوسروں کو کیا سکھائیں گے۔

لطیفہ

ہمارے میانہ پورہ لنڈا پھاٹک سیالکوٹ میں بے شمار وہابی ایسے ہیں جو لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃ پر عمل کرتے ہیں وہ نماز کے قریب بھی نہیں جاتے۔ داڑھی شریف کی سُنت پر ان کا عمل نہیں۔ ٹخنوں سے اوپر شلوار وغیرہ کا اہتمام نہیں کرتے۔ شادی بیاہ سُنت کے مطابق نہیں۔ بلکہ میں نے خود دیکھا کہ جنازہ جا رہا ہے وہ بھی وہابیوں کا اس میں ویڈیو فلم بن رہی ہے بلکہ ویڈیو بنانے والا نماز کے وقت امام کے بھی آگے کھڑا اپنا کام کر رہا ہے تو کیا نام نہاد اہلِ حدیث نہیں کہلاتے اور تو اور آپ کے امام العصر مولوی احسان الٰہی صاحب ظہیر سُنت کے مطابق داڑھی شریف سے محروم رہے تو کیا وہ بھی اہلِ حدیث کہلاتے تھے کہ نہیں۔ کیا ان کو سُنتِ نبوی ﷺ سے محبت تھی کہ نہیں اور وہ اپنے آپ کو علامہ کہلواتے ہیں کہ نہیں اور پھر اثری صاحب آپ نے جو اپنی لائبریری کا نام امام اعظم اسلامک ریسرچ سنٹر رکھا ہے کیا آپ اہلِ حدیث نہیں کہلواتے کیا یہ جو اپنی لائبریری کا نام امام اعظم اسلامک ریسرچ سنٹر رکھا ہے یہ

سُنت ہے اگر نہیں تو آپ کو سُنت نبوی ﷺ سے پیار نہیں۔

آمدم برسر مطلب

اثری صاحب کو یہ تسلیم کر لینا چاہیے کہ اس سے وہ لوگ جو اپنا نام اہلِ حدیث جو اصل میں وہابی ہیں ہرگز شامل نہیں۔ ظاہر ہے جن کے علامہ صاحب سُنت کے خلاف عمل کرتے ہوں بلکہ داڑھی شریف جو وہابیوں کے نزدیک فرض ہے اس پر عمل نہ کرتے ہوں کیا وہ اس حدیث شریف کے مصداق ہو سکتے ہیں۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ وہ لوگ سُنت سے محبت کریں گے اور اسے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو سکھائیں گے جو کہ وہابی حضرات ہرگز مراد نہیں بلکہ اس سے علماء ومحدثین وغیرہ مراد ہیں۔

اثری صاحب کی ایک اور چوری

اثری صاحب صفحہ ۱۶ پر رقمطراز ہیں کہ طائفہ منصورہ کی فضیلت اور منقبت میں کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات وارد ہوئی ہیں اگر ان کو صحاح ستہ وغیرہ کتب احادیث سے انتخاب کر کے پوری تخریج وتشریح کی جائے تو اس پر خاصا دفتر تیار ہو سکتا ہے مگر ہم مزید تفصیل میں پڑنے کی بجائے نہایت اختصار کے ساتھ صرف تین صحابہ کرام کی روایات ہی معزز قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ (ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۱۶، ۱۷)

یاد رہے کہ اثری صاحب نے یہ عبارت اپنے نہایت مہربان استاد مولانا سرفراز صاحب گکھڑوی سے چرائی ہے۔ گکھڑوی صاحب طائفہ منصورہ کے صفحہ ۱۴ پر لکھتے ہیں۔

"طائفہ منصورہ کی فضیلت اور منقبت جن احادیث، روایات سے ثابت ہے اگر ان کو صحاح ستہ وغیرہ کتب احادیث سے انتخاب کر کے ان کی پوری تخریج وتشریح کی جائے تو اس پر خاصا دفتر تیار ہو سکتا ہے مگر ہم مزید تفصیل میں پڑنے کی بجائے نہایت اختصار کے ساتھ صرف

ایک دو صحابہ کرام کی روایتیں ہی عرض کرتے ہیں۔ (طائفہ منصورہ صفحہ ۱۴)

صرف ایک دو لفظ کے علاوہ باقی ساری عبارت اثری صاحب نے طائفہ منصورہ سے چُرائی ہے۔ ویسے اثری صاحب آپ اِدھر اُدھر سے منہ مارنے کا کام کب چھوڑیں گے۔ اب تو پچاس سال کم وبیش آپ کی عمر ہو چکی لیکن اب بھی اثری صاحب آپ کی عادت نہیں گئی۔

کتنا چُھپایا رازِ محبت نہ چُھپ سکا
افسانہ ان کے عشق کا مشہور ہو گیا

اثری صاحب نے اپنی تالیفات میں متعدد ایسی حرکتیں کی ہیں بلکہ گکھڑوی صاحب کی عبارات میں بھی ہیر پھر کرنے سے گریز نہیں کیا۔ ہم انشاء اللہ آگے قارئین کو ایک دو نمونہ ''ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟'' سے بھی دکھائیں گے۔

اثری صاحب نے تین روایتیں پیش کی ہیں جو الفاظ کے اعتبار سے مختلف ہیں لیکن مفہوم کے اعتبار سے ایک ہی ہیں بہر حال ہم ایک روایت کو پیش کرنے کے بعد اثری صاحب کا لکھا ہوا فوائد کا عنوان نقل کریں گے پھر فیصلہ قارئین کی عدالت میں پیش کریں گے۔ (انشاء اللہ) روایت ملاحظہ ہو۔

حضرت امیر معاویہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ قَآئِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ اَوْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَی النَّاسِ۔

ترجمہ: میری اُمت میں سے ایک گروہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی انہیں بگاڑنا چاہے یا ان کی مخالفت کرے وہ انہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) آجائے اور وہ لوگوں پر غالب رہیں گے۔

یہ اثری صاحب کی دلیل طائفہ منصورہ کی فضیلت اور اس کا تعین کے عنوان سے ہے۔

اثری صاحب پھر اگلے صفحہ پر فوائد کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں۔

مذکورہ بالا تینوں روایات صحیحہ وصریحہ سے آفتابِ نیمروز کی طرح مندرجہ ذیل تین باتیں معلوم اور آشکارا ہوتی ہیں۔

۱۔ اُمتِ محمدیہ میں سے ایک جماعت ہمیشہ (حضرت محمد ﷺ) کے زمانہ مبارک سے لے کر قیامت تک ہر دور میں حق پر قائم رہے گی۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اس کے شاملِ حال ہوگی۔

۳۔ اس کی مخالفت کرنے والے اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور جماعت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی۔

واضح ہو کہ مخبرِ صادق امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بشارتِ عظمیٰ لازمی اور حقیقی طور پر سب سے پہلے حضرت صحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین عظام کے لیے ہے اس کے بعد اس بشارت کے لائق و مستحق صرف وہی جماعت ہوگی جس نے سلف صالحین کے طرزِ عمل کو اختیار کیا۔ (ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۱۸)

اور پھر مزید اثری صاحب دانت پیس کر کہتے ہیں کہ وہ اہلِ حدیث ہے جو ان کے نقشِ قدم پر ہے۔ اثری صاحب تین فائدوں میں سے پہلا فائدہ یہ لکھتے ہیں کہ اُمتِ محمدیہ (ﷺ) میں سے ایک جماعت ہمیشہ (حضرت محمد ﷺ کے زمانہ مبارک سے لے کر قیامت تک ہر دور) میں حق پر قائم رہے گی۔ یعنی اثری صاحب کی اس واضح بات سے پتا چلا کہ قیامت تک ایک جماعت حق پر قائم رہے گی۔ اب صاف بات ہے کہ اس سے وہی جماعت مراد ہے جو زمانہ نبوی ﷺ سے لے کر قیامت تک رہے گی اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ جماعت کون سی ہے کیونکہ اثری صاحب نے تو اس کو اہلِ حدیث قرار دیا ہے حالانکہ یہ بات حقیقت سے بالکل خالی ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی گواہی

مولوی محمد حسین بٹالوی مدیر اعلیٰ اشاعۃ السنہ لکھتے ہیں کہ یہ بات کسی اہلِ علم سے مخفی نہیں کہ اہلِ حدیث وغیرہ صحابہ وتابعین کے مابعد زمانہ متاخر کی اصطلاحات ہیں اور متاخرین پر ان کا اطلاق پایا جاتا ہے۔ صحابہ وتابعین کو اہلِ حدیث نہیں کہا جاتا۔

(نصیحت نامہ اشاعۃ السنۃ جلد ۳۱ صفحہ ۳)

وہابیوں کے سردار اہلِ حدیث کی گواہی

مولوی بٹالوی صاحب کے بعد اب مولوی ثناء اللہ امرتسری کی گواہی پیشِ خدمت ہے ملاحظہ ہو لکھتے ہیں۔

کوئی نام کا اہلِ حدیث اس وقت (یعنی زمانہ نبوت میں) نہ تھا کیوں کہ اہلِ حدیث نام تفرقہ مذاہب کے وقت تمیز کے لیے رکھا۔ (ہفت روزہ اہلِ حدیث امرتسر ۳ جنوری ۱۹۰۸ء)

کیوں جی اثری صاحب آپ کے بزرگ فرماتے ہیں کہ اہلِ حدیث بعد کی اصطلاحات ہیں صحابہ اور تابعین اہلِ حدیث نہیں کہلاتے تھے۔ کوئی نام کا اہلِ حدیث اس وقت نہ تھا۔ ظاہر ہے اس حدیث شریف کے مصداق وہی لوگ ہیں جو زمانہ نبوت میں تھے اور قیامت تک رہیں گے۔ لیجئے اثری صاحب کو اثری صاحب کا ہی حوالہ دیا پیش کرتے ہیں اثری صاحب نہ بھی سمجھیں لیکن صاحب عقل لوگ ضرور فیصلہ کریں گے۔

اُمتِ محمدیہ ﷺ میں تفرقہ بازی صرف ایک فرقہ ناجی ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ كَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ

حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّه عَلانِیَةً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَصْنَعُ ذٰلِكَ وَ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ سَبْعِیْنَ مِلَّةً وَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَ سَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ۔ (مستدرک حاکم ج اص ۱۲۹، ترمذی ج اص ۸۹، واللفظ لہ مشکوٰۃ ص ۳۰، اصلی اہلِ سُنت صفحہ ۲۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا البتہ میری اُمت پر ایسا وقت آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا جس طرح جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر بنی اسرائیل میں سے کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بدکاری کی ہوگی تو میری اُمت کے کچھ (بدنصیب) لوگ بھی ایسا کریں گے اور بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ایک کے سوا سب دوزخ میں جائیں گے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ وہ (نجات پانے والی) کون سی جماعت ہے؟ فرمایا جو میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر ہوگی۔

(اصلی اہلِ سُنت صفحہ ۲۳)

آگے اثری صاحب اس حدیث شریف کی وضاحت حضرت امام غزالی سے فرماتے ہیں کہ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ سے مراد کون لوگ ہیں۔

مَا اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ سے مراد کون ہیں

امام محمد بن محمد الغزالی (متوفی ۵۰۵) فرماتے ہیں۔

اَلْفِرْقَةُ النَّاجِیَةُ هُمُ الصَّحَابَةُ فَاِنَّه عَلَیْهِ السَّلَامُ مَا قَالَ النَّاجِیْ مِنْهَا وَاحِدَةٌ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَنْ هُمْ ؟ قَالَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ فَقِیْلَ وَ مَا اَهْلُ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ ؟ قَالَ مَآ اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ۔

ترجمہ: یعنی نجات پانے والا گروہ صحابہ کرام (علیہم الرضوان) ہیں کیوں جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تہتر گروہوں میں سے نجات پانے والا صرف ایک ہی گروہ ہے تو صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں؟ (تو آپ ﷺ نے) فرمایا کہ اہلِ سُنت و الجماعت (و جماعت) ہیں کہا گیا اہلِ سُنت والجماعت (و جماعت) کون ہیں؟ فرمایا جس پر مَیں اور میرے صحابہ کرام (ﷺ) ہیں۔

(اصلی اہلِ سُنت بحوالہ احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۶۱ کتاب ذکر الدنیا)

کیوں جی اثری صاحب آپ کو اپنا ہی دیا ہوا حوالہ بھول گیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نجات پانے والا گروہ اہلِ سُنت ہے اور سچ بھی یہی ہے کہ نجات پانے والا گروہ اہلِ سُنت و جماعت ہے۔ چلو لگے ہاتھوں ایک دو اور حوالے اہلِ سُنت و جماعت کے ناجی ہونے پر ملاحظہ فرمائیں۔

اہلِ سُنت و جماعت ناجی گروہ ہے

امام محمد ابن عبدالکریم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَ سَبْعِیْنَ فِرْقَۃً النَّاجِیَۃُ مِنْھَا وَاحِدَۃٌ وَالْبَاقُوْنَ ھَلْکٰی، قِیْلَ وَ مَنِ النَّاجِیَۃُ؟ قَالَ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ قِیْلَ وَ مَا السُّنَّۃُ وَ الْجَمَاعَۃِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ الْیَوْمَ وَ اَصْحَابِیْ

(اصلی اہلِ سُنت، الملل والنحل جلد ا ص ۱۳)

میری اُمت تہتر گروہوں میں بٹ جائے گی۔ صرف ایک گروہ ناجی ہوگا اور باقی سب ہلاکت والی راہ پر چلیں گے۔ کہا گیا وہ کون ہوگا۔ فرمایا۔ اہلِ سُنت و جماعت۔ کہا گیا اہلِ سُنت و جماعت کیا ہے؟ فرمایا آج جس طریقہ پر مَیں ہوں اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

ہیں۔

بہر حال یہ واضح تر ہو گیا کہ ناجی گروہ اہلِ سُنت و جماعت ہے جو نبی کریم رؤف و رحیم سے لے کر قیامت تک رہیں گے۔ لیکن اثری صاحب حق دیکھنے اور سمجھنے سے قاصر ہیں اور بار بار اپنی تالیفات میں لکھتے ہیں کہ (اہلِ سُنت و جماعت) بریلوی مسلک کے بانی مولانا احمد رضا علیہ الرحمۃ ہیں اس کے جواب کے لیے اثری صاحب کو اپنے سردار جی مولوی ثناء اللہ امرتسری کی تحریر کو پڑھنا چاہیے۔ سردار وہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے ہیں۔ امرتسر میں اسی سال پہلے قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے۔ (شمع توحید صفحہ ۵۲)

کیوں جی اثری جی کوئی بات سمجھ میں آئی؟ آپ بانی مولانا احمد رضا صاحب علیہ الرحمۃ کو قرار دے رہے ہیں مگر آپ کے بہت بڑے مولوی جی کیا ارشاد فرما رہے ہیں۔ یاد رہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری وہی ہیں جنہوں نے مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا فتویٰ ارشاد فرمایا۔ (العیاذ باللہ)

بہر حال اثری صاحب ناجی جماعت کی ایک اور نشانی بتاتے ہیں کہ اس کی مخالفت کرنے والے اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور یہ جماعت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی۔ (ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۱۸) ایک ہے یہ بات اثری صاحب کی اور دوسری طرف اثری صاحب اپنی کتاب اصلی اہلِ سُنت کے صفحہ ۶۰ پر لکھتے ہیں کہ قرآن و حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حق پر قائم رہنے والے تھوڑے ہی ہیں اکثریت ناشکروں، بے ایمانوں اور گمراہوں کی ہے۔ (اصلی اہلِ سُنت صفحہ ۶۰)

کیوں جی اثری صاحب کتابیں جب لکھتے ہو تو سُوٹا لگا کر بیٹھتے ہو۔ ہم اثری صاحب سے گزارش کرتے ہیں اثری صاحب لکھتے ہو تو یاد بھی رکھا کرو کہ ہم ایک جگہ کیا اور دوسری جگہ

کیا لکھ رہے ہیں پر یاد رکھیں کیسے! دروغ گو را حافظہ نہ باشد۔ بہر حال پتہ چلا کہ ناجی گروہ کی نشانی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہیں گے۔

اہلِ سُنت سوادِ اعظم ہیں

شیخ سعد الدین تفتازانی (المتوفی ۷۵۸ سواد اعظم کے متعلق لکھتے ہیں۔

اَلسَّوَادُ الْاَعْظَمُ عَامَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ مِمَّنْ هُوَ اُمَّةٌ، مُطْلَقَةٌ وَ الْمُرَادُ بِالْاُمَّةِ الْمُطْلَقَةِ اَهْلُ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ وَ هُمُ الَّذِیْنَ طَرِیْقَتُهُمْ طَرِیْقَهُ الرَّسُوْلِ وَ اَصْحَابِهٖ دُوْنَ اَهْلِ الْبِدَعِ۔

(التلویح مع التوضیح ص ۳۵۴، اصلی اہلِ سُنت صفحہ ۵۸)

سواد اعظم سے مراد اُمتِ مطلقہ میں سے عام مسلمان جو اہلِ سُنت و جماعت ہیں جن کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ کے مطابق ہو نہ کہ اہلِ بدعت کے طریقہ کے مطابق۔ پتا چلا کہ سواد اعظم اہلِ سُنت و جماعت ہی ہیں جو اپنے مخالفوں پر غالب ہیں اور غالب آ رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک غالب رہیں گے۔

اثری صاحب کی ہوائی فائرنگ اور بددیانتی کا الزام

اثری صاحب اپنی کتاب اصلی اہلِ سُنت صفحہ ۵۹ پر فرقہ ناجیہ کے صفحہ ۱۳۔۱۴ کا حوالہ دے کر لکھتے ہیں۔ قادری صاحب (مناظرِ اسلام علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے فرقہ ناجیہ کے صفحہ ۱۳۔۱۴ پر سواد اعظم سے مراد کے زیرِ عنوان لکھا ہے۔

غوثِ صمدانی سیدی عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ يَقُوْلُ الْمُرَادُ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ هُمْ مَنْ كَانَ اَهْلَ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ

ترجمہ: سواد اعظم سے مراد (Object) اہلِ سُنت و جماعت فرماتے ہیں۔

(المیزان الکبریٰ ج ا ص ۶۳)

واضح ہو کہ اہلِ سنہ والجماعۃ کے آگے وَ لَوْ کَانَ وَاحِدًا فَاعْلَمْ ذٰلِکَ کے الفاظ قادری صاحب ہضم کر گئے ہیں اگر یہ الفاظ بھی نقل کر دیتے تو ان کی عوام کو علم ہو جاتا کہ سوادِ اعظم سے مراد اہلِ سُنت والجماعت ہیں اگرچہ وہ تعداد میں ایک ہی ہو۔

(اصلی اہلِ سُنت صفحہ ۵۹)

اثری صاحب پہلی بات تو یہ ہے کہ مناظرِ اسلام حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ یہ واضح کر رہے ہیں سوادِ اعظم اہلِ سُنت ہیں اور اگلی عبارت کے نقل نہ کرنے سے عبارت میں کوئی فرق نہیں آ رہا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ ولو کان واحد اگرچہ ایک ہی ہو تو پھر بھی اثری صاحب ثابت تو یہی ہوتا ہے اہلِ سُنت ہی ناجی گروہ اور سوادِ اعظم ہے نہ کہ نام نہاد اہلِ حدیث (وہابی)۔

اثری صاحب اتنے دانت پیسنے اچھی بات نہیں اور نہ اتنی ہوائی فائرنگ ہی اچھی ہے۔ ویسے اثری صاحب بے چارے کی عادت ہے ذرا سی بات ہوئی تو مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارت نقل کر دی کہ جھوٹ بولنا اور گونہہ کھانا ایک برابر ہے۔ علامہ محمد ضیاء اللہ قادری نے "مرزا قادیانی کی حقیقت" کے صفحہ ۱۶ پر مرزا غلام احمد غیر مقلد (وہابی) کا یہ حوالہ دیا ہے کہ اس نے لکھا ہے جھوٹ بولنا اور گونہہ کھانا ایک برابر، آپ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ کیا ایک نبی کی یہ شان ہو سکتی ہے وہ ایسی زبان بولے یعنی وہ ہی نہیں تھا اس لیے ایسا بولتا رہا تو اثری صاحب بچارے جھوٹ بولنے کے خود قائل ہیں اور بولتے ہیں۔ اس طرح جھوٹ بولتے ہیں جیسے کوئی ثواب کا کام ہے۔ لیکن اثری صاحب کو یہ ہم یاد اس لیے دلا رہے ہیں کہ ایک اپنے آپ کو محقق اور عالم کہلوانے والے کی یہ شان نہیں کہ وہ بار بار کسی کو بولے کہ گونہہ کھانا اور جھوٹ بولنا ایک برابر ہے۔ آپ اپنے آپ کو ریسرچ سنٹر کا آفیسر سمجھتے ہو کچھ تو شرم کیا کرو ایسی فحاشی بولتے ہوئے۔

آپ نے اصلی اہلِ سُنت صفحہ ۵۳ پر لکھا اور حنفیت اور مرزائیت میں بھی لکھا اور آپ کے عبدالسلام گجر صاحب نے بھی اپنی کتاب میں یہی بات لکھی جو پسِ پشت آپ ہی لکھنے والے ہیں۔ خیر اثری صاحب کے بے شمار جھوٹوں میں سے ایک ہم بھی اصلی اہلِ سُنت صفحہ ۱۸ کے حوالہ سے نقل کر دیتے ہیں۔

امام محمد بن عبداللہ خطیب بریزی پر اثری صاحب کا بہتان اور سفید جھوٹ

صاحب اپنی کتاب اصلی اہلِ سُنت صفحہ ۱۸ پر رقمطراز ہیں کہ

عَنْ مَالِكٍ اَنَّه بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ كُنْ تَضِلُّو مَاالْمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَ سُنَّةُ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت مالک ابن انس مرسل حدیث میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو تھامے رکھو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور اس کے نبی ﷺ کی سُنت۔

(موطا امام مالک ص ۳۶۳، مشکوٰۃ ص ۳۱)

اصلی اہلِ سُنت میں مذکورہ دونوں حوالے دیئے گئے ہیں یاد رہے کہ اثری صاحب نے موطا امام مالک ص ۳۶۳ کا حوالہ دیا اور ساتھ مشکوٰۃ شریف کا حوالہ دیا ہے اور ساتھ صفحہ تک لکھ دیا ہے۔ واہ سبحان اللہ! اثری صاحب صفحہ ۳۱ کا حوالہ دیا ہے آپ اگر پوری مشکوٰۃ شریف میں انہی الفاظ کو جو آپ نے نقل کیے ہیں ہمیں دکھا دیں تو ہم مشکوٰۃ شریف پوری کی پوری انعام میں دیں گے اور ساتھ مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی ہوئی مشکوٰۃ شریف کی کی شرح بھی انعام میں دیں گے تاکہ اثری صاحب کا ذہن شریف کچھ ٹھیک ہو جائے کیوں جی محقق وہابیہ کیا خیال ہے ٹرائی کرو شاید کچھ ہاتھ آ جائے۔ آپ ریال اور ڈالروں کے مشتاق

ہیں ان کے لیے کچھ بھی آپ کرسکتے ہیں تو اگر مشکوٰۃ آپ پسند نہ کریں تو ہم مشکوٰۃ شریف کی رقم آپ کو ارسال کر دیں گے۔ اگر ریال یا ڈالر ہی پسند فرمائیں تو ہم آپ کو اتنی رقم کے ریال یا ڈالر بدلوا دیں گے۔ ویسے آپ کے منہ میں پانی تو آ ہی گیا ہوگا لیکن افسوس یہ سب آپ کو ملنے والا نہیں اس لیے کہ ان حروف کے ساتھ یہ حدیث شریف مشکوٰۃ شریف میں کوئی نہیں۔

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

کیوں جی اثری صاحب اگر آپ کو آپ کے غیر مقلد بھائی کی عبارت یاد کروائی جائے کہ جھوٹ بولنا اور گو نہہ کھانا ایک برابر ہے تو بُرا محسوس تو نہ فرمائیں گے۔ کیوں کہ آپ اپنی باری لال پیلے بڑی جلدی ہو جاتے ہیں اور دوسروں کو یہودی تک کہہ دیتے ہیں۔ لیکن اثری صاحب ہم آپ کو مرزا جی کی عبارت نہیں لوٹائیں گے کیونکہ مَیں مقلد ہوں غیر مقلد ہوتا تو شاید کچھ کہہ دیتا لیکن اثری صاحب اگر مان لیں کہ واقعی یہ مشکوٰۃ میں نہیں ہے مَیں نے جھوٹ لکھ دیا اور توبہ کر لیں تو ہم ان کو گیارہویں شریف کے چاول و حلوہ ضرور کھلائیں گے۔ کیوں کھانا پسند فرمائیں گے اثری صاحب؟ خیر بات دُور نکل آئی، اثری صاحب نے لکھا ہے کہ ناجی گروہ ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گا جو کہ اثری صاحب نے بھی تسلیم کر لیا کہ وہ اہلِ سُنت ہے اور یقیناً اہلِ سُنت ہی ہے الحمد للہ۔

خلیفہ ہارون الرشید کی شہادت کے حق میں یا رضوی کے حق میں

اثری صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت امام محمد بن عباس مصری فرماتے ہیں کہ مَیں نے خلیفہ ہارون الرشید (المتوفی ۱۹۳ھ) سے سُنا کہ وہ فرماتے ہیں:

طَلَبْتُ اَرْبَعَةً فَوَجَدْتُّهَا فِیْ اَرْبَعَةٍ، طَلَبْتُ الْکُفْرَ فَوَجَدْتُّهٗ فِی الْجَهْمِیَّةِ وَ طَلَبْتُ الْکَلَامَ وَ اشْغَبَ فَوَجَدْتُّهٗ فِی الْمُعْتَزِلَةِ وَ طَلَبْتُ الْکِذْبَ

فَوَجَدْتُهُ عِنْدَ الرَّافِضَةِ وَ طَلَبْتُ الْحَقَّ فَوَجَدْتُهُ مَعَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ

ترجمہ: یعنی مَیں نے چار چیزوں کی تلاش کی ان کو چار گروہوں میں پالیا۔ مَیں نے کفر کو تلاش کیا اسے جہمیہ میں پایا اور علمِ کلام و جھگڑے بکھیڑ نے کو معتزلہ میں پایا اور جھوٹ کو رافضیوں میں پایا اور جب مَیں نے حق (قرآن و حدیث) کی تلاش کی تو اسے اہلِ حدیث کے ساتھ پایا۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۲۵ بحوالہ شرف اصحاب الحدیث)

اثری صاحب کو یہ کوئی غرض نہیں کہ بات سیدھی بنے نہ بنے بس یہ کھینچا تانی کر کے اپنے حق میں ثابت کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ اثری صاحب اس میں صاف الفاظ ہیں کہ وَطَلَبْتُ الْحَقَّ فَوَجَدْتُهُ مَعَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ... مَیں نے حق کو تلاش کیا تو اسے محدثین کے ساتھ پایا نہ کہ موجودہ نام نہاد اہلِ حدیث جو اصل میں وہابی نجدی ہیں ان کے ساتھ پایا۔ یہ میری بات نہیں بلکہ خود مصنف شرف اصحاب الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے۔

اصحاب الحدیث سے مراد محدثین کرام ہیں نہ کہ وہابی نام نہاد اہلِ حدیث۔ یہ حوالہ ہمارے حق میں ہے نہ کہ اثری صاحب کے حق میں اس لیے اثری صاحب تو حق کو اگر امام اعظم حضرت ابو حنیفہؒ کے ساتھ کہا جائے پھر بھی نہیں مانتے تو اصحاب الحدیث کے ساتھ حق کس طرح مانیں گے۔ لیکن اثری صاحب بچارے کیا کریں حکیم صادق سیالکوٹی صاحب نے پہلے یہ سب جھوٹ بولا تو اثری صاحب نے بھی بعد میں سبیل الرسول ﷺ کو ہی نقل کرنے میں اپنی عافیت سمجھی بلکہ اگر مَیں کہوں کہ یہ سارا حکیم صاحب کا مواد ہم اہلِ حدیث میں پیش کیا گیا ہے تو بجا ہوگا کیوں کہ حکیم صاحب نے اپنا نام صادق رکھ کر ہی شاید عافیت سمجھی کہ شاید لوگ مجھے سچا سمجھیں گے لیکن افسوس کہ ان کی دال نہیں گلی۔ بہر حال اس میں اصحاب الحدیث سے مراد محدثین عظام ہیں نہ کہ وہابی وغیرہ۔ کیوں کہ خود خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھ دیا کہ شرف اصحاب الحدیث محدثین اور طالب حدیث کے بیان میں ہے۔

امام ولید کرابیسی کی اپنی اولاد کو آخری وصیت اور اثری صاحب کی دلیل

امام احمد بن سنان (المتوفی ۲۵۹ھ) فرماتے ہیں۔

كَانَ الْوَلِيْدُ الْكَرَبِيْسِيُّ خَالِيْ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِبَنِيْهِ تَعْلَمُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ بِالْكَلَامِ مِنِّيْ ؟ قَالُوْا : لَا قَالَ فَتَهِمُوْنِيْ قَالُوْا : لَا قَالَ فَاِنِّيْ اُوْصِيْكُمْ اَتَقْبَلُوْنَ ؟ قَالُوْا : نَعَمْ : قَالَ عَلَيْكُمْ مَا عَلَيْهِ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ الْحَقَّ مَعَهُمْ لَسْتُ اَعْنِيْ الرُّؤُسَآءَ وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ الْمُدَقِّقِيْنَ اَلَمْ تَرَ اَحَدَهُمْ يَجِيْءُ اِلَى الرَّئِيْسِ مِنْهُمْ فَخِطَّئُهٗ وَ يُهَجِّنُهٗ

ترجمہ: میرے ماموں امام ولید کرابیسی (المتوفی ھ) نے اپنے آخری وقت میں اپنی اولاد کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ کیا تم علمِ کلام اور مناظرے اور باتیں بنانے میں مجھ سے زیادہ عالم کسی کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں (پھر) فرمایا تم اپنے اوپر لازم کرلو (مذہب) جس پر اہلِ حدیث (گامزن) ہیں بلاشبہ مَیں نے کہا حق ان کے ساتھ دیکھا ہے ان کے اکابرین کا تو کیا ہی کہنا ہے ان کے چھوٹے افراد بھی حق گوئی کے جذبات سے اس قدر پُر ہیں بڑے بڑوں کی غلطیاں نکال کر صاف صاف کردیتے ہیں۔ ذرا بھی تامل نہیں کرتے۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۲۶ بحوالہ شرف الحدیث صفحہ ۳۱۔۳۲)

ترجمہ بھی اثری صاحب کا کیا ہوا ہے امام ولید کرابیسی کی کی ہوئی وصیت اثری صاحب نقل کرنے کے بعد تو خوش ہوئے ہوں گے کہ شاید وہابیوں کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو سہارا مل گیا ہوگا اور مَیں نے بڑا معرکہ مارا ہے۔ اب تو شاید میری اس بات کا جواب کسی سے نہ ہو پائے گا بقول مرزا غالب۔

تھی خبر گرم اُڑیں گے غالب کے پُرزے
دیکھنے ہم بھی گئے پر تماشہ نہ ہوا

اثری صاحب نے سب سے پہلی چوٹ یہ کھائی کہ اصحاب الحدیث کا ترجمہ اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لیے اہلِ حدیث کر دیا حالانکہ اصحاب الحدیث کا ترجمہ محدث ہے لیکن اثری صاحب ایسا نہ کریں تو مصنف بننے کا شوق پورا نہیں ہوتا۔ دوسرے نمبر پر امام کرابیسی نے ارشاد فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کر جس مذہب پر محدثین ہیں مَیں نے حق کو ان کے ساتھ دیکھا۔

اثری جی پھنس گئے

اثری صاحب یہ ارشاد فرمائیں امام ولید کرابیسی رحمۃ اللہ علیہ نے جو فرمایا ہے کہ اپنے اوپر لازم کر لو وہ مذہب جس پر اہلِ حدیث ہیں (بقول آپ کے) تو یہ امام ولید کرابیسی رحمۃ اللہ علیہ نے ٹھیک فرمایا ہے یا غلط؟ کیوں کہ آپ کے مذہب کے مطابق تو یہ کہنا جائز نہیں اس لیے کہ آپ تو کہتے ہیں قرآن وحدیث پر ڈائریکٹ عمل کیا جائے نہ کہ اس لیے قرآن وحدیث پر عمل کیا جائے کہ وہ اہلِ حدیث (وہابیوں) کا مذہب ہے۔ امام ولید کرابیسی رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہی کہا ہے کہ اپنے اوپر لازم وہ کرو جس پر اہلِ حدیث (محدثین) ہیں۔ اگر آپ کہیں یہ ٹھیک ہے اس میں کوئی بُرائی نہیں ہے تو پھر ہم کو ایک بات کا جواب ضرور دیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی آخری وصیت

آپ نے بھی اپنی جاہلانہ کتابوں میں اور آپ کے بڑے بڑے مصنفین اور عام طور پر واعظین اور جاہل واعظ حبیب الرحمن یزدانی صاحب خصوصاً یہ وصیت شریف پر اعتراض کرتے تھے اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان قرآن وسُنت کے صحیح ترجمان علیہ الرحمۃ الرحمن نے آخری وصیت جو فرمائی ہے اس میں فرمایا کہ:

تم سب محبت واتفاق سے رہو..... میرا دین ومذہب جو میری کتابوں سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

اثری صاحب انہوں نے وصیت کی کہ محدثین کا مذہب لازم پکڑو اس پر آپ اعتراض کرتے کہ یہ شرک ہے ایسے نہیں کہنا چاہیے بلکہ کہنا چاہیے کہ قرآن وحدیث پر قائم رہو نہ کہ محدثین کے مذہب پر اگر امام ولید کی وصیت کو اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں اور اس کو ٹھیک قرار دیتے ہیں تو پھر اثری صاحب اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی وصیت مبارکہ آپ کو کیوں بُری لگتی ہے۔

ایک ضروری وضاحت

اگر میرا دین ومذہب آپ کو کھٹکتا ہے تو اثری صاحب اہلِ حدیث کا مذہب کہنا کیسا؟

دوسری بات جو اثری صاحب اپنے بڑے بڑوں سے نقل مار کر یہ عبارت عام طور پر نقل کرتے ہیں جیسا کہ اصلی اہلِ سُنت صفحہ ۱۲۸ پر بھی نقل کی ہے۔ میرا دین ومذہب انہوں نے جو فرمایا ہے یہ نہیں کہنا چاہیے اثری صاحب قبر میں جب سوال ہوگا کہ تمہارا رب کون ہے تمہارا دین کون سا ہے۔ تو کہہ دینا میرا دین کوئی نہیں اور میرا رب کوئی نہیں (معاذ اللہ) کہ میرا دین کہنے پر ساری زندگی آپ اعتراض کرتے رہے۔

وصیت کا آخری حصہ اور رضوی کا جواب

امام کرابیسی رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت کا آخری حصہ بھی قابلِ غور ہے جو اثری صاحب نے نقل کیا۔ کہ ان کے اکابرین کا تو کیا ہی کہنا ہے ان کے چھوٹے افراد بھی حق گوئی کے جذبات سے اس قدر پُر ہیں کہ بڑے بڑوں کی غلطیاں نکال کر صاف صاف کر دیتے ہیں۔ ذرا بھی تامل نہیں کرتے۔ (ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۲۶)

اثری صاحب اگر واقعی یہی معاملہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے بھی بڑے بڑوں کی غلطیاں نکال دیتے ہیں تو آپ اپنی جماعت کے چھوٹے نہیں بلکہ محقق کہلاتے ہیں آپ جب وہابیت

اور مرزائیت کا جواب لکھنے بیٹھے تھے آپ نے صرف ٹائٹل صفحہ پر جواب کا عنوان قائم کر کے شہیدوں میں اپنا نام لکھوانے کی سعی جو فرمائی ہے یہ کیوں جو شیخ الدلائل علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ جو تمہارے بڑوں کی غلطیاں ظاہر کی ہیں ان کو آپ نے کیوں تسلیم نہیں کیا کہ واقعی ان سے غلطی ہوگئی تھی۔ چھوٹے تو بڑے بڑوں کی غلطیاں نکال کر صاف صاف کر دیں لیکن محقق وہابیہ کو یہ توفیق نہیں ہوئی۔ حنفیت اور مرزائیت کا ہم تفصیلی جواب تو عنقریب لکھ رہے ہیں (انشاء اللہ تعالیٰ) جو اثری صاحب نے گل کھلائے ان کا تفصیلی جواب ہوگا اور قارئین خود دیکھ لیں گے کیا ہے وہابیت اور مرزائیت کا جواب ہے کہ نام لکھ کر ہی کام چلانے کو غنیمت سمجھا گیا ہے۔

اثری صاحب اگر جرأت کریں تو......

اثری صاحب اگر جرأت کریں اور اپنے بڑے بڑوں کی عبارات پر کفر کا فتویٰ لگائیں خصوصاً ثناء اللہ امرتسری صاجب کا فتویٰ پیشِ خدمت ہے اثری صاحب کے بازوؤں میں اگر کچھ ہمت باقی ہے تو ثناء اللہ امرتسری صاحب کے اس فتویٰ پر کفر کا فتویٰ لگائیں کیوں کہ بقول اثری صاحب کے وہابیوں کے اکابرین کا تو کیا ہی کہنا ان کے چھوٹے بڑے بڑوں کی غلطیاں نکال کر صاف صاف کر دیتے ہیں تو اثری صاحب بہت بڑے وہابیوں کے محقق ہیں اگر نکال دیں ثناء اللہ امرتسری صاحب کی غلطی تو ہم اثری صاحب کی اس بات پر غور کریں گے وہابی اس سے مراد ہیں کہ نہیں۔

ثناء اللہ صاحب کا فتویٰ

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اپنے اخبار اہلِ حدیث امرتسر صفحہ ۱۱، ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء میں لکھتے ہیں:

مرزائی کوامام بنانا از روئے حدیث شریف جائز نہیں ہے۔ اِجْعَلُوْ آئِمَتَکُمْ خیارُکم اپنے میں سے اچھے لوگوں کوامام بنایا کرو۔ بنانے کا گناہ الگ رہا نماز ادا ہو جائے گی۔ حدیث میں ہے صَلُّوا خَلْفَ کُلِّ مَرٍ و فَاجِرٍ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو یعنی اگر وہ جماعت کرارہا ہو تو مل جاؤ۔ وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ۔

(اخبار اہلِ حدیث امرتسر صفحہ ۱۱، ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء)

شیعہ اور مرزائی کے پیچھے نماز

پہلا فتویٰ تو آپ نے ملاحظہ کرلیا اب دوسرا فتویٰ ملاحظہ کریں۔ وہابیوں کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے ہفت روزہ اہلِ حدیث امرتسر ص ۲۶ اپریل ۱۹۱۵ء میں لکھتے ہیں۔ میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتداء جائز ہے۔ چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی۔

(اخبار اہلِ حدیث امرتسر ص ۲، ۲۶ اپریل ۱۹۱۵ء)

کیوں جی اثری صاحب آپ ان کے بارے میں فتویٰ دینا پسند کریں گے کیا ایسے شخص کو فاتح مرزائیت کہنا ٹھیک ہے۔ آپ تو کہتے ہیں وہابیوں کے اکابرین کا کیا کہنا ان کے چھوٹے افراد بھی حق گوئی کے جذبات سے اس قدر پُر ہیں کہ بڑے بڑوں کی غلطیاں نکال کر صاف صاف کر دیتے ہیں ذرا بھی تامل نہیں کرتے تو آپ تو وہابیوں کے چھوٹے افراد میں سے نہیں اور خیر سے مناظر اہلِ حدیث، محقق اہلِ حدیث، خطیب اعظم اور نہ جانے کون کون سے القاب سے وہابیوں میں مشہور ہیں۔ آپ فرمائیں کہ ثناء اللہ امرتسری صاحب نے کام ٹھیک کیا ہے یا غلط اور کیا کوئی مسلمان ایسا فتویٰ دے سکتا ہے۔

عرض رضوی

قارئین کرام سے اتنی عرض ضرور ہے کہ آپ ضرور اس بات پر غور کریں کہ کیا ایسا آدمی

فاتح مرزائیت ہوسکتا ہے اور حقیقت میں ایسا آدمی حق پرست ہوسکتا ہے جو مرزائیوں کو مسلمان تصور کرے کوئی تو وہابی براہینِ احمدیہ پر تقریظ لکھ رہا ہے اور کوئی مرزا قادیانی کا نکاح پڑھا رہا ہے اور رہتی سہتی کسر امرتسری صاحب نے نکال دی کہ ان کے پیچھے نماز جائز ہے۔

اثری صاحب کی طائفہ منصورہ والی روایت کے بارے میں غلط فہمی

اثری صاحب طائفہ منصورہ والی روایت کے بارے میں زبردست غلط فہمی اور جہالت کا شکار ہیں کہ اس سے مراد نام نہاد اہلِ حدیث (وہابی) مراد ہیں حالانکہ جو اثری صاحب نے محدثین کرام کے اقوال نقل کیے ہیں کہ اس سے مراد اصحاب الحدیث ہیں اور خود یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد وہابی ہیں۔ یہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم ان بزرگوں میں سے ایک دو فرمان کا معنی بیان کریں اثری صاحب کے اُستادِ محترم مولوی سرفراز صاحب گکھڑوی کی عبارت پیش کرتے ہیں جو خالی از دلچسپی نہ ہوگی۔ مولوی صاحب اپنی کتاب طائفہ منصورہ کے صفحہ ۲۸ پر لکھتے ہیں کہ:

طائفہ منصورہ اہلِ علم ہوگا

آپ نے طائفہ منصورہ کی دو روشن علامتیں اور واضح خوبیاں جو خود حدیث کے الفاظ میں موجود تھیں سُن لیں کہ ایک خوبی اس میں تفقہ فی الدین کی اور دوسری قتال علی الحق کی ہوگی اور یہ بھی آپ معلوم کر چکے ہیں کہ ان خوبیوں کا اہل اور مصداق کون ہے؟ اب آپ اس کی تشریح اور مصداق محدثین عظام اور فقہا کرام رحمھم اللہ تعالیٰ کی زبانی سُن لیں۔

امیر المومنین فی الحدیث حضرت محمد بن اسمٰعیل البخاری المتوفی (۲۵۶ھ) اس طائفہ منصورہ کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ:

وھم اھل العلم (بخاری ج ۲ ص ۱۰۸۷) وہ طائفہ منصورہ اہلِ علم حضرات ہیں۔

اُمتِ مرحومہ میں ہزاروں اور لاکھوں ہی نہیں بلکہ کروڑوں افراد و اشخاص ایسے پیدا ہوئے ہیں جو علومِ دینیہ کے ماہر اور قرآن و حدیث کے دقیق اور عمیق نکات کے رمز شناس ہوئے ہیں اور بحمد اللہ تعالیٰ آج بھی ایسی مبارک ہستیاں مختلف اسلامی ممالک میں موجود ہیں اور اہلِ علم کا یہ وسیع اور کشادہ دروازہ کسی ایک مسلک اور مشرب پر پابند نہیں ہے لیکن بہت سے محدثین عظام کے نزدیک اہلِ علم کا اوّلین مصداق حضرت امام ابو حنیفہؒ ہیں جس کی تائید حدیث کے الفاظ تفقہ فی الدین ہی کرتے ہیں۔ (طائفہ منصورہ صفحہ ۲۸)

اثری صاحب کا امام بخاری سے استدلال

اثری صاحب پہلے حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ کا تعارف کراتے ہیں اور لکھتے ہیں:
امام بخاری کی شہادت کے عنوان سے امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری کی پیدائش ۱۳ شوال ۱۹۴ھ بروز جمعۃ المبارک اور وفات شوال کی پہلی شب ۲۵۶ھ ہوئی۔

اس کے بعد اثری صاحب دو واقعات بیان کرتے ہیں جو حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ کے فضائل میں ہیں پہلے واقعات پڑھیں اور پھر اس کے بعد بتائیں کہ یہ واقعات وہابیوں کے حق میں ثابت ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

میری کتاب

اثری صاحب حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ صفحہ ۱۵۱ اور اکمال صفحہ ۶۳۱ تہذیب الاسماء اور واللغات جلد ۲ صفحہ ۲۳۴ مقدمہ فتح الباری الجزء الثانی صفحہ ۲۶۴ کے حوالوں سے لکھتے ہیں (طوالت کے خوف سے عربی عبارت کو حذف کیا جاتا ہے)

حضرت امام ابو سہل محمد بن ابو زید فرماتے ہیں کہ میں نے ابو زید مروزی سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ میں رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان سویا ہوا تھا پس میں نے خواب میں

نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوزید تم کب تک امام شافعی کی کتاب پڑھاتے رہو گے؟ اور میری کتاب نہ پڑھاؤ گے؟

مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کی کتاب کون سی ہے؟ فرمایا محمد بن اسماعیل کی جامع یعنی صحیح البخاری میری کتاب ہے۔ (ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۳۳)

تبصرہ رضوی بر عبدالغفور اثری

جی واقعہ آپ نے دیکھا اب اس پر ہمارا کچھ تبصرہ بھی پڑھئے۔ حضرت ابوزید رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان آرام کر رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ کے خواب میں تو آپ نے ان سے فرمایا۔ سب سے پہلی بات یہ ہے وہابیوں کا نظریہ یہ ہے نبی کریم ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ حضرت ابوزید رکن یمانی میں تشریف فرما ہیں۔ اگر آپ جانتے ہیں کہ رکن یمانی اور مقامِ ابراہیم کے درمیان تشریف رکھتے ہیں تو عقیدہ تو غلط ہو جائے گا کیوں کہ اثری صاحب تو یہ باطل عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبیوں کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں کیوں اثری صاحب کچھ لب کشائی فرمائیں چُپ کیوں ہیں۔ بولیں ضرور بولیں لیکن ہوش و حواس سے بولنا۔

اثری صاحب کا دوسرا واقعہ اور پکڑ رضوی

اثری صاحب اکمال صفحہ ۶۳۱ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ:

حضرت امام عبدالواحد بن آدم فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت محمد ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ کے ساتھ ایک جماعت ہے۔ آپ ﷺ ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ مَین نے سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا۔ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) آپ یہاں کیسے قیام فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار ہے

چند روز گزرنے کے بعد ہم نے امام بخاری کی وفات کی خبر سُن لی۔ آپ ﷺ نے ٹھیک اسی وقت پائی جس وقت مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۳۴)

اس کے بعد اثری صاحب لکھتے ہیں کہ الغرض آپ کے بے شمار مناقب وفضائل اسماء الرجال کی کتابوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

اثری صاحب یہ جو فضائل آپ نے نقل کیے ہیں اگر ان کو صحیح طریقے سے دیکھا جائے اور ایمانداری سے ان کو پڑھا جائے تو وہابیت کی تو کوئی تبلیغ و شاعت نہیں ہوتی اس لیے کہ واقعات تو سراسر اہلِ سُنت و جماعت کے حق میں ہیں۔

سُنیے سب سے پہلے تو امام عبدالواحد بن آدم فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت محمد ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپکے ساتھ ایک جماعت ہے آپ ﷺ ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اثری صاحب کیا آپ کا عقیدہ ہے نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ باہر تشریف لا سکتے ہیں۔ یہ بات تو ان کے حق میں جائے گی جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ اپنی قبر شریف سے باہر تشریف لا سکتے ہیں۔ محترم اثری صاحب آپ تو یہ بُرا عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی قبر شریف میں تشریف فرما ہیں اور باہر تشریف لانے کا کوئی پروگرام نہیں ہے (ندائے یا محمد ﷺ کی تحقیق صفحہ ۱۲۹) (معاذ اللہ تعالیٰ) اگر اثری صاحب معاذ اللہ تعالیٰ آپ کا باہر تشریف لانے کا کوئی پروگرام نہیں ہے تو جو آپ ﷺ باہر تشریف لائے، تو ان میں سے کون سی بات غلط ہے۔ ندائے یا محمد ﷺ کی تحقیق کتاب کی یا ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ اس کی۔ کہیں اثری صاحب اس بات کا جواب دیئے بغیر ہی دُنیا سے کوچ نہ کر جائیں۔

چلو لگے ہاتھوں اثری صاحب سے ایک اور سوال وہ یہ کہ آپ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں لیکن آپ کو کس نے بتا دیا کہ آپ کا باہر تشریف لانے

کا کوئی پروگرام نہیں معاذ اللہ تعالیٰ۔ اس لیے قرآن پاک اور حدیث شریف میں تو یہ کوئی نہیں حضور ﷺ اپنی قبر میں تشریف فرما ہیں اور باہر تشریف لانے کا کوئی پروگرام نہیں۔ اگر ہے تو اثری صاحب بتائیں اور اگر نہیں تو جن سے نقلیں مار کر یا جن کی مدد سے پہلی کتابیں لکھی ہیں تو اُن سے ہی مدد مانگ کر اپنے عقیدے کے خلاف عمل کرتے ہوئے کچھ ورق سیاہ کر دیں کیوں اثری صاحب کیا خیال ہے آپ کا؟

علمِ مصطفیٰ ﷺ

حضرت امام محمد بن آدم رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ آپ (ﷺ) یہاں کیوں تشریف فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا انتظار ہے چند روز گزرنے کے بعد ہم نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر سُن لی۔ معلوم ہوا کہ آپ نے ٹھیک اسی قوت وفات پائی جس وقت میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ (ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۳۴)

اثری صاحب یہ ارشاد فرمائیں آپ ﷺ کو حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا علم تھا کہ نہیں؟ اور یقیناً تھا جبھی تو بمع رُفقاء آپ ﷺ انتظار فرما رہے ہیں بلکہ حضرت عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارادہ کو بھی جانتے ہیں کہ اب آپ کہاں تشریف لے گئے ہیں اور کس کی رُوح لینے گئے ہوئے ہیں۔

اثری صاحب اس سے تو اہلِ سُنت و جماعت کا عقیدہ واضح ہوتا ہے آپ کی محنت تو رائیگاں گئی اور اہلِ سُنت کے کام آگئی لیکن اثری صاحب بچارے مَیں نہ مانوں کا وظیفہ کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔

آنکھیں اگر بند ہوں تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

فرمان امام بخاری علیہ الرحمۃ الباری

اثری صاحب ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۳۴ پر حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ کا طائفہ منصورہ کی روایت کے بارے میں یوں فیصلہ نقل کرتے ہیں۔

شرف اصحاب الحدیث صفحہ ۱۵ میں طائفہ منصورہ والی روایت کے ساتھ آپ کا فیصلہ بایں الفاظ مرقوم ہے۔

فَقَالَ الْبخارِیُّ یعنی اَصْحَاب الْحَدِیْث

یعنی امام بخاری نے فرمایا طائفہ منصورہ سے اہلِ حدیث کا طبقہ ہے۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۳۴)

ہم پہلے عرض کر چکے ہیں اصحاب الحدیث سے مراد محدثین اور اہلِ علم کا طبقہ ہے۔ بحمدہٗ تعالیٰ وہ ہم دلائل سے ثابت کر چکے ہیں لیکن ہم اصحاب الحدیث کی وضاحت جو حضرت امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں کی ہے اسی کو پیش کرتے ہیں۔ حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ اپنی صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۸۵ میں لکھتے ہیں۔ طائفہ منصورہ کی تشریح کرتے ہوئے۔ وہم اہل العلم۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۸۵)

ترجمہ: وہ طائفہ منصورہ اہلِ علم ہیں۔

پتا چلا کہ وہ اہلِ علم ہی کو کہتے ہیں لیکن مجھے وہابیوں کے اس قانون کی سمجھ نہیں آئی کہ جہاں کہیں بھی اصحاب الحدیث اہلِ اثر وغیرہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں اس سے اہلِ حدیث مراد لیتے ہیں۔ اصحاب الحدیث اور اہلِ اثر اور محدثین کے الفاظ انہیں پسند نہیں آئے حالانکہ ان سب کا معنیٰ تو ایک ہی ہے۔ ہم نہیں کہتے بلکہ اثری صاحب کے امام العصر مولانا ابراہیم میر صاحب اپنی کتاب تاریخ اہلِ حدیث صفحہ ۱۲۸ پر لکھتے ہیں۔

بعض جگہ تو ان کا ذکر لفظ اہلِ حدیث سے ہوا ہے اور بعض جگہ اصحاب حدیث سے بعض جگہ اہلِ اثر کے نام سے اور بعض جگہ محدثین کے نام سے، مرجع ہر لقب کا یہی ہے۔

(طائفہ منصورہ صفحہ بحوالہ تاریخ اہلِ حدیث صفحہ ۱۲۸)

امام احمد بن سنان کی شہادت اور اثری صاحب کی دلیل

لکھتے ہیں کہ حضرت امام ابو حاتم بیان کرتے ہیں:

کہ مَیں نے حضرت امام احمد بن سنان سے سُنا آپ نے طائفہ منصورہ والی روایت ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

فَقَالَ هُمْ اَهْلُ الْعِلْمِ وَ اَصْحَابُ الْاٰثَارِ۔

ترجمہ: یعنی اس (طائفہ منصورہ) سے مراد اہلِ علم اور اہلِ حدیث ہیں۔

عرضِ رضوی

اثری صاحب یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ امام احمد بن سنان نے طائفہ منصورہ والی روایت کے بارے میں کہا کہ وہ اہلِ علم اور اہلِ حدیث ہیں۔

اگر یہاں پر عطفِ مغائرت کے لیے واؤ کو مانا جائے تو معنی یہ ہوگا۔ طائفہ منصورہ سے مراد دو طبقے ہیں اہلِ علم کا اور اہلِ حدیث کا اور اگر یہی مانا جائے تو پھر ثابت ہوگا کہ اہلِ حدیث جاہلوں کی جماعت ہے ان میں صاحب علم ایک بھی نہیں۔ اگر واؤ عطف تفسیری مانا جائے تو پتا چلے گا کہ وہ اہلِ علم یعنی اہلِ حدیث (محدثین) ہیں اور حدیث کی طلب کرنے والے طالب علم شامل و مراد ہیں تو اب اثری صاحب سے ہم سوال کرتے ہیں بصورت اوّل جاہل ہونا ثابت ہوتا ہے اور بصورت ثانی اہلِ حدیث سے مراد علماء و محدثین ہیں۔ اثری صاحب کے ہاتھ تو کچھ نہ آیا اثری صاحب ارشاد فرمائیں کہ اس سے مراد کیا ہے اور کون سی صورت مراد ہے؟

لیکن اثری صاحب علماء سے بھی مدد مانگ لینا اس لیے کہ یہ شرک لوگوں کے لیے ہے یہ آپ کی گھر کی بات ہے۔ یہاں پر کوئی فتویٰ نہیں۔

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب
شرم مگر تم کو نہیں آتی

اب آگے امام احمد بن حنبل ؒ کے اُستاد امام عبدالرزاق ؒ کی شہادت کے عنوانسے جو اثری صاحب نے اپنے فن کا مظاہرہ فرمایا ہے وہ سب ہم عرض کرتے ہیں اور اس کے بعد فیصلہ قارئین سے کرواتے ہیں۔

امام عبدالرزاق کی شہادت

اثری صاحب لکھتے ہیں کہ آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ بہت مشہور بزرگ ہیں۔ آپ ۱۲۶ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے اساتذہ میں امام ابن جریج اور امام معمر کے نام ملتے ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق اور امام رماوی وغیرہم کے نام پائے گئے ہیں۔ آپ بہت سی کُتب کے مصنف بھی ہیں۔ (اکمال ص ۶۱۴)

حضرت امام محمد بن مسلم فرماتے ہیں کہ مَیں نے امام احمد بن حنبل سے سُنا کہ ان کے سامنے ان کے اُستاد امام عبدالرزاق بن ہمام نے قرآن مجید سورۃ التوبہ کی آیت ۱۲۲ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُو قَوْمَهُمْ اِذَا رَاجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ پڑھی اور اس کی تفسیر میں ارشاد فرمایا قَالَ هَمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ یعنی وہ لوگ اہلِ حدیث ہیں۔ (شرف اصحاب الحدیث ص ۳۳)

ہم نے اثری صاحب کی مکمل عبارت نقل کر دی لیکن ہم ترجمہ بھی کرتے ہیں لیکن اثری صاحب نے ترجمہ کرنے سے گریز کیا ہے شاید اس لیے کہ اگر ترجمہ کر دیا تو عوام اس کو سمجھ جائیں گے کہ اثری صاحب نے یہاں آکر اپنے فن کا مظاہرہ فرما گئے ہیں۔

لیجئے ترجمہ پر غور فرمائیں۔ ترجمہ: تو کیوں نہ ہو کہ ہر گروہ سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس اُمید پر کہ وہ بچیں۔

یہ آیت کا کچھ حصہ ہے یعنی کچھ حصہ چھوڑ اگیا ہے وہ یہ ہے وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنفِرُوْا كَافَّةً. ترجمہ: اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ وہ سب نکلیں۔

یعنی مسلمانوں ایمان والوں کو یہ حکم ہو رہا ہے کہ ان میں سے سارے تو علمِ دین حاصل کرنے کے لیے نہیں نکل سکتے ان میں سے ایک جماعت نکلے اور علمِ دین حاصل کرے اور آکر اپنی قوم کو ڈرائیں یعنی ان کو علمِ دین سکھائیں تو جو جماعت نکلے علمِ دین حاصل کرنے لیے اور آکر اپنی قوم کو ڈرائے تو وہ اصحاب الحدیث ہیں بقول اثری صاحب کہ اہلِ حدیث ہیں۔ حکم تو مومنین کو ہو رہا ہے کہ ایک جماعت نکلے جو نکلے اس قوم کو تو امام عبدالرزاق فرمائیں کہ وہ اہلِ حدیث ہیں تو جو باقی سارے ہیں کیا وہ اہلِ حدیث نہیں۔ علمِ دین حاصل کرنے جائیں اور واپس آکر اپنی قوم کو سکھائیں وہ تو اہلِ حدیث ہیں لیکن جو پیچھے رہ گئے وہ کیوں اہلِ حدیث نہیں۔ پتا چلا کہ اصحاب الحدیث جس کا ترجمہ اثری صاحب نے اہلِ حدیث کیا ہے وہ علماء و محدثین ہیں جو پہلے علم حاصل کریں اور آکر قوم کو علمِ دین سکھائیں وہ اہلِ حدیث ہیں۔ ورنہ اثری صاحب کا ہر ایرا غیرہ جس کو حدیث کا معنی بھی نہ آئے وہ بھی اہلِ حدیث ہے تو امام عبدالرزاق فرمائیں کہ جو علم پڑھیں اور دوسروں کو سکھائیں وہ اہلِ حدیث ہیں باقیوں کو نہیں کہا تو وہ کیا اثری صاحب کو بات سود مند ہے نہیں اور ہرگز نہیں۔

قارئین فیصلہ کریں!

رضوی تو یہی فیصلہ کرے گا جو امام عبدالرزاق نے کر دیا اور قارئین سے بھی اسی فیصلہ کی اُمید کی جاتی ہے جو حضرت امام صاحب نے کر دیا۔ اور قارئین سے مَیں دردمندانہ گزارش کروں گا کہ خدارا خود غور کریں نہ آپ نے میری قبر میں جانا ہے اور نہ اثری صاحب کی قبر

میں، خودان کی درج کردہ عبارت دیکھیں اوراس کے بعد ہماری عبارت کو پڑھیں اور فیصلہ کر دیں اللہ تعالیٰ سب کو سمجھنے کی توفیق دے۔

کیا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اہلِ حدیث تھے؟

اثری صاحب نے عنوان قائم کیا ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اہلِ حدیث تھے؟ سب سے پہلے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا تعارف اوران کو سب سے پہلے اہلِ حدیث ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ پہلے توان کا تعارف پیش کیا ہے اس کے بعد خواب کا واقعہ بیان کیا ہے۔ وہ تعارف بھی پیشِ خدمت ہے کیونکہ وہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ لکھتے ہیں:

ظہورِ اسلام سے پہلے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبد شمس بن صخر تھا جب حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبدالرحمن رکھا۔ آپ یمن کے قبیلہ دوس سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی والدہ کا نام امیمہ رضی اللہ عنہا تھا.....ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دن میں آستین کے اندر بلی لیے ہوئے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک نظر پڑ گئی تو دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یہ بلی ہے۔ فرمایا یا ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ یعنی اے چھوٹی بلی والے، ابو ہریرہ کے معنی چھوٹی بلی والا۔ ھـ رَ یْـ رَ ۃُ ھِـ رَّ ۃُ کی تصغیر ہے ھِـرَّ ۃُ (بلی) ھُرَیْرَۃُ (چھوٹی بلی)۔

آپ کا رنگ گندمی، سینہ چوڑا، دانت کشادہ، داڑھی گھنی اور لمبی تھی۔ مونچھیں منڈواتے تھے۔ آپ نے ۷ھ میں تقریباً تیس سال کی عمر میں یمن کو چھوڑا اور مدینہ منورہ پہنچے۔ وہاں سے خیبر میں جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر اسلام قبول کیا اور مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رہائش پذیر ہو گئے۔ اس بات پر محدثین کا اجماع ہے کہ صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) میں سب سے زیادہ احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حافظ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کی کل روایات پانچ ہزار تین سو چوہتر ہیں۔ آپ کے بے شمار فضائل ومناقب کتب رجال کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

آپ کی وفات مدینہ منورہ سے کچھ فاصلہ پر مقامِ عقیق میں ۵۷ ھ یا ۵۸ ھ میں ہوئی۔آپ کا جنازہ مدینہ منورہ لایا گیا۔ولید بن ابوسفیان نے نماز جنازہ پڑھائی۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۴۰)

سب سے پہلے ہم اثری صاحب کے دو بزرگوں کی گواہیاں نقل کرتے ہیں جو ہم پہلے بھی ذکر کر چکے کہ صحابہ کرام وتابعین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) پر لفظ اہلِ حدیث نہیں بولا جاتا تھا یہ بعد کی اصطلاحات ہیں۔

مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب

یہ لکھتے ہیں کہ یہ بات کسی اہلِ علم سے مخفی نہیں کہ اہلِ حدیث وغیرہ صحابہ وتابعین کے مابعد زمانہ متاخر کی اصطلاحات ہیں اور متاخرین پر ان کا اطلاق پایا جاتا ہے صحابہ وتابعین کو اہلِ حدیث نہیں کہا جاتا ہے۔(نصیحت نامہ، اشاعۃ السُنۃ جلد ۱۳ صفحہ ۳)

مولوی ثناء اللہ صاحب کا فرمان

کوئی نام کا اہلِ حدیث اس وقت (زمانہ نبوت میں) نہ تھا کیونکہ اہلِ حدیث نام تفرقہ مذاہب کے وقت تمیز کے لیے رکھا گیا۔(ہفت روزہ اہلِ حدیث امرتسر: ۲ جنوری ۱۹۰۸ء)

کیوں جی اثری صاحب کچھ تسلی ہوئی آپ کی یا نہیں اثری صاحب ایک سوال کا جواب ارشاد فرمائیں کہ آپ سچے ہیں یا آپ کے یہ دونوں علماء؟ آپ کہتے ہیں صحابہ کرام ﷺ اہلِ حدیث تھے اور آپ کے بزرگ فرمائیں یہ بعد کی اصطلاحات ہیں۔آپ سچے یا آپ کے بزرگ۔اثری صاحب دوسرے ملکوں کی ایڈ سمجھ کر ہضم نہ کر جانا، جواب ضرور ارشاد فرمانا۔

بہر حال سب سے پہلے اثری صاحب نے حضرت ابو ہریرہ ﷺ کا تعارف پیش کیا ہے۔نام وغیرہ لکھنے کے بعد لکھتے ہیں آپ یمن کے قبیلہ دوس سے تعلق رکھتے تھے (صفحہ ۳۹) لیکن

اثری صاحب آپ کے بڑے بڑے وہابی یہی کہتے رہتے ہیں آپ فارسی تھے جیسا کہ سانگلہ میں شیخ القرآن مناظرِ اسلام حضرت علامہ مولانا محمد سعید اسعد صاحب مدظلہ کا مناظرہ وہابی مولوی صاحب سے ہوا اور انہوں نے بھی دورانِ مناظرہ یہی کہا کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ فارسی ہیں اور اس کے بعد مناظرِ اسلام حضرت علامہ مولانا محمد عباس صاحب رضوی مدظلہ کا مناظرہ عبدالرشید صاحب جھلن کے ساتھ ہوا۔ اس میں بھی جھلن صاحب یہی فرماتے رہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ فارسی تھے لیکن آپ فرماتے ہیں کہ دوسی تھے حالانکہ حقیقت بھی یہی ہے اور فارسی نہ تھے بلکہ قبیلہ دوس سے تعلق رکھتے تھے اور آپ نے بھی دوسی لکھا لیکن آپ کے بڑے گپ کیوں مارتے ہیں اور اس معاملہ میں آپ سچے یا آپ کے بڑے۔

لیجئے اب اثری صاحب کی دلیل سُنئے کہ کیا صحابہ کرام ؓ اہلِ حدیث تھے۔

حضرت امام ابوبکر کا خواب

اثری صاحب تذکرۃ الحفاظ ج ۱ صفحہ ۲۹، کتاب الاصابہ جلد ۴ صفحہ ۲۰۴، تاریخ بغداد ج ۹ صفحہ ۴۶۷ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوبکر بن ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مَیں سجستان میں حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایات تصنیف کر رہا تھا۔ مَیں نے خواب میں حضرت ابو ہریرہ ؓ کو دیکھا کہ ان کا رنگ گندمی داڑھی گھنی ہے اور وہ کپڑے موٹے پہنے ہوئے ہیں۔ مَیں نے کہا اے ابو ہریرہ ؓ بلاشبہ مَیں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔

فَقَالَ اَنَا اَوَّلُ صَاحِبِ حَدِیْثٍ کَانَ فِی الدُّنیَا

تو انہوں نے فرمایا کہ دُنیا میں پہلا صاحبِ حدیث (اہلِ حدیث) میں تھا۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۴۰)

اثری صاحب امام ابوبکر کا خواب کا واقعہ نقل کرتے ہیں وہ حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایات تصنیف کر رہے تھے۔ تو حضرت ابو ہریرہ ؓ کو خواب میں دیکھا۔

اثری صاحب سے سوال

کہ ان کا رنگ گندمی داڑھی گھنی ہے کپڑے موٹے پہنے ہوئے ہیں تو امام ابو بکر نے کہا۔ اے ابو ہریرہ ﷺ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں ۔ اثری صاحب یہ ارشاد فرمائیں کہ آپ کا عقیدہ تو یہ ہے اللہ کے نبی ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ۔ لیکن حضرت ابو ہریرہ ﷺ کو کیسے علم ہو گیا کہ بجستان میں امام ابو بکر میری روایات لکھ رہے ہیں اور میں ان کو مل کر آتا ہوں ۔ اثری صاحب یہ مسلک حق اہلِ سُنت و جماعت کو واضح کر رہا ہے نہ کہ آپ کے فاسد اور بے بنیاد عقیدے کو آپ یہ بتائیں کہ یہ آپ کا عقیدہ ہے کہ نیک پاک بندوں کو علم ہو جاتا ہے لیکن فیصلہ کرنے سے پہلے یہ بات ضرور ملحوظ رکھنا کہ آپ اپنی کتاب ندائے یا محمد (ﷺ) کی تحقیق میں لکھ چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ اپنی قبر میں قیامت تک تشریف فرما ہیں اور باہر تشریف لانے کا کوئی پروگرام نہیں (معاذ اللہ تعالیٰ) ۔ ندائے یا محمد (ﷺ) کی تحقیق اور اپنے متعلق اثری صاحب اسی کتاب میں لکھتے ہیں:

دُور ہوں لیکن بتا سکتا ہوں ان کی بزم میں
کیا ہوا کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے کو ہے

تو کیا اثری صاحب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ان کا علم رسول اللہ ﷺ کے علم سے بھی زیادہ ہے؟ معاذ اللہ!

حضرت ابو ہریرہ ﷺ کا فرمان اور اثری صاحب کی گپ

اثری صاحب لکھتے ہیں جب حضرت امام ابو بکر نے حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے کہا کہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا:

فَقَالَ اَنَا اَوَّلَ صَاحِبِ حَدِیْثٍ کَانَ فِی الدُّنیَا

تو انہوں نے فرمایا کہ دُنیا میں پہلا صاحبِ حدیث (اہلِ حدیث) میں تھا۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۴۰)

اثری صاحب یہاں پر لکھتے ہیں سب سے پہلے اہلِ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ تھے۔ اوپر لکھتے ہیں سات ہجری کو آپ نے اسلام قبول کیا اور عنوان یہ قائم کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اہلِ حدیث تھے۔

اگر سب سے پہلے اہلِ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ تھے تو آپ نے اسلام قبول کیا ۷ھ کو تو اس وقت اسلام قبول کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعداد ہزاروں تھی اگر آپ سب سے پہلے اہلِ حدیث تھے تو اثری صاحب پہلوں کا کیا حکم ہے؟ کیا وہ اہلِ حدیث تھے کہ نہیں۔ آپ تو لکھتے ہیں سارے صحابہ اہلِ حدیث تھے۔ اگر صحابہ کرامؓ اہلِ حدیث کہلواتے ہوتے تو حضرت ابو ہریرہؓ کہتے مَیں سات ہجری کو اہلِ حدیث ہوا اور مجھ سے پہلے ہزاروں اہلِ حدیث تھے یا سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ اہلِ حدیث تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سب سے پہلے اہلِ حدیث کیسے ہوئے اگر سب صحابہؓ اہلِ حدیث تھے تو حضرت ابو ہریرہؓ سب سے پہلے اہلِ حدیث تو نہ ہوئے آپ سات ہجری کو اسلام قبول کر رہے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ کے فرمان کا مطلب

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں:

اَنَا اوّلَ صَاحِبِ حَدِیْثٍ کَانَ فِی الدُّنْیَا

دُنیا میں پہلا صاحبِ حدیث مَیں تھا۔

یعنی سب سے زیادہ حدیث روایت کرنے والا مَیں ہوں نہ کہ وہ معنی جو اثری صاحب لکھ رہے ہیں۔ مَیں تو اثری صاحب کی کتاب کا جواب تحریر کرتے وقت بار بار سوچ رہا تھا کہ

اثری صاحب نشہ کر کے تو کتاب تحریر نہیں کر رہے جو ان کی سمجھ میں ہی نہیں آتا۔ کہ وہ کیا تحریر کر رہے ہیں۔

نہ بچو تم اور نہ ساتھی تمہارے
اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبو گے سارے

اثری صاحب کا انوکھا استدلال

اثری صاحب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بطور دلیل پیش کرنے کے بعد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جو نبی رحمت ﷺ کی حدیث روایت کی ہے اس سے استدلال کیا ہے بلکہ انوکھا استدلال کیا ہے اور لکھتے ہیں شرف اصحاب الحدیث صفحہ ۱۲ کے حوالہ سے۔

عَنْ اَبِیْ سعیدنِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا رَاَیالشَّبَاب قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِیَّۃِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُوسِعَ لَکُمْ فِی الْمَجْلِسِ وَاَنْ نُفْھِمُکُمْ الْحَدِیْثَ فَاِنَّکُم خُلُوْفَنَا وَاَھْلُ الْحَدِیْثِ بَعْدَنَا

حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ بے شک وہ جب نوجوانانِ طالب حدیث کو دیکھتے تو فرماتے کہ تمہیں رسول اللہ ﷺ کی وصیت مبارک ہو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دے رکھا ہے کہ ہم تمہارے لیے اپنی مجلسوں میں کشادگی کریں اور تمہیں حدیثیں سمجھائیں تم ہمارے خلیفہ ہو اور ہمارے بعد تم ہی اہلِ حدیث ہو۔ (ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۴۱)

جواب رضوی

اثری صاحب نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا کہ جب وہ طالب حدیث کو دیکھتے تو ان کو فرماتے تم کو رسول اللہ ﷺ کی وصیت مبارک ہو یعنی جب کسی طالب علم کو دیکھتے

ایسے طالب علم کو جو علمِ حدیث کا طالب ہو اگر سارے کے سارے ہی اہلِ حدیث تھے تو صرف نوجوانانِ طالب حدیث کو دیکھ کر یہ وصیت کیوں سُناتے۔ کسی دُکان والے کو کسی گدھے گاڑی والے کو کسی مزدور کو کسی عام انسان کو جو پڑھا لکھا نہ ہو اور نہ وہ پڑھنے لکھنے کی کوشش کرتا ہو اس کو کیوں نہیں فرمایا کہ تم کو رسول اللہ ﷺ کی وصیت مبارک ہو۔ صرف طالب حدیث ہی کو دیکھ کر کیوں فرماتے تھے۔ اس سے پتہ چلا کہ حضرت ابوسعید خُدری ؓ کے نزدیک ہرا یرا غیرہ اہلِ حدیث نہ تھا بلکہ وہ طالب علم اور محدثین جو حدیث کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوں اور اس کی معرفت رکھتے ہوں وہ مراد ہیں۔

بتا اے عقلِ انسانی کو حل اس معمے کا
نظر کچھ اور کہتی ہے خبر کچھ اور کہتی ہے

بلکہ آپ کے فرمان کا آخری حصہ قابلِ غور ہے اگر اس کی سمجھ آجائے تو سمجھ لو کہ سارا مسئلہ سمجھ میں آگیا۔

غور فرمائیں

حضرت ابوسعید خُدری ؓ نے ارشاد فرمایا کہ تم ہمارے خلیفہ ہو اور ہمارے بعد تم ہی اہلِ حدیث ہو اگر سارے ہی اہلِ حدیث ہیں تو آپ فرماتے تم اہلِ حدیث ہو اور ہمارے خلیفہ ہو۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ تم ہمارے خلیفہ ہو اور ہمارے بعد تم اہلِ حدیث ہو یعنی اس وقت تم اہلِ حدیث نہیں۔ ہمارے بعد تم اہلِ حدیث ہو یعنی اس وقت تم حدیث کی معرفت و پہچان نہیں رکھتے۔ جب تم ہم سے حدیث کا علم حاصل کر لو گے اور حدیث شریف کی معرفت حاصل کر لو گے تو تم اس وقت اہلِ حدیث (محدث) ہو گے نہ کہ اب ہی بغیر حدیث کی معرفت کے تم اہلِ حدیث یعنی محدث ہو۔

لطیفہ

جس مسجد میں رضوی خطیب ہے اسی مسجد میں ایک تقریباً ستر سالہ بابا جو کبھی کبھی نماز پڑھنے آتے تھے ٹھیک طریقے سے نماز کی ادائیگی بھی نہیں کر سکتے تھے ناظرہ قرآن پاک بھی پڑھے ہوئے نہیں تھے۔ اچانک کسی غیر مقلد وہابی کے ہاتھ لگ گئے اور وہابی ہو گئے اور قریب ہی ایک ڈاکٹر صاحب جو کہ وہابی ہیں ان سے قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑا سا پڑھا اور پھر پڑھنا چھوڑ دیا۔ اس لیے کہ ستر کے لگ بھگ عمر ہے ذہن چل نہ سکا اب جب بھی ان سے کوئی پوچھتا ہے تو فرماتے ہیں اہلِ حدیث ہوں یعنی محدث ہوں۔ واہ سبحان اللہ کیا کہنے اس محدث کے بلکہ اگر دیکھا جائے تو ایسے محدثین کی تعداد وہابیوں میں ننانوے فیصد ہو گی۔ یعنی پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل اور محمد عالم، ذات دی کوڑھ کرلی چھتیر اں نوں جھپے۔ اللہ تعالیٰ ان جاہلوں کو عقل اور سمجھ عطا فرما۔

اثری صاحب کا حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے استدلال کرنا

اثری صاحب صفحہ ۱۵ پر حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا تعارف کراتے ہیں اور اس کے بعد غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب کے حوالے میں ہیر پھیر کر کے پیش کرتے ہیں۔ ہم اثری صاحب سے اتنی گزارش ضرور کرتے ہیں کہ اثری صاحب جن حواریوں کو آپ خوش کرنے کے لیے اتنی ہیر پھیر کر رہے ہیں وہ حواری آپ کے کام نہیں آئیں گے۔ ویسے آپ کا عقیدہ تو یہ ہے کہ نبی اور ولی کسی کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتے تو آپ کے حواری آپ کے کام کیا آئیں گے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کچھ دُنیاوی فائدہ آپ کو ضرور ہو سکتا ہے لیکن وہ فائدہ ہمیشہ آپ کے ساتھ نہیں رہے گا۔ آپ کھائیں گے وہی جو قدرت نے آپ کے مقدر میں لکھ دیا ہے۔ چاہے آپ سچی بات کہیں یا جھوٹ بولیں ڈنڈی ماریں۔ بہرحال خدارا آخرت کو برباد نہ کرو۔

دلا غافل نہ ہو یکدم یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے

باغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے

تیرا نازک بدن غافل جو لیٹے سیج پھولوں پر

یہ ہوگا اِک دن مردہ اسے کرموں نے کھانا ہے

بہر حال اثری صاحب نے پہلا حوالہ غنیۃ الطالبین صفحہ ۴۳۱ سے دیا ہے۔ اثری صاحب لکھتے ہیں:

اَنَّ کَمَالَ الدِّیْنِ فِیْ شَیْئَیْنِ فِیْ مَعْرَفَۃِ اللّٰہِ تِعَالٰی وَ اِتِّبَاعِ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

بے شک دینِ کامل (صرف) دو چیزوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت (جو قرآن سے حاصل ہوتی ہے) اور سُنت (حدیث) کی پیروی میں ہے۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۵۲)

دیکھ رہے ہیں آپ اثری صاحب کے فن کا مظاہرہ، ترجمہ کیا سے کیا کر دیا۔ ترجمہ باقی تو جو کیا سو کیا لیکن سُنت کا ترجمہ بریکٹ میں حدیث کر دیا حالانکہ سیدھا سا ترجمہ ہے۔ بے شک دینِ اکمل دو چیزوں میں ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت (قرآن) اور رسول اللہ ﷺ کی سُنت۔ لیکن اثری صاحب سیدھا قرآن و سُنت کہہ دیتے تو بچارے اہلِ حدیث ہونا کیسے ثابت کر سکتے تھے۔

دوسرا حوالہ اور اثری صاحب کی فن کاری

اثری صاحب غنیۃ الطالبین صفحہ ۶۸۵ کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔

فَعَلَیْہِ بِاالتَّمَسُّكِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَالْعَمَلِ بِهِمَا اَمْرًا وَنَهْيًا اَصْلًا وَّ فَرْعًا فَيَجْعَلُهُمَا جَنَاحَيْهِ يَطِيْرُ بِهِمَا فِى الطَّرِيْقِ الْوَاصِلِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ

وَجَلَّ۔

یعنی میرے ہر مرید پر ضروری اور نہایت لازمی ہے کہ قرآن وحدیث کو مضبوط پکڑے اور ان دونوں پر ہی عمل کرے ان کے امر کو بجالائے اور نہی سے باز رہے اور اصول وفروع میں بھی ان دونوں پر ہی کی تعمیل کرے یہی قرآن وحدیث دو پر ہیں۔ جن سے آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں پرواز کر کے اللہ تعالیٰ سے مل سکتا ہے۔ (ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۵۲)

یہاں بھی اثری صاحب بددیانتی کرتے ہوئے اپنے فن کا مظاہرہ کر گئے ہیں کیوں کہ حضور غوثِ اعظم ﷺ کی طرف منسوب کتاب میں صاف لکھا ہوا ہے ضروری ہے کہ تم کتاب و سُنت کو مضبوط پکڑو لیکن اثری صاحب کتاب وحدیث کہہ رہے ہیں تا کہ اپنا مطلب سیدھا کیا جائے۔ دنیا میں ہے کوئی جُرأت مند وہابی جو اثری صاحب سے پوچھے کہ اثری صاحب آخر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں کتاب وسُنت کو کتاب وحدیث لکھنے کی وجہ اور پھر اثری صاحب پہلے قرآن کو حدیث ثابت کر چکے ہیں لیکن اثری صاحب یہاں حدیث جو ترجمہ کر رہے ہو اس سے مراد حدیثِ رسول ﷺ ہے یا حدیث اللہ (عزوجل) اسی طرح آگے بھی غنیۃ الطالبین کے حوالے ہیں۔ سب میں سُنت کا ترجمہ حدیث ہی اثری صاحب نے کیا ہے لیکن جو کوئی صاحب ذوق ہوگا وہ ضرور اس بات پر غور کرے گا کہ غنیۃ الطالبین میں کتاب اور سُنت پر عمل کا حکم ہے

اثری صاحب سے ہمارا سوال ہے سُنت اور حدیث میں کچھ فرق ہے کہ نہیں۔ لفظ سُنت کا ترجمہ حدیث کرنا بددیانتی ہے یا نہیں۔

فتوح الغیب کی عبارت میں کمال بددیانتی

اثری صاحب فتوح الغیب مقالہ نمبر ۳۶ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

وَاجْعَلِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ إِمَامَكَ وَانْظُرْ فِيهِمَا بِتَأَمُّلٍ وَّ تَدَبُّرٍ وَ اَعْمَلْ

بِهِمَا وَلَا تَغْتَرَّ بِالْقَالِ وَالْقِيْلِ وَالْهَوَسِ ۔

صرف قرآن وحدیث کو اپنا امام بنالو اور ان دونوں کو غور وتدبر سے پڑھا کر صرف قرآن وحدیث پر ہی عمل رکھ، اُمتیوں کی رائے قیاس پر مت چل۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۵۳)

یہ اثری صاحب کا ترجمہ جو انہوں نے کمال بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کیا۔ اس کا ترجمہ پڑھیں اور اثری صاحب کا مظاہرہ دیکھیں۔

ترجمہ: اور کتاب وسُنت کو اپنا پیشوا بنا اور ان دونوں پر غور وفکر کے ساتھ نظر کر اور عمل کر اور قیل وقال وہوس پر فریفتہ نہ ہو۔ (فتوح الغیب صفحہ ۸۵ مقالہ نمبر ۳۶)

کتاب وسُنت کا ترجمہ قرآن وحدیث کر دیا۔ یہ تو حسبِ معمول بددیانتی ہے اور آگے فتوح الغیب میں لکھا ہے قیل وقال وہوس پر فریفتہ نہ ہو۔ لیکن اثری صاحب لکھ رہے ہیں اُمتیوں کی رائے قیاس پر مت چل۔ ہم کہتے ہیں اثری صاحب بجائے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ناراض کر کے اپنا مطلب سیدھا کرنے سے بہتر ہے کہ آپ مان جائیں کہ ناجیہ جماعت اہلِ سُنت وجماعت ہے۔ الحمد للہ رب العالمین

آنکھیں اگر بند ہوں تو دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

غنیۃ الطالبین کا فیصلہ فرقہ ناجیہ کون؟

اثری صاحب الغنیہ ج ا صفحہ ۸۵ مطبوعہ مصر کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں:

فجمیعُ ذٰلِكَ ثَلَاثٌ وَ سَبْعُوْنَ فِرْقَةً عَلٰی مَا اَخْبَرَبِهٖ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَمَّاالْفُرْقَهُ النَّاجِیَةُ فَهِیَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ۔

یعنی یہ سب تہتر فرقے ہوئے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی اور لیکن ان سب فرقوں

میں نجات پانے والا فرقہ (صرف) اہلِ سُنت والجماعت ہے۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۵۳)

لیجئے کتاب اثری صاحب لکھ رہے ہیں ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ اور ثابت کر دیا کہ اہلِ سُنت وجماعت ناجی گروہ ہے۔ واہ سبحان اللہ سچی بات تو اثری صاحب نے کر دی لیکن اب اپنے حواریوں کو کیسے راضی کرتے اب دیکھئے اثری صاحب کیا ترجمہ کی ہیر پھیر کر کے دُنیا کھری کرتے ہیں۔

اہلِ سُنت کا ایک گروہ

اثری صاحب مزید الغنیہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

فَاَهْلُ السُّنَّةِ طَائِفَةٌ وَّاحِدَةٌ

ترجمہ: اہلِ سُنت کا صرف ایک گروہ ہے

مزید اثری صاحب لکھتے ہیں

دوسرے مقام پر اہل السُنت والجماعت کی پہچان بایں الفاظ رقمطراز ہیں (یعنی الغنیہ میں حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ)

لِاَهْلِ السُّنَّةِ وَلَا سمه لَهُمْ اِلَّا اسْمٌ وَّاحِدٌ وَ هُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ

یعنی (بدعتیوں نے) اہلِ سُنت (کو بدنام کرنے کے لیے جو نام ان کے لیے تجویز کر رکھے ہیں ان ناموں میں سے ان) کا کوئی نام نہیں ہے ان کا تو صرف ایک ہی نام ہے اور وہ نام اہلِ حدیث ہے۔ (ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۵۴)

اثری صاحب ترجمہ میں لوٹ پھیر کر کے اِدھر اُدھر کی مار کر اپنا اُلو سیدھا کرنا چاہتے ہیں لیکن اثری صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ساری دنیا جاہل نہیں

صاحبِ علم حضرات موجود ہیں۔

اثری صاحب کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں جو حضرات عربی جانتے ہیں وہ تو خود اوپر والی عربی عبارت کو غور سے دیکھیں اور اس کے بعد ترجمہ جو اثری صاحب نے کیا ہے وہ دیکھیں اور اثری صاحب کو داد دیں کہ اثری صاحب خوب آپ نے بددیانتی فرما کر ریال اور ڈالر کھرے کیے ہیں۔

ترجمہ ہم اپنی طرف سے نہیں کرتے جو ترجمہ علماء حضرات نے کیا ہے وہی کرتے ہیں تاکہ قارئین خود غور کرلیں کہ حق پر کون ہے؟ رضوی یا اثری۔

اسی عبارت کا کچھ حصہ اثری صاحب نے اسی صفحہ ۵۲ پر نقل کیا ہے مکمل صفحہ ۷۱ پر نقل کیا ہے ہم وہ مکمل نقل کرنے کے بعد جو اثری صاحب نے ترجمہ مولانا شمس صدیقی بریلوی صاحب سے کیا ہے وہی کرکے اس کے بعد اس پر قارئین کی توجہ کرائیں گے کہ اثری کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں اور ہو کیا گیا ہے؟

لیجئے اب الغنیہ صفحہ ۸۰ کی عربی عبارت اور ترجمہ پیش خدمت ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

آپ اپنی مایہ ناز کتاب الغنیہ میں فرماتے ہیں

وَاعْلَمْ اَنَّ لِاَهْلِ الْبِدَعِ عَلَامَاتٍ يُعْرَفُوْنَ بِهَا فَعَلَامَةُ اَهْلِ الْبِدْعَةِ الْوَقِيْعَةُ فِىْ اَهْلِ الْاَثَرِ وَ عَلَامَةُ الزَّنَادِقَة تَسْمِيَتُهُمْ اَهْلَ الْاَثَرِ بِالْحَشْوِيَّةِ وَ يُرِيْدُوْنَ ابْطَالَ الْاٰثَارِ وَ عَلَامَةُ قَدْرِيَّةٍ تَسْمِيَتُهُمْ اَهْلَ الْاَثَرِ مُجْبِرَةً وَعَلَامَةُ الْجَهْمِيَّةِ تَسْمِيَتُهُمْ اَهْلَ السُّنَّةِ مُشَبِّهَةً وَ عَلَامَةُ الرَّافِضَةِ تَسْمِيَتُهُمْ اَهْلَ الْاَثَرِ نَاصِبَةً

وَكُلُّ ذٰلِكَ عَصَبِيَّةٌ وَغَيَاظٌ لِاَهْلِ السُّنَّةِ وَ لَا اسْمَ لَهُمْ اِلَّا اسْمٌ وَّاحِدٌ

وَهُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ وَلَا يَلْتَصِقُ بِهِمْ مَا لَقَّبُوْهُمْ اَهْلُ الْبِدَعِ كَمَا لَمْ يَلْتَصِقْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمِيَةُ كُفَّارِ مَكَّةَ سَاحِرًا وَّ شَاعِرًا وَّ مَجْنُوْنًا وَ مَفْتُوْنًا وَ كَاهِنًا وَلَمْ يَكُنْ اِسْمُه' عِنْدَاللّٰهِ وَعِنْدَ مَلٰئِكَةُ وَ عِنْدَ اِنْسِه وَ جِنِّه وَ سَآئِرِ خَلْقِه اِلَّا رَسُوْلًا نَبِيًا بَرِيًا مِنَ الْعَابِهَاتِ كُلِّهَا

(الغنیہ ج ا صفحہ ۱۰)

ترجمہ مولانا شمس صدیقی بریلوی

(اثری صاحب نے مولانا شمس صاحب کا ہی ترجمہ کیا ہے: رضوی)

اہلِ بدعت کی بکثرت نشانیاں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ ایک علامت تو یہ ہے کہ وہ محدثین کو بُرا کہتے ہیں اور ان کو حشویہ جماعت کا نام دیتے ہیں۔ اہلِ حدیث کو فرقہ حشویہ قرار دینا زندیق کی علامت ہے اس سے ان کا مقصد ابطالِ حدیث ہے۔ فرقہ قدریہ کی علامت یہ ہے کہ وہ محدثین کو مجبرہ کہتے ہیں۔ اہلِ سُنت کو مشبہ قرار دینا فرقہ جہمیہ کی علامت ہے اہل الاثار کو ناصبی کہنا رافضی کی علامت ہے۔ یہ تمام باتیں اہلِ سُنت کے ساتھ ان کے تعصب اور غیظ وغضب کے باعث ہیں حالانکہ ان کا تو صرف ایک نام اہلِ حدیث ہے۔ بدعتی جو ان کو لقب دیتے ہیں وہ ان کو چمٹ نہیں جاتے۔ جس طرح مکہ کے کافر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جادوگر، شاعر، مجنون، مفتون اور کاہن کہتے تھے مگر اللہ تعالیٰ اس کے ملائکہ انس وجن اور تمام مخلوق کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام عیبوں سے پاک تھے اور کوئی لقب موزوں نہ تھا۔ آپ کا لقب رسول اور نبی تھا۔ (ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۷۳)

یہ ہے اثری صاحب کی دلیل جو اثری صاحب نے اپنے حق اندر سمجھ کر اس کا کچھ حصہ کہیں اور کچھ حصہ کہیں لکھا اور پھر اس کا مکمل حصہ یہاں نقل کر دیا تا کہ اس سے دلیلوں میں بھی اضافہ ہو اور کتاب کا حجم بھی بڑے۔ ویسے تو ہر صاحب ذوق وعلم بندہ اس کو سمجھ سکتا ہے کہ یہ

محدثین کے متعلق خاص بیان ہو رہا ہے لیکن کچھ لوگ اتنے صاحبِ علم نہیں ہوتے ان کے لیے ہم کچھ وضاحت کیے دیتے ہیں۔ سب سے پہلے غور فرمائیں۔

مولانا شمس صدیقی صاحب نے ترجمہ کیا ہے اور یہی اثری صاحب نے پیش کیا ہے۔ اہلِ بدعت کی علامت یہ ہے کہ محدثین کو بُرا کہتے ہیں تو ترجمہ میں مولانا صاحب نے اہلِ حدیث کیا اور کہیں محدثین کیا۔ صاف معلوم ہوگیا کہ یہ محدثین کی بات ہے کسی اور ایرا غیرہ کی نہیں۔

دوسرے نمبر پر اہلِ بدعت کے محدثین کو بُرا کہنے کی وجہ ہے وہ یہ ہے کہو یُرِیْدُوْنَ اِبْطَالَ الْآثَار۔ اس سے ان کا مقصد ابطالِ حدیث ہے تو صاف ظاہر ہے اس سے مراد محدثین ہی ہیں نہ کہ کوئی اور اگر ان سے نام نہاد اہلِ حدیث (وہابی) مراد ہیں تو کوئی وہابیوں کو بُرا کہے تو اس سے ان کا ارادہ ابطالِ حدیث تو نہیں ہوتا۔ اگر اثری صاحب یہ کہیں کہ اس سے ان کا یہی ارادہ ہوتا ہے تو اثری صاحب کے بزرگوں نے جو ایک دوسرے کے لیے بازاری زبان استعمال کی ہے اس سے ان کا مقصد کیا ہے۔ اثری صاحب کیا فرماتے ہیں کیا وہ اہلِ حدیثوں کو بُرا نہیں کہتے، کیا وہ بدعتی نہیں۔[1]

اور آخر میں تو کہا جس طرح کافر نبی کریم ﷺ کو بُرا کہتے تھے اور جو نام ان کے رکھتے تھے ان میں سے ان کا کوئی نام نہیں ہے تو جو آپ ﷺ کی طرف مثال گئی ہے یہ بھی ثابت یہی کر رہی ہے کہ اس سے مراد وہی لوگ ہیں جو انبیاء کے وارث ہیں نہ کہ ہر جاہل ان پڑھ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق دے۔

اثری صاحب کی مشہور گپ

اثری صاحب لقب اہلِ حدیث اور مقلدین احناف کے عنوان سے صفحہ ۵۷ پر لکھتے ہیں۔

---

[1] تفصیل کے لیے علامہ محمد ضیاء اللہ قادری علیہ الرحمۃ کی کتاب ''وہابی مذہب'' ملاحظہ فرمائیں۔

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ زمانہ رواں میں مقلدینِ احناف ہمارے ملک میں تین گروہوں میں منقسم ہیں۔ حنفی دیوبندی، حنفی قادیانی اور حنفی بریلوی۔ ان میں سے مؤخرالذکر دونوں گروہ تو لقب اہلِ حدیث سے زبردست متنفر و بیزار ہیں وہ کسی قیمت پر بھی اسے صحیح ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ (ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۵۷)

مرزا غلام احمد قادیانی مقلد تھا یا غیر مقلد اس کی کچھ وضاحت تو ہم یہاں کریں گے اور مکمل وضاحت تو انشاء اللہ اپنی کتاب جو حنفیت اور مرزائیت کے جواب میں تحریر کریں گے اس میں کریں گے ایک بات تو اثری صاحب تسلیم کر گئے ہیں کہ دیوبندیوں کے ساتھ ان کا گہرا تعلق ہے اور وہ دیوبندی ان وہابیوں کو اہلِ حدیث تسلیم کرتے ہیں جبھی تو فرمایا کہ اس وقت ہمارے ملک میں حنفیوں کے تین گروہ ہیں حنفی دیوبندی، حنفی قادیانی اور حنفی بریلوی۔ اور صاف لکھ دیا کہ مؤخرالذکر دونوں گروہ تو لقب اہلِ حدیث سے زبردست متنفر و بیزار وہ کسی قیمت پر بھی اسے صحیح ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ یہ تو آئندہ واضح ہوگا کہ قادیانی اہلِ حدیث یعنی وہابیوں سے متنفر ہیں یا نہیں لیکن یہ بات تو واضح ہو گئی کہ دیوبندی ہرگز وہابیوں کے مخالف نہیں۔ وہ ان کو صحیح ماننے کے لیے تیار ہیں متنفر اور بیزار نہیں ہیں۔

کلک رضائے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

حنفی قادیانی یا.......

اثری صاحب لکھتے ہیں، جیسا کہ مرزا غلام احمد حنفی قادیانی کا صاجزادہ مرزا بشیر احمد حنفی قادیانی لکھتا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ احمدیت کے چرچے سے قبل ہندوستان میں اہلِ حدیث کا بڑا چرچا تھا اور حنفیوں اور اہلِ حدیث (جن کو عموماً لوگ وہابی کہتے ہیں) کے درمیان بڑی مخالفت

تھی اور آپس میں مناظرے اور مباحثے ہوتے رہتے تھے اور یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے گویا جانی دشمن ہو رہے تھے اور ایک دوسرے کے خلاف فتویٰ بازی کا میدان گرم تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دراصل دعویٰ سے قبل بھی کسی گروہ سے اس قسم کا تعلق نہیں رکھتے تھے جس سے تعصب یا جتھہ بندی کا رنگ ظاہر ہو لیکن اصولاً آپ ہمیشہ اپنے آپ کو حنفی ظاہر فرماتے تھے اور آپ نے اپنے لیے کسی زمانے میں بھی اہلِ حدیث کا نام پسند نہیں فرمایا۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۵۷) (سیرتُ المہدی جلد۲ صفحہ ۴۸۔۴۹)

اور یہی حوالہ اثری صاحب نے اپنی کتاب حنفیت اور مرزائیت کے صفحہ ۵۴ پر نقل فرمایا ہے۔ لیکن اثری صاحب بچارے نے حنفی دشمنی میں اپنے نامہ اعمال کو سیاہ سے سیاہ کر دیا ہے اور بد دیانتی کی انتہا کرتے ہوئے اگلی عبارت چھوڑ دی تاکہ ثابت یہ ہو جائے کہ مرزا قادیانی حنفی تھا لیکن اے غیر مقلد ہونے کا دعویٰ کرنے والو وہابیو کبھی تم نے خود بھی تحقیق کی ہے کہ وہابی مولوی کیا ارشاد فرما رہے ہیں اگر خود تحقیق کرتے تو اثری صاحب سے کوئی جا کر ضرور پوچھتا کہ اثری صاحب جب ہم حق پر ہیں اور سچے ہیں تو یہ بد دیانتی آپ کیوں فرماتے ہیں۔ لیکن غیر مقلد ہونا اور بات ہے اور غیر مقلد کا لیبل لگانا اور بات ہے۔

اثری صاحب جو شیرِ مادر سمجھ کر عبارت ہضم کر گئے ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ فرمائیں مرزا حنفی تھا یا وہابی۔

ہضم کردہ عبارت

حالانکہ اگر عقائد و تعامل کے لحاظ سے دیکھیں تو آپ کا طریقہ حنفیوں کی نسبت اہلِ حدیث سے زیادہ ملتا جلتا ہے۔ (سیرت المہدی جلد۲ صفحہ ۴۹)

کیوں جی اثری صاحب اب بتائیں عقائد اس سے کس سے ملتے جلتے تھے وہابیوں سے

یا حنفیوں سے۔ عقائد تو اس کے اہلِ حدیث (وہابی) حضرات سے ملیں اور کہیں آپ ان کو

حنفی۔ دوسرے نمبر پر فروع میں بھی حنفی نہیں تھا۔ عبارت پر غور کریں وہ حنفی ظاہر کرتا رہا فروع میں ظاہر کرنا اور ہے ہونا اور ہے اصلی چیز ہوتی ہے۔ عقائد اور وہ اہلِ حدیث (وہابیوں) سے ملتے تھے۔ اب فیصلہ قارئین خود کرلیں کہ وہ حنفی تھا یا غیر مقلد وہابی اور قارئین سے گزارش کروں گا کہ چاہیے خود کتاب ملاحظہ فرمائیں کہ سچا کون ہے اثری یا رضوی۔

کتنا چھپایا رازِ محبت نہ چُھپ سکا
افسانہ ان کے عشق کا مشہور ہو گیا

اثری صاحب کا ایک اور دھماکہ

اثری صاحب نے اپنے اُستاد صاحب کو بھی نہیں معاف کیا۔ اثری صاحب نے سرفراز صاحب گکھڑوی صاحب کی طائفہ منصورہ تصنیف میں ہیر پھیر فرمایا ہے۔ اثری صاحب ویسے ہی اس کے چیمپئن ہیں کہ اپنا اُلو سیدھا کرو چاہے بعد میں رُسوائی اور ذلّت کیوں نہ ہو۔ بہر حال وقتی طور پر رُعب ڈال لو اور دُنیا اکٹھی کرو۔

دریا کو موج کی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے

بہرحال ہم ایک بات کی طرف توجہ کرا کے دونوں اُستاد و شاگرد کی مکمل عبارتیں نقل کر دیتے ہیں تاکہ قارئین خود فیصلہ فرمالیں اور ہماری بھی خواہ مخواہ کی وکالت نہ ہو۔ ہم مولانا سرفراز صاحب کی عبارت اس لیے نقل کر رہے ہیں کہ جو اثری صاحب نے اپنی کتاب ہم اہلِ حدیث لکھی ہے اس میں انہوں نے کتنا ہیر پھیر کیا ہے۔ پہلے اثری صاحب کی ایک تضاد بیانی ملاحظہ ہو اور پھر عبارتیں پیشِ خدمت ہیں۔

اثری صاحب کی تضاد بیانی

اثری صاحب صفحہ ۵۷ پر لکھتے ہیں:

جیسا کہ ہم پہلے صفحات پر نقل کر آئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ زمانہ رواں میں مقلدین احناف ہمارے ملک پاکستان میں تین گروہوں میں منقسم ہیں۔ حنفی، دیوبندی، حنفی قادیانی اور حنفی بریلوی۔ ان میں سے مؤخر الذکر دونوں گروہ تو لقب اہلِ حدیث سے زبردست متنفر و بیزار ہیں۔ وہ تو کسی قیمت پر بھی اسے صحیح ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۵۷)

یعنی مؤخر الذکر دونوں گروہ اہلِ حدیث سے متنفر و بیزار ہیں لیکن مقدم الذکر متنفر و بیزار نہیں ہیں (یعنی بقول اثری صاحب حنفی دیوبندی)۔ ساتھ ہی صفحہ ۵۹ پر اثری صاحب لکھتے ہیں۔

حنفی دیوبندی

دیوبندیوں نے تو اہلِ حدیث سے متنفر اور بیزار کرنے کی غرض سے یہ ایک زبردست مکروہ اور متعصبانہ پروپیگنڈہ جاری کر رکھا ہے کہ کتب احادیث اور ان کی شروح تواریخ سیرو رجال وغیرہ میں جہاں کہیں بھی اصحاب الحدیث یا اہل الحدیث کے الفاظ وارد ہوئے ہیں اس سے مراد مقلدین کے علاوہ کوئی خاص مکتبِ فکر نہیں بلکہ اس سے امام شافعی کے پیروکار مراد ہیں۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۵۷)

دیکھ رہے ہیں آپ نشہ کا کمال اوپر اثری صاحب لکھ رہے ہیں کہ حنفی قادیانی اور حنفی بریلوی ہم سے بیزار ہیں حنفی دیوبندی متنفر و بیزار نہیں لیکن یہاں پر اثری صاحب کیا ارشاد فرما رہے ہیں۔ دیوبندی ہم سے بیزار و متنفر ہیں اور کر رہے ہیں۔ (دروغ گو را حافظہ نہ باشد)۔ بہر حال ایسی تضاد بیانیاں اثری صاحب میں عام ہیں اور ان پر اثری صاحب کو شاید کوئی افسوس نہیں۔

لیجئے اب مکمل اثری صاحب کی عبارت پیش کرتے ہیں اوراس کے بعد مولوی سرفراز خان صاحب صفدر کی طائفہ منصورہ کی مکمل عبارت پیش کرتے ہیں اور فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں کیونکہ یہ وہابیوں کے دونوں گروہوں کا معاملہ ہے اثری صاحب صفحہ ۵۹ سے لے کر ۶۱ تک لکھتے ہیں۔

حنفی دیوبندی

دیوبندیوں نے تو اہلِ حدیث سے عوام کو متنفر اور بیزار کرنے کی غرض سے یہ ایک زبردست مکروہ اور متعصبانہ پروپیگنڈہ جاری کر رکھا ہے کہ کتب احادیث اوران کی شروح تواریخ ورجال وغیرہ میں جہاں کہیں بھی اصحاب الحدیث یا اہل الحدیث کے الفاظ وارد ہوئے ہیں اس سے مراد مقلدین کے علاوہ کوئی اور خاص مکتبِ فکر نہیں بلکہ اس سے مراد امام شافعی کے پیروکار ہیں (اتنی عبارت بامر مجبوری دوبارہ نقل کی ہے تاکہ بات کی اِدھر بھی سمجھ آجائے اور اس کی بھی جو پہلے بات ہو چکی ہے یعنی تضاد بیانی کی: رضوی)۔ جیسا کہ دیوبندیوں کے مشہور مرکزی ترجمان محمد سرفراز خان صاحب صفدر گکھڑوی نے لکھا ہے کہ:

اصحاب الحدیث کے جملہ سے تارکِ تقلید اور غیر مقلد ہرگز مراد نہیں جو غیر مقلد کا زعمِ فاسد ہے بلکہ اس عبارت میں اصحاب الحدیث سے حضرت امام شافعی کے پیرکار مراد ہیں (لفظ اس عبارت سے مراد کا جملہ بتا رہا ہے کہ سرفراز صاحب نے پیچھے کوئی عبارت نقل کی ہے جس سے مراد ہیں نہ کہ مطلق اصحاب الحدیث سے مراد امام شافعی کے پیروکار ہیں جیسا کہ ان کی عبارت سے واضح ہوگا: رضوی) (طائفہ منصورہ صفحہ ۹۵)

اصحاب الحدیث کا وصف .... بالعموم احناف اور اہل الرائے کے مقابلہ میں شوافع کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے جو مقلدین کا ہی ایک گروہ ہے۔ (ایضاً صفحہ ۹۶)

(اثری صاحب نے اصحاب الحدیث کا وصف اور آگے نقطے لگا دیئے تاکہ علمی گرفت نہ

ہو لیکن مولوی سرفراز صاحب نے یہاں پر جو لکھا ہے وہ ملاحظہ فرمائیں۔ اصحاب الحدیث کا وصف شوافع کے لیے مختص تو نہیں ہے مگر بالعموم احناف اہل الرائے کے مقابلہ میں وہ شوافع کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے جو مقلدین ہی کا ایک گروہ ہے۔ لیکن اثری صاحب اگر اتنی عبارت نقل کر دیتے تو اتنے صفحے سیاہ کرنے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے: رضوی)

سو واضح ہو کہ یہ سراسر غلط اور سفید جھوٹ ہے (۱) کیونکہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ المتوفی ۵۸ھ نے فرمایا کہ مَیں دُنیا میں پہلا صاحب حدیث تھا۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۹)

یہ صاحب حدیث کس امام شافعی کے پیروکار تھے؟

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ المتوفی ۶۸ھ کو صاحب الحدیث کے پیارے لقب سے پُکارا گیا۔ (تاریخ بغداد ج ۳ ص ۲۲۷، ج، ص ۱۵۴)

یہ صاحب حدیث کس امام شافعی کے پیروکار تھے؟

(۳) حضرت ابو سعید خُدری ﷺ المتوفی ۷۴ھ نے اپنے شاگردوں تابعین عظام کو فَاِنَّکُمْ خلوفُنَا وَ اَھلُ الْحَدِیْثِ بَعْدَنَا کہ ہمارے بعد تم ہمارے خلیفہ اور تم ہی اہلِ حدیث ہو فرمایا۔ (شرف اصحاب الحدیث صفحہ ۱۲)

ابو سعید خُدری ﷺ کے شاگرد تابعین عظام کس امام شافعی کے پیروکار تھے؟

(۴) سیّد التابعین امام عامر بن شرجیل المعروف امام شعبی المتوفی ۱۰۴ھ جنہوں نے پانچ سو صحابہ کرام کو دیکھا اور اڑتالیس صحابہ کرام سے بالمشافہ احادیث سُنیں نے اپنے اساتذہ صحابہ کرام کا اہل الحدیث کے پیارے لقب سے ذکر کیا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۷۲)

یہ اہل الحدیث کس امام شافعی کے پیروکار تھے؟

(۵) آذربائیجان کو حضرت مغیرہ ﷺ بن شعبہ نے ۲۲ھ میں فتح کیا۔

(۶) طرابلس کو حضرت عمروؓ بن عاص نے ۲۲ھ میں فتح کیا۔

(شذوات الذہب فی اخبار من ذہب ج ۱ ص ۳۲)

(۷) اقلیم اندلس کو حضرت موسیٰ بن نصیرؒ کے خادم طارق بن زیادؒ نے ۹۲ھ میں فتح کیا۔

(ایضاً ج ۱ ص ۹۸)

(۸) اقلیم افریقہ کو حضرت عبداللہ بن سعدؓ نے ۲۷ھ میں فتح کیا۔

(ایضاً ج ۱ ص ۳۶)

(۹) دمشق شام کو ابوعبیدہؓ اور پھر خالد بن ولیدؓ نے ۱۴ھ میں فتح کیا۔

(۱۰) حضرت امام مالکؒ المتوفی ۱۸۰ھ کو امام اہلِ حدیث کہا گیا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ صفحہ ۱۹۵)

یہ کس امام شافعی کے پیروکار تھے؟

(۱۱) خود امام شافعیؒ المتوفی ۲۰۴ھ نے جو مذہب اہلِ حدیث اختیار کیا یہ کس کا مذہب تھا؟ (منہاج السنہ ج ۴ صفحہ ۱۴۳)

(۱۲) اسی طرح امام ابوحنیفہؒ نے امام ابوسفیان بن عینیہؒ المتوفی ۱۹۸ھ کو اہلِ حدیث (محدث) بنایا۔

کیا امام ابوحنیفہؒ نے امام سفیان بن عینیہ کو امام شافعیؒ کا پیروکار بنایا تھا؟

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۵۹ تا ۶۲)

ان میں سے جن کا اثری صاحب نے ذکر کیا اکثر کی وضاحت ہم نے کردی ہے کہ وہ کیسے اہلِ حدیث تھے اور کچھ کا ذکر آگے آئے گا۔

یہ ہے اثری صاحب کی عبارت جو انہوں نے بددیانتی کرتے ہوئے اپنا مطلب بیان کیا ہے۔ (بہرحال اب اثری صاحب کے اُستاد صاحب کی عبارت نقل کرتے ہیں اور دیکھیں جو

اپنے اُستاد کی عبارت میں گڑبڑ کرنے سے گریز نہیں کرتا تو اُس سے دوسروں کو کیا اُمید ہو سکتی: رضوی) لیجئے اب گکھڑوی صاحب کی عبارت مکمل نقل کی جاتی ہے۔ لکھتے ہیں:

مغالطہ عامۃ الورودۃ

اکثر غیر مقلدین حضرات کی کتابوں اور رسالوں میں ہم نے مندرجہ ذیل حوالہ دیکھا اور پڑھا ہے جس سے وہ احناف کو اصحاب الحدیث کے عین مدِ مقابل میں پیش کرنے کے لیے نقل کرتے ہیں حتیٰ کہ مولانا میر صاحب سیالکوٹی بھی اس سے نہیں چُوکے۔ ملاحظہ ہو تاریخ اہلِ حدیث۔ وہ حوالہ یہ ہے کہ: حکی ان رجلًا من اصحاب ابی حنیفه خطب الی رجل من اصحاب الحدیث ابنته فی عهد ابی بکر الجوز جانی فابی اقلاان یترک مذهبه فیقرًا خلف الامام فع یدیه عند الانحناء و نحو ذالك فاجابة خَزَوَّجَهٗ (شامی ج ۳ ص ۲۹۳)

ترجمہ: نقل کیا گیا ہے کہ حنفیوں میں سے ایک شخص نے اصحاب حدیث میں سے ایک شخص سے ابوبکر جوز جانی کے زمانہ میں لڑکی کا رشتہ مانگا۔ اس نے انکار کر دیا۔ اِلا یہ کہ وہ اپنا مذہب چھوڑ دے اور امام کے پیچھے قرأت اور رکوع وغیرہ کے وقت رفع یدین کا قائل ہو جائے چنانچہ وہ مان گیا اور اس نے اس کو لڑکی دے دی۔

غیر مقلد حضرات اس پر خوب مسالہ لگا کر اس کو پیش کرتے ہیں کہ ابوبکر جوز جانی کے زمانہ سے امام محمد بن الحسن کے شاگرد تھے اہلِ حدیث چلے آتے ہیں اور قرأت خلف الامام اور رفع یدین وغیرہ کا عمل ان میں اس وقت سے جاری ہے اور دیکھو اس عبارت میں حنفیوں اور اصحاب الحدیث کو دو مقابل گروہوں میں بیان کیا گیا ہے لہٰذا حنفی کس طرح اصحاب الحدیث اور اہلِ حدیث کہلا سکتے ہیں۔ وہ تو صرف اصحاب الرائے ہیں اور زیادہ فضیلت کے مستحق ہوئے تو فقیہہ کہلا سکتے ہیں اہلِ حدیث کو ان سے کیا نسبت؟ وغیرہ وغیرہ۔ ہم نے متعدد غیر مقلدین

حضرات کی بصیرت کو اپنے الفاظ میں ادا کر دیا ہے کیونکہ:

مری ضد سے ہوا ہے مہربان دوست
مرے احسان ہیں دشمن پر ہزاروں

الجواب

اس عبارت اور حوالہ سے غیر مقلدین کی خوشی بالکل بلا وجہ ہے اس لیے کہ اس عبارت میں اصحاب الحدیث کے جملہ سے تارکِ تقلید اور غیر مقلد ہرگز مراد نہیں جو غیر مقلدین کا زعمِ فاسد ہے بلکہ اس عبارت سے اصحاب الحدیث سے امام شافعی کے پیروکار مراد ہیں جن کے نزدیک رفع یدین اور قرأت خلف الامام کا عمل تاہنوز چلا آتا ہے۔ علامہ خطیب بغدادی امام ابوثور ابراہیم بن خالد المتوفی فی ۲۴۰ھ جو احد الثقات المامونین اور من الائمہ الاعلام فی الدین تھے۔ (بغدادی ج ٦ ص ٦٥) کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ:

کان ابوثور اوّلاً یتفقه بالرّای و یذهب الی قول اهل العراق حتیٰ قدم اشافعی بغداد فاختلف ابوثور الیه و رجع عن الرائ الی الحدیث

(بغدادی ج ا ص ٦٧)

ترجمہ: امام ابوثور پہلے تفقہ بالرائے پر قائم اور اہلِ عراق (حنفیوں) کے مسلک پر عامل تھے۔ جب امام شافعی بغداد تشریف لے گئے تو امام ابوثور ان کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے اور رائے سے حدیث کی طرف رجوع کر لیا۔ احناف و شوافع کا مختلف احادیث کی جمع و تطبیق اور ترجیح میں طریق کار کا اختلاف رہا ہے۔ احناف کا طریق حتیٰ الوسع مختلف احادیث میں جمع و تطبیق رہا ہے اور اس لیے جس دقتِ نظر اور فہم ثاقب اور اصحاب رائے کی ضرورت ہے اس سے وہ کام لیتے رہے ہیں اور اسی وجہ سے ان کو اہلِ رائے کہا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل ہم نے مقام ابی حنیفہ میں کر دی ہے اور شوافع کا ہر طریق کار رہا ہے وہ اصح مافی الباب کو ترجیح دے

دیتے ہیں اور روایت و سند ہی کے پیشِ نظر وہ حدیث کے ظاہر الفاظ اور مفہوم کو قابلِ عمل گردانتے ہیں اسی وجہ سے ان کو اصحاب الحدیث کہا جاتا ہے ورنہ نہ تو احناف نے حدیث کو چھوڑ کر رائے قائم کی اور نہ شوافع نے فقہ الحدیث سے اغماض کیا۔ اس اعتبار سے ایک گروہ کو اصحاب الرای اور دوسرے کو اصحاب الحدیث سے تعبیر کیا گیا ہے۔ پہلے امام ابو ثورؒ اہل الرائے اور عراقی مسلک کے پابند تھے پھر وہ شافعی ہو کر اصحاب الحدیث قرار پائے اور امام سبکیؒ وغیرہ نے ان کو طبقات شافعیہ میں درج کیا۔ (ملاحظہ ہو طبقات شافعیہ الکبریٰ ج ا صفحہ ۲۲۷ طبع مصر)

۔ حافظ ابن حجر امام ولی کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ:

و کان اوّلا علی مذهب اشافعی ثم تحول الی مذهب الحنیفه

ترجمہ: وہ پہلے امام شافعی کے مذہب پر تھے اور پھر وہ مذہب حنفی کی طرف منتقل ہو گئے۔

اور اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ امام طحاوی اپنے ماموں امام مزنی سے سبق پڑھ رہے تھے ایک مشکل مقام امام طحاوی نہ سمجھ سکے یا امام مزنی سمجھا نہ سکے۔ پوری سعی کرنے کے بعد بھی جب امام طحاوی کی سمجھ میں نہ آیا تو امام مزنی نے ماموں اور اُستاد ہونے کی وجہ سے تنگ دل ہو کر زجر و توبیخ کی اور یہ فرمایا کہ:

واللہ لا جاء منك شئ — بخدا تم سے کوئی کام نہیں ہو سکے گا۔

جب امام طحاوی نے ایک مفید کتاب (غالباً شرح معانی الآثار) تالیف کی تو فرمانے لگے کہ آج اگر ماموں زندہ ہوتے تو ان کو اپنی قسم کا کفارہ دینا پڑتا۔ اس پر بعض (شافعی المسلک) فقہانے یہ کہا کہ:

بان المزنی لا یلزمه الحنث اصلاً لان من ترک مذهب اصحاب الحدیث و اخذ بالرای لم یضلح ۔ (لسان المیزان ج ا ص ۲۷۵)

امام مزنی پر قسم کا کفارہ بالکل عائد نہیں کیونکہ جس نے اصحاب الحدیث کا مذہب ترک کیا

اور رائے کو لے لیا تو وہ کب کامیاب ہوا۔ امام طحاوی اپنے کام ومقصد میں کامیاب تھے یا ناکام؟ اس کا پورا جواب تو ان کے ترجمہ سے ظاہر ہوسکتا ہے جو ہم نے پہلے باحوالہ عرض کردیا ہے کہ وہ بے نظیر محدث اور فقیہہ اور مفید ترین کتابوں کے مصنف تھے مگر اس عبارت سے معلوم ہوا کہ امام طحاوی نے اصحاب الحدیث کا جو مذہب ترک کیا تھا وہ شافعی مذہب تھا اور ہم بھی یہی عرض کرنا چاہتے ہیں اگرچہ اصحاب الحدیث کا وصف شوافع کے لیے مختص تو نہیں ہے مگر بالعموم احناف اور اہل الرائے کے مقابلہ میں وہ شوافع کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے جو مقلدین ہی کا گروہ ہے۔ (طائفہ منصورہ صفحہ ۹۴ تا ۹۶)

اثری صاحب نے اس عبارت میں کمی وبیشی کی وہ مثال قائم کی کہ شاید اس سے پہلے کوئی اتنا بڑا محرف نہ گزرا ہو۔ بہرحال ہم نے دونوں پارٹیوں کی مکمل عبارات کو نقل کردیا ہے ہر کوئی صاحبِ علم وعقل اس پر خود غور وفکر کرسکتا ہے لیکن شاید اثری صاحب نے یہ قسم کھائی ہوئی ہے۔

پھرے زمیں پھرے آسمان ہوا پھر جائے
پھریں گے تجھ سے نہ ہم، ہم سے گو خدا پھر جائے

وہابی نجدی اور غیر مقلد وغیرہ القاب کی حقیقت

اثری صاحب یہ عنوان قائم کرکے لکھتے ہیں: بریلوی رضا خانی مولوی صاحبان نے اہلِ حدیث سے عوام کو متنفر وبیزار کرنے کی غرض سے یہ ایک مکروہ اور متعصبانہ پروپیگنڈہ جاری کر رکھا ہے (یاد رہے یہ جملہ اثری صاحب نے مولانا سرفراز صاحب گکھڑوی اپنے اُستاد صاحب سے چرایا ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے: رضوی) کہ یہ اہلِ حدیث رسول اللہ ﷺ کے زبردست دُشمن بڑے بے ادب اور گستاخ ہیں (پروپیگنڈہ نہیں حقیقت ہے: رضوی) اور محمد بن عبدالوہاب کے پیروکار ہیں اس لیے یہ وہابی نجدی ہیں اور چونکہ یہ ائمہ دین خصوصاً ائمہ

اربعہ کی تقلید شخصی کے منکر ہیں اس لیے یہ غیر مقلد بھی ہیں۔ اس لیے وہابی نجدی اور غیر مقلد وغیرہ القاب بطور گالی کے ان پر چسپاں کیے جاتے ہیں (گالی کیسی خود ہی تو صفحہ ۷۸ پر لکھتے و وہابیت سے راہِ فرار ناممکن ہے: رضوی) اثری صاحب یہ صفحہ ۷۴ تا ۷۵ پر نقل کرنے کے بعد صفحہ ۷۵ کے حاشیہ نمبر ا پر اوپر والی عبارت اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار ہیں کے ضمن میں لکھتے ہیں۔

ڈگا کھوتے اُتوں غصہ کمہار اُتے

اس لحاظ سے تو پھر اہلِ حدیث کو محمدی کہنا چاہیے تھا کیوں کہ بقول بریلویوں کے اہلِ حدیث شیخ محمد کے پیروکار ہیں جو عبدالوہاب کا بیٹا ہے نہ کہ عبدالوہاب کے بریلویوں کی یہ عجیب منطق ہے کہ اہلِ حدیث کو پیروکار تو عبدالوہاب کے بیٹے شیخ محمد کا قرار دیتے ہیں اور نسبت ان کے باپ عبدالوہاب سے جوڑتے ہیں۔ کیا خوب انصاف ہے سچ ہے: ڈگا کھوتے اُتوں غصہ کمہار اُتے۔ (ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۷۵)

آپ نے غور کیا اثری صاحب کیا فرما رہے ہیں اب پتا چلا کہ وہابی جو اپنے آپ کو محمدی کہلواتے ہیں یہ ابن عبدالوہاب کی وجہ سے ہے کیوں کہ خود مان رہے ہیں ہمیں اگر اسی کی طرف منسوب کرنا ہے تو محمدی کہو نہ کہ وہابی۔ بہرحال اثری صاحب نے ابن عبدالوہاب کو کھوتا (گدھا) قرار دیا ہے اور عبدالوہاب کو کمہار۔ یہ ہم نہیں بلکہ اثری صاحب کہہ رہے ہیں اب بتاؤ اثری صاحب یہ اہلِ سُنت بریلوی کا آپ پر الزام ہے کہ آپ گستاخ ہیں کہ حقیقت ہے جو اپنے بڑے بزرگ بقول وہابیہ نیک آدمی بزرگ اور ولی اللہ ہے اس کو کھوتا (گدھا) کہتے ہیں تو دوسروں کو تم سے ادب کی کب اُمید ہے؟ (یاد رہے کہ یہ اثری صاحب نے خود لکھا ہے ہمارے الفاظ نہیں: رضوی) اثری صاحب اہلِ حدیث کو بُرا کہنے والا بدعتی اور بے دین ہے کے عنوان سے لکھتے ہیں:

امام یحییٰ بن سعید القطان کی شہادت

امام ابوحنیفہ کے مایہ ناز شاگرد امام یحییٰ بن سعید القطان المتوفی ۱۹۸ھ فرماتے ہیں۔

لَیْسَ فِی الدُّنیَا مبتَدِعٌ اِلَّا وَھُوَیُبْغِضُ اَھْلَ الْحَدِیْثِ

(مقدمہ شرح جامع الاصول للجزری صفحہ۱۰ مطبوعہ مصر)

یعنی دُنیا میں کوئی بدعتی ایسا نہیں ہے جو اہلِ حدیث سے بغض وعداوت نہ رکھتا ہو۔ مزید اثری صاحب لکھتے ہیں:

امام احمد بن سنان القطان کی شہادت

امام جعفر بن محمد بن سنان الواسطی فرماتے ہیں کہ مَیں نے امام احمد بن سنان القطان سے سُنا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔

لَیْسَ فِی الدُّنیَا مُبْتَدِعٌ اِلَّا وَ ھُوَیُبْغِضُ اَھْلَ الْحَدِیْثِ وَاِذَا ابْتَدَعَ الرَّجُلُ نُزِعَ حَلَاوَۃُ الْحَدِیْثِ مِنْ قَلْبِہٖ۔

(شرف اصحاب صفحہ۷۳ معرفۃ علوم الحدیث للحاکم صفحہ۴ واللفظ لہ)

یعنی دُنیا میں کوئی بدعتی ایسا نہیں ہے جو اہلِ حدیث سے بغض وعداوت نہ رکھتا ہو اور جب کوئی شخص بدعت ایجاد کرتا ہے تو اس کے دل سے حدیث کی حلاوت چھین لی جاتی ہے۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۱۷)

اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے اور غور کیا جائے تو روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ اس سے نام نہاد اہلِ حدیث مراد نہیں بلکہ اس سے مراد محدثین ہیں اس لیے کہ یہ الفاظ قابلِ غور ہیں کہ دُنیا میں کوئی بدعتی ایسا نہیں جو اہلِ حدیث سے بغض عداوت نہ رکھتا ہو جب کوئی شخص بدعت ایجاد کرتا ہے تو اس کے دل سے حلاوت چھین لی جاتی ہے۔ اب قارئین خود غور فرما

لیں کہ محدثین سے جو بغض رکھے گا تو حدیث کی حلاوت چھین لی جائے گی اگر بالفرض اس سے مراد نام نہاد اہلِ حدیث مراد ہیں جو کہ اصل میں نجدی و وہابی ہیں تو ایک دوسرے وہابی جو اپنے آپ کو اہلِ حدیث کہلاتے اور کہلواتے ہیں اتنا بغض رکھتے ہیں بلکہ ایک دوسرے کو کافر تک کہتے اور لکھتے ہیں تو اس کے باوجود وہ بدعتی نہیں ہوتے بلکہ اہلِ حدیث ہی رہتے ہیں آخر ایسا کیوں ہے؟ کچھ ارشاد فرمائیں اثری صاحب کیا خیال ہے اس معاملے میں۔

نہ بچو گے تم اور نہ ساتھی تمہارے
اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبو گے سارے

لیکن سچی بات یہی ہے کہ اس سے مراد محدثین و طالب حدیث ہیں۔ اثری صاحب صفحہ ۷۸ پر عنوان قائم کرتے ہیں۔

وہابیت سے راہِ فرار ناممکن ہے

بریلویوں نے وہابی کا طعنہ اگر اہلِ حدیث کی توہین و ذلت کے لیے اختراع کیا ہے مگر قادرِ مطلق کا کرشمہ دیکھئے کہ اس میں توہین و ذلت کا کوئی پہلو بھی نہیں ہے کیونکہ وہابی نام دو لفظوں سے مرکب ہے ایک لفظ وہاب دوسرا یائے نسبتی۔ لفظ وہاب اللہ تعالیٰ کا مشہور صفاتی نام ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ الْوَهَّابُ O (آل عمران آیت ۸)

ترجمہ: اے رب ہمارے ہمیں سیدھی راہ پر لگانے کے بعد پھر ہمارے دلوں کو ڈانواں ڈول نہ کرنا اور اپنی رحمت ہمیں عنایت کرنا بے شک آپ ہی وہاب ہیں۔

اس سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے کہ وہاب اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے اس کے ساتھ یائے نسبتی لگانے سے وہابی بنا جس کا معنی ہوا وہاب والا یعنی اللہ والا۔ جیسے ربانی رب والا

۔رحمانی والا وغیرہ۔

اس کے علاوہ مزید ملاحظہ فرمائیں۔

نبی رحمت امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کے اسمائے گرامی میں سے ایک نام عبدالوہاب بھی ہے چنانچہ حضرت کعب احبار (التوفی ۳۲ھ) فرماتے ہیں۔

اہلِ جنت کے نزدیک آپ ﷺ کا نام عبدالکریم ہے اہلِ دوزخ کے نزدیک آپ ﷺ کا نام عبدالکریم ہے۔ اہلِ دوزخ کے نزدیک عبدالجبار حاملین عرش آپ کو عبدالمجید اور دیگر ملائکہ عبدالحمید کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ وعندالانبیاء عبدالوہاب اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک آپ ﷺ کا نام عبدالوہاب ہے۔

(تفسیر جلالین کا حاشیہ صاوی بحوالہ فرقہ ناجیہ ص ۵)

لہٰذا مذکورہ تصریحات کے مطابق وہابی کا معنی اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ ﷺ والا ٹھہرا۔

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنَا مِنۡھُمۡ اٰمِیۡنَ۔

وہابی کا معنی ہے رحمان والا ۔ کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطان والا ۔

ہمارے پیشوا ہیں رسولِ خدا
ہم ہیں ان کی سُنت پہ دل سے فدا

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۷۸ تا ۷۹)

اثری صاحب جواب دیں کہ جب وہابیت سے راہِ فرار ناممکن ہے اور اس کا معنی بہت اچھا ہے۔ اس میں توہین و ذلت کا کوئی معنی نہیں تو پھر آپ کے بڑوں اور بزرگوں نے درخواست دے کر انگریز سے کیوں اس نام کو منسوخ کرایا ہے۔ دوسری بات جب یہ اچھا نام ہے تو اپنی مساجد کے سامنے کیوں نہیں لکھتے جامع مسجد وہابی ابن عبدالوہاب کی نسبت سے، مسجدوں کے سامنے محمدی مسجد لکھتے ہو وہابی مسجد لکھو۔ تیسری بات یہ ہے کہ آپ نے کتاب ہم

اہلِ حدیث کیوں ہیں لکھی ہے اور دوسری کتاب اصلی اہلِ سُنت لکھی ہے۔ آپ کو مصیبت کیوں پڑی اتنی محنت و مشقت کرنے کی۔ کچھ ارشاد فرمائیں اثری صاحب وہابی اچھا نام جو ہے۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

اب بٹالوی صاحب نے جو انگریز کو درخواست دی تھی وہابی نام کو منسوخ کرانے کی وہ ملاحظہ فرمائیں۔ مناظرِ اسلام علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ''وہابی مذہب'' میں وہ درخواست وغیرہ نقل کی ہے ہم وہی نقل کرتے ہیں۔ وہابی کی بجائے اہلِ حدیث کہلانے کے لیے بٹالوی کا انگریزوں کی خوشامد کر کے منظوری لینا۔ انگریز بٹالوی صاحب کے شکرگزار تھے بٹالوی صاحب کو جاگیر بھی دی اور انعام سے بھی سرفراز کیا۔ بٹالوی نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے لیے وہابی کی بجائے اہلِ حدیث کا نام مروج وستر کیا۔ انہوں نے باقاعدہ حکومت برطانیہ کی وفاداری کا اعلان کیا۔ بٹالوی نے سرکاری تحریرات میں وہابی کی بجائے اہلِ حدیث لکھے جانے کے احکام جاری کرائے۔ محمد ایوب قادری لکھتے ہیں کہ انہوں نے ارکانِ جماعت اہلِ حدیث کی ایک دستخطی درخواست لفٹیننٹ گورنر پنجاب کے ذریعے سے وائسرائے ہند کی خدمت میں روانہ کر دی۔ اس درخواست اپنی تائیدی تحریر کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کو بھیج دی وہاں سے حسبِ ضابطہ منظوری آ گئی کہ آئندہ وہابی کی بجائے اہلِ حدیث کا لفظ استعمال کیا جائے۔ (جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء از ایوب قادری)

قارئین کرام اس درخواست کا جواب اور منظوری اصل انگریزی مضمون کی درج کرنا از حد مفید ہوگا۔ پڑھیے اور وہابیوں کی کارستانیوں کا اندازہ لگائیے۔ درخواست کی منظوری انگریزی میں خود وہابیوں کے اخبار اہلِ حدیث امرتسر نے درج کی ہے (بخوفِ طوالت انگریزی کو حذف کیا جاتا ہے صرف اُردو ترجمہ ملاحظہ فرمائیں: رضوی)

ترجمہ: صاحب ڈبلیو۔ ایم ینگ بہادر سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ بذریعہ چٹھی نمبری ۱۳۷ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ء بنام مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ لاہور بجواب چٹھی نمبری ۱۹۵ مورخہ ۱۲ مئی ۱۸۸۶ء تحریر کرتے ہیں کہ حسب درخواست آپ کی لفظ وہابی اس جماعت کے لیے سرکاری کاغذات میں استعمال نہ کیا جائے۔

۲۔ کتابیں جو آپ نے چٹھی نمبری ۵۴۷ مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۸۸۶ء مع اصلی دستخط سندہ نوٹس جو آپ نے اپنے سابقہ خط کے ساتھ گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لیے بھیجی تھیں واپس کی جاتی ہے۔

۳۔ چٹھی نمبری ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء از صاحب قائم مقام سیکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈیپارٹمنٹ بنام صاحب سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب بجواب آپ کی چٹھی نمبر ۱۰۴۴ مورخہ ۱۸ جون ۱۸۸۶ء آپ کو تحریر کیا جاتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر جناب سی آئی ایچ سن سے اتفاق رائے کرتے ہیں کہ آئندہ سرکاری خط وکتابت میں وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔

(اخبار اہلِ حدیث امرتسر ص ۷، ۸، ۲۶ جون ۱۹۰۸ء بحوالہ وہابی مذہب صفحہ ۳۶۲ تا ۳۶۵)

نواب صدیق حسن کی تصدیق

امام ابوبیہ نواب صدیق حسن بھوپالوی کی کتاب ترجمان وہابیہ کے آخر میں اس درخواست کا اور انگریزوں سے اس کی منظوری کا تذکرہ ان الفاظ میں موجود ہے۔

فرقہ موحدین لاہور نے صاحب بہادر موصوف کی روبکاری میں استدعا پیش کی کہ موحدین جو لفظ بدنام وہابی سے پکارے جاتے ہیں اور اطلاق اس لفظ کا عامۃ موحدین پر کیا جاتا ہے سو بطور سرکاری اشتہار دیا جاوے کہ آئندہ فرقہ ہائے موحدین لفظ بدنام وہابی سے نہ مخاطب کیے جاویں۔ چنانچہ لفٹیننٹ گورنر بہادر موصوف نے اس درخواست کو منظور کیا اور پھر ایک اشتہار اس مضمون کا دیا گیا کہ موحدین ہند پر شبہ بدخواہی گورنمنٹ ہند عامۃً نہ ہو اور

خصوصی جو لوگ کہ وہابیانِ ملک ہزارہ سے نفرت ایمانی رکھتے ہیں اور گورنمنٹ ہند کے خیر خواہ ہیں ایسے فرقہ موحدین مخاطب بہ وہابی نہ ہو۔

(ترجمان وہابیہ ص ۶۲ بحوالہ وہابی مذہب صفحہ ۳۶۵)

عبدالمجید سوہدروی کی تصدیق

غیر مقلدین حضرات کی مقتدر شخصیت مولوی عبدالمجید سوہدروی جو کہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے شاگرد اور دیوبندیوں کے شیخ التفسیر احمد علی صاحب لاہوری کے داماد بھی تھے نیز ایک عرصہ تک سوہدرہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ سے اخبار اہلِ حدیث اور مسلمان شائع کرتے رہے ہیں۔ وہابیہ کے ذمہ دار عہدیدار بھی رہ چکے ہیں نے بھی اپنی کتاب سیرت ثنائی میں اس منظوری کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

(بٹالوی صاحب نے) اشاعۃ السنۃ کے ذریعے اہلِ حدیث کی بہت خدمت کی۔ لفظ وہابی آپ ہی کی کوشش سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہلِ حدیث کے نام سے موسوم کیا گیا۔ (سیرت ثنائی صفحہ ۳۷۲ بحوالہ وہابی مذہب صفحہ ۳۶۶)

اثری صاحب توجہ فرمائیں

اثری صاحب غور کریں کہ جب یہ لفظ بہت عمدہ اور خوبصورت و اچھا تھا تو آپ کے بزرگوں نے انگریز کی چاپلوسی کر کے یہ نام کیوں تبدیل کروایا۔ مرزا غالب سے معذرت کے ساتھ:

وہابیت نے غالب نکما کر دیا
شاید آدمی تھے اثری بھی کام کے

وہابیوں کواہلِ حدیث کس نے بنایا

کیوں اثری صاحب آپ کو اہلِ حدیث کس نے بنایا اور منظور کیا یہ آپ کی مہربان حکومت برطانیہ کا کام ہے۔آپ کو اہلِ حدیث انگریز نے بنایا لیکن دلیلیں آپ دے رہے ہیں قرآن اور حدیث سے، کیا خوب ہے۔

نجد قرن الشیطان کی تحقیق

اب آخر میں حدیث نجد کے حوالے سے ہم کچھ عرض کریں گے۔یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ نے پہلے ہی فرمادیا ہے کہ نجد سے فتنہ اور زلزلے ہوں گے۔پہلے وہ حدیث شریف سُنیں پھر اثری صاحب کی عجیب منطق سماعت فرمائیں۔

اثری صاحب بخاری شریف جلد۲ صفحہ ۱۰۵۱ واللفظ لہ۔ترمذی جلد۲ صفحہ ۲۳۲۔مشکوٰۃ جلد۲ صفحہ ۵۸۲ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

عَنْ ابنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ شَامِنَا ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ فِىْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ۔ بَارِكْ لَنَا فِىْ شَامِنَا۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ فِىْ نَجْدِنَا۔ فَاظُنُّهُ قَالَ فِىْ الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَ بِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔ (ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۹۱)

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر المتوفی ۷۳ھ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دُعا فرمائی اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے اے اللہ ہمارے لیے ہمارے یمن میں برکت دے۔صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہمارے نجد میں (بھی برکت کی دُعا فرمائیں) آپ ﷺ نے (پھر) دُعا فرمائی۔اے اللہ ہمارے لیے ہماری شام میں برکت دے۔اے

اللہ ہمارے لیے یمن میں برکت دے۔ صحابہ کرام نے (پھر) عرض کی یارسول اللہ اور ہمارے نجد میں (بھی برکت کی دُعا فرمائیں)۔ راوی نے کہا میرا خیال ہے تیسری مرتبہ (صحابہ کرام کے جواب میں) آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔

گزارش رضوی

اس حدیث پاک میں صاف اور صریح الفاظ ہیں نجد سے فتنے اور زلزلے اور وہیں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔ اب ظاہر ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم کدھر جائیں ہم تو پڑھے لکھے نہیں۔ وہابی لوگ بھی اپنے آپ کو سچا کہتے ہیں اور اہلِ سُنت بھی اپنے آپ کو سچا کہتے ہیں ہم کدھر جائیں۔ ہم ان لوگوں سے اتنی عرض ضرور کریں گے کہ اس حدیث شریف پر غور کریں اور فیصلہ کریں کہ سچا اور حق پر کون ہے۔ نجد سے کون ظاہر ہوا ہے وہابی یا اہلِ سُنت۔

اثری صاحب کی تضاد بیانی

اثری صاحب لکھتے ہیں کہ بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی رقمطراز ہیں: غیر مقلدوں کا اصل نام وہابی ہے لقب نجدی کیونکہ ان کا مورثِ اعلیٰ محمد بن عبدالوہاب ہے جو نجد کا رہنے والا تھا اگر انہیں مورثِ اعلیٰ کی طرف نسبت کیا جائے تو وہابی کہا جا سکتا ہے اور پیدائش کی طرف نسبت دی جائے تو نجدی۔

(جاء الحق حصہ دوم ص ۲۶۴، ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۸۰)

یہ عبارت اثری صاحب نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں واضح ہو کہ یہ سراسر غلط ہے۔ جیسا کہ گزشتہ سطور میں وضاحت کر دی ہے کہ ہم ہرگز محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار نہیں ہیں بلکہ ہم تو سرکارِ مدینہ نبی رحمت امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے اُمتی ہیں۔ وہی ہمارے

پیرومرشد ورہنما ہیں۔ ہم انہی کی اطاعت واتباع پر گامزن ہیں اگر ہمیں ہمارے رہبرورہنما کی جائے پیدائش کی طرف ہی ضرور منسوب کرنا تھا تو ہمیں مکی یا مدنی کہنا چاہیے تھا نہ کہ نجدی۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۸۰)

یعنی اثری صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم ہرگز نجدی نہیں ہمیں نجدی کہنا سراسر غلط ہے۔

اثری صاحب صفحہ ۸۱ پر لکھتے ہیں:

بہرحال نجدیت سے راہِ فرار ناممکن ہے یعنی ہر انسان نجدی ضرور ہے۔

(ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟ صفحہ ۸۱)

لیجئے مسئلہ کیسا عجیب ہوا۔ ایک طرف اثری صاحب کہتے ہیں ہم نجدی ہرگز نہیں اور دوسری طرف کہہ رہے ہیں کہ ہر انسان نجدی ضرور ہے۔ اثری صاحب ایک طرف کچھ اور دوسری طرف کچھ۔

ایک سوال اور سینکڑوں اس کے جواب
ہم سے کچھ غیروں سے کچھ دربان سے کچھ

لطیفہ

اثری صاحب لکھتے ہیں: ہم ہرگز نجدی نہیں اور آگے لکھتے ہیں ہر انسان نجدی ہے تو اثری صاحب بتائیں کیا وہابی انسان ہیں کہ نہیں۔ اگر ہیں تو پھر نجدی ثابت ہو گئے اگر انسان نہیں تو پھر نجدی ہونے سے بچ جائیں گے۔ اثری صاحب ناراض نہ ہونا یہ آپ ہی کے الفاظ ہیں۔ گویا اثری صاحب وہابیوں کو انسان ہی تسلیم نہیں کرتے۔ ویسے اثری صاحب آپ وہابیوں کی تائید میں لکھ رہے ہیں یا تردید میں۔ بقول مرزا غالب:

شاید اثری صاحب کا یہ ذہن ہو!

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

لیکن اثری صاحب فرماتے ہیں کہ ابن عبدالوہاب نجدی والا نجد یہاں پر مراد نہیں۔ یہاں عراق مراد ہے۔ ہم اثری صاحب سے گزارش کرتے ہیں پہلے تو آپ نے سب کو نجدی مانا اب محمد ابن عبدالوہاب کو نجدی ماننے سے انکار کر رہے ہو کیوں؟

اثری صاحب کی دلیل

اثری صاحب لکھتے ہیں ملک عرب میں کئی نجود ہیں۔ ہم کہتے ہیں نجود ہونا یا نہ ہونا علیحدہ بات ہے وہ نشانیاں جو نبی کریم ﷺ نے بیان فرمائیں۔ وہ نشانیاں کس گروہ میں پائی جاتی ہیں۔ اگر ضرورت ہوئی تو مکمل تحقیق بھی کسی موقع پر عرض کردی جائے گی۔

اہلِ اسلام فیصلہ کریں

بخاری شریف کتاب التوحید میں ہے (بخوف طوالت صرف ترجمے پر اکتفا کیا جاتا ہے: رضوی) معبد ابن سرین نے حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اُترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ دریافت کیا گیا اُن کی نشانی کیا ہے۔ فرمایا کہ اُن کی نشانی سر منڈانا ہے یا فرمایا سر منڈائے رکھنا۔

دوسری حدیث

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مَیں تم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتا ہوں تو مجھے آسمان سے گرنا اس بات کی نسبت زیادہ پسند ہے کہ آپ کی جانب کسی بات کی غلط نسبت کروں اور جب کوئی ایسی بات کروں جس کا تعلق میرے اور تمہارے جھگڑے سے ہے تو لڑائی دھوکا ہے۔ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آخر زمانے میں ایک قوم ایسی آئے گی جو عمر کے لحاظ سے چھوٹے اور میزانِ عقل پر کھوٹے ہوں گے۔ وہ سرورِ کائنات ﷺ کی حدیثیں بیان کریں گے لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ (بخاری شریف کتاب الانبیاء)

اس کے علاوہ بھی بے شمار حدیثیں ہیں جو ہم پیش کر سکتے ہیں اور اگر ضرورت محسوس ہوئی تو ہم انہیں ضرور پیش کریں گے۔ ہم تمام مسلمان بھائیوں سے گزارش کرتے ہیں کہ اِس پوری کتاب کو بغور پڑھیں اور فیصلہ کریں۔

ضروری وضاحت

یہ بات قابلِ غور ہے کہ ہم نے کسی کی تنقیص کرنے کے لیے یہ کتاب تحریر نہیں کی بلکہ صرف حق کو واضح کرنے کے لیے یہ مختصر وضاحت کی۔ ہم اِس بات کی پابندی ہرگز کسی پر عائد نہیں کرتے کہ تم اثری صاحب کی کتاب ''ہم اہلِ حدیث کیوں ہیں؟'' کو مطالعہ نہ کرو بلکہ اِس کتاب کا مطالعہ کریں اور اُس کے بعد یہ کتاب ''وہابی اہلِ حدیث نہیں'' کا مطالعہ بھی کریں بلکہ دونوں کتابوں کو آمنے سامنے رکھو اور فیصلہ کرو۔ اور پھر ہم نے غلط بیانی کر کے جھوٹ بول کر اپنی عاقبت کو خراب نہیں کرنا ہے۔

دُعا رضوی

یا اللہ تُو خوب جانتا ہے کہ مَیں نے یہ کوشش حق کو واضح کرنے کے لیے کی ہے۔ اے اللہ

میری اِس کوشش کو میرے لیے ذریعۂ نجات کا سامان اور بھٹکے ہوئے لوگوں کے لیے صراطِ مستقیم کا ذریعہ بنادے۔ آمین!

غلام آستانہ عالیہ زینت المساجد گوجرانوالہ

شبیر احمد رضوی

خطیب جامع مسجد نورِ مدینہ المعروف گجرانوالی مسجد

میانہ پورہ لنڈا اچانک سیالکوٹ

یکم ربیع الاوّل ۱۴۲۸ھ، ۲۱ مارچ ۲۰۰۷ء بروز بدھ

موبائل: 0321-7188590

فہم دین
(اول تا چہارم)
مفہوم قرآن بدلنے کی واردات
محاسن اخلاق
میرے لیے اللہ کافی ہے
حق چار یار
ہاں ہم سنی ہیں
طلاق ثلاثہ کا شرعی حکم
فکر آخرت
ایک نومسلم کے سوالات کے جوابات
شان رسالت سمجھنے کا ایمانی طریق
توحید و شرک
جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ کرام
سرکار غوث اعظم اور آپ کا آستانہ
فہرست کتب
بانی ادارہ صراط مستقیم
مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
ہم اہلسنت وجماعت ہیں
ایصال ثواب اور گیارہویں شریف کی شرعی حیثیت
میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت
اوقات نماز سحر وافطار کا مستقل نقشہ
فحش گانوں کا عذاب
چاٹگانگ میں چند روز مع مختصر تذکرہ حضرت شیر بنگال رحمۃ اللہ علیہ
صلوٰۃ وسلام پر اعتراض آخر کیوں
محبت ولی کی شرعی حیثیت
تحفظ حدود اللہ ترمیمی بل غلطیاں اور دھوکے
رابطِ ملت اور اہلسنت کی ذمہ داریاں
فقہ حنفی پر اعتراضات اور انکے جوابات
خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام
رسول اللہ ﷺ بحیثیت مبشر مع معجزہ شق صدر
نورانیت مصطفےٰ ﷺ کا انکار کیوں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
ملنے کا پتہ
صراط مستقیم پبلیکیشنز
6 مرکز الاولیس دربار مارکیٹ لاہور
042-7115771-0333-8173630
اصلاح اور اس کا اجر
محبت الٰہی اور اس کی چاشنی
اسلام کو درپیش چیلنجز کا ادراک اور انکا حل
ترکِ تقلید کی تباہ کاریاں
ظہور امام مہدی مع حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی
مقتدی فاتحہ کیوں پڑھے
حلِ مشکلات اور عقیدہ صحابہ کرام
قرآنی آیات کے حیرت انگیز اثرات
صراطِ مستقیم کی روشنی
شان ولائت
منصب نبوت اور عقیدہ مومن
نماز تراویح بیس رکعت سنت ہے
0321-47761150